نوری

اوراد و وظائف

ترتیب

عطائے مفتی اعظم ہند حضرت علامہ

مولانا محمد شاکر علی نوری

(امیر سنی دعوت اسلامی)

معاونین

مولانا سید عمران الدین نجمی

مولانا محمد عبد اللہ اعظمی نجمی

مولانا جاوید رضا نجمی

ناشر

ادارۂ معارف اسلامی ممبئی

www.sunnidawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے　　ٹھیک ہو نامِ رضاؔ تم پہ کروڑوں درود

نوری اوراد و وظائف

مجموعۂ اوراد و وظائف

مرتّب:

عطائے مفتی اعظم ہند حضرت علامہ

مولانا محمد شاکر علی نوری

(امیرِ سُنّی دعوتِ اسلامی)

ناشر:	پیش کش:
مکتبۂ طیبہ	**ادارۂ معارفِ اسلامی**

نام کتاب	:	نوری اورادووظائف
مرتّب	:	حضرت علامہ مولانا محمد شاکر علی نوری (امیر سنی دعوتِ اسلامی)
صفحات	:	۶۰۸
پروف ریڈنگ	:	مولانا مظہر حسین علیمی ،مولانا صادق رضا مصباحی
کمپوزنگ	:	مولانا ارشاد نجمی ،سید سفیان نوری، سید حامد رضوی
پیش کش	:	ادارۂ معارف اسلامی
اشاعت اوّل	:	بہ موقع سالانہ سُنّی اجتماع، دسمبر ۲۰۱۳ء
تعداد	:	گیارہ سو
قیمت	:	
ناشر	:	مکتبۂ طیبہ، ۱۲۶/کامبیکر اسٹریٹ، ممبئ ۔۳

ملنے کے پتے

نیوسلور بک ایجنسی ،محمد علی بلڈنگ ،محمد علی روڈ ،ممبئ ۔۳

ناز بکڈ پو، محمد علی بلڈنگ ،محمد علی روڈ ،ممبئ ۔۳

اقرأ بکڈ پو، ۳۰/بی ،نور منزل ،محمد علی روڈ، ممبئ ۔۳

فہرست مضامین

شرفِ انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے مُربّی و مرشد

سرکار مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

جن کی نسبت نے مجھے اور میرے دل کو

نوری بنایا۔

اور اپنے والدین کریمین

مرحوم عبدالکریم اور

مرحومہ حلیمہ بی

کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے حرف حرف کا ثواب مذکورہ حضرات

کی ارواح کو پہنچائے۔آمین

نیاز مند

محمد شاکر علی نوری

پیش لفظ

انسانی زندگی میں ذکر و دعا اور اوراد وظائف کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اللہ کے وہ بندے اور بندیاں اس کی نظر میں نہایت محبوب ہیں جو ہمہ اوقات اس کی یاد میں رطب اللسان رہتے ہیں اور لیٹے بیٹھے کھڑے ہر حال میں اس کا ذکر کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ جب دنیا کے تمام احباب وا قارب اور وسائل ساتھ چھوڑ بیٹھیں اور چہار سو مایوسی ہی مایوسی نظر آرہی ہو تو ایسے عالم میں ذکرِ الٰہی، توبہ واستغفار اور دعا مومن کے لیے ایسے ہتھیار ہیں جن کو بروے کار لا کر وہ مایوسی کے چنگل سے نجات پا سکتا ہے اور رب تبارک وتعالیٰ کی کرم نوازیوں اور عنایتوں کا حق دار ہو سکتا ہے۔ ذکر اور ذاکرین کی قرآن و حدیث میں بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ رب تبارک وتعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ۠

(سورۂ بقرہ، آیت: ۱۵۲)

ترجمہ: تم مجھے یاد کرو میں تمھارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! اسلام کے احکام بہت ہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے

جسے میں لازم کرلوں۔آپ نے فرمایا: تم اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رکھو۔

(سنن ابن ماجہ،ص:۲۶۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: جب بندہ میرے ذکر سے اپنے ہونٹ ہلاتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ،ص:۲۶۸)

دعا عرضِ حاجت ہے اور اجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دعا پر ''لَبَّیْکَ عَبْدِیْ'' فرماتا ہے۔مراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے، وہ بھی کبھی اس کے کرم سے فی الفور ہوتی ہے اور کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے، کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے اور کبھی آخرت میں، کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے تو اسے وہ چیز عطا کی جاتی ہے اور کبھی بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو محبوب ہوتا ہے اس لیے اس کی حاجت روائی میں دیر کی جاتی ہے تاکہ وہ ایک عرصے تک دعا میں مشغول رہے۔کبھی دعا کرنے والے میں صدق واخلاص وغیرہ شرائط قابل قبول نہیں ہوتے اس لیے دعا کی قبولیت میں تاخیر ہوتی ہے۔

دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضورِ قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ترمذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد وثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔

بہت سے مسلمان چاہے وہ مرد ہوں یا خواتین، ان کی شکایت ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، ایسے لوگ درج ذیل حدیث پاک کو پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے بارگاہ رسول میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے

مستجاب الدعوات کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! اپنی خوراک پاک کرو، مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک قبولیت سے محرومی رہتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے حضرتِ امیرِ معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے۔ آپ نے فرمایا: استغفار پڑھا کرو، اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا، اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے۔

یہ خبر حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوئی تو آپ نے اس شخص سے فرمایا: تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل آپ نے کہاں سے فرمایا۔ دوسری مرتبہ جب اس شخص کی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو اس نے یہ دریافت کیا، آپ نے فرمایا: تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انہوں نے فرمایا:

يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ

اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد:

يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

اس سے پتہ چلا کہ کثرتِ رزق اور حصولِ اولاد کے لیے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے

لیے چند شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ دعا میں اخلاص ہو، دوسری یہ ہے کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو، تیسری یہ کہ وہ دعا کسی امرِ ممنوع کے لیے نہ ہو، چوتھی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو، پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی اور قبول نہیں ہوئی۔ جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس کے گناہوں کا کفّارہ کر دیا جاتا ہے۔

حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بندے کو اپنے رب سے سب سے زیادہ قرب حالتِ سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ (رواہ مسلم)

الحمدللہ! اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ''نوری اوراد و وظائف'' موجود ہے جس میں مختلف سورتوں کے فضائل، مختلف پریشانیوں سے نجات کی قرآن و حدیث میں موجود دعائیں، بزرگانِ دین کے معمولات اور ختم شریف وغیرہ جمع کیے گئے ہیں تاکہ مسلمان ان کے عامل بن کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں، ان کا ورد کر کے اپنے دلوں کو ستھرا کریں، قربِ خداوندی حاصل کریں اور پریشانیوں سے نجات پائیں۔

خصوصیت کے ساتھ خواتین اسلام کے ذوق وشوق اور ان کے اضطراب کو دیکھ کر یہ کتاب ''نوری اوراد و وظائف'' مرتب کی گئی ہے۔ اس کتاب کے ترتیب میں ادارۂ معارفِ اسلامی کے اراکین میں سے مولانا سید عمران قادری نجمی، مولانا عبد اللہ اعظمی نجمی اور مولانا جاوید رضا نجمی نے میرا بھرپور تعاون کیا اور مولانا مظہر حسین علیمی اور مولانا صادق رضا مصباحی نے کتاب کی پروف ریڈنگ کی، یہ حضرات خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔ مولانا ارشاد نجمی اور جامعہ حرا نجم العلوم، مہاپولی کے طلبہ میں سے مولوی سید سفیان نوری اور مولوی سید حامد رضوی

نے کتاب کی کمپوزنگ میں اپنی محنت صرف کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان حضرات کو اپنی شان کے مطابق اجر عطا فرمائے۔

امید ہے کہ یہ کتاب ''نوری اوراد و وظائف'' گھر گھر علم وعمل کے فروغ اور لوگوں کی پریشانیوں کے حل کا سبب بنے گی۔

میری گذارش ہے کہ آپ اس کتاب سے بھرپور استفادہ کریں، اسے عام کریں اور ساتھ ہی تحریک سنی دعوتِ اسلامی کے جملہ معاونین، مبلغین ومبلغات، ادارۂ معارف اسلامی کے تمام اراکین اور میرے مرحوم والدین کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکپائے علما وصلحا

محمد شاکر نوری غفرلہ

ار محرم الحرام ۱۴۳۵ھ /۵ رنومبر ۲۰۱۳ء

نوری اوراد و وظائف ایک نظر میں

- قرآنی سورتوں کے فضائل
- قرآنی سورتیں
- اورادِ طیبہ و وظائفِ مبارکہ
- درودہائے مقدسہ
- ادعیۂ مسنونہ
- اسلامی بارہ مہینوں کے واقعات
- اسلامی بارہ مہینوں کے فضائل
- اسلامی بارہ مہینوں کی نفل نمازیں
- اسلامی بارہ مہینوں کے معمولات کے احکام
- نفل نمازیں
- نفل روزے
- اعتکاف
- فاتحہ و ایصالِ ثواب
- نعتیں، صلاۃ و سلام

قرآنیات
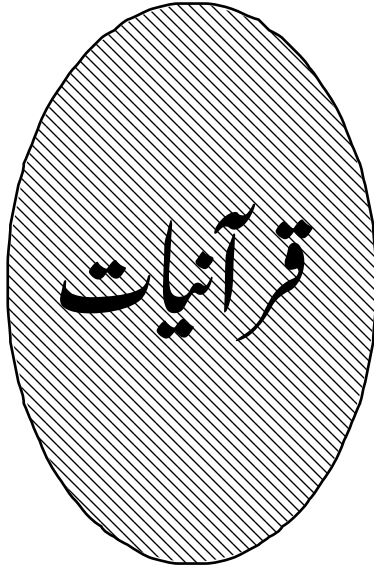
قرآنی سورتوں کے فضائل

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ (سورۂ اسرا، آیت: ۸۲)

اس سے پتہ چلا کہ قرآن مقدس کی تلاوت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ظاہری و باطنی اَمراض دور کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ یوں تو پورا قرآن خیر ہی خیر ہے لیکن اس کا ہر ہر سورہ اور ہر ہر آیت اپنے اندر کمال رکھتی ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کی برکتوں سے آشنا ہو کر قرآن مقدس کی تلاوت کریں تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص رحمتیں ہماری جانب متوجہ ہوں۔

یہاں قرآن مقدس کی مخصوص سورتوں کی فضیلتیں اور ان کی تلاوت کے فوائد لکھے جا رہے ہیں تا کہ ان فضائل کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم ان کی تلاوت کریں اور ان کی برکتوں سے مالا مال ہوتے چلے جائیں۔

فضائلِ استعاذہ

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو حضورِ قلب کے ساتھ "**اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ**" پڑھے تو رب تبارک وتعالیٰ اس کے اور شیطان کے درمیان تین سو پردے حائل کر دیتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، حصہ اول، ص: ۵)

بستان التفاسیر میں ہے کہ حضور غم خوارِ امت شفیع روز محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ دس بار "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم" پڑھ لیا کرے حق تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کو شیطان سے بچاتا ہے۔ (تفسیر نعیمی)

مروی ہے کہ ایک شخص بہت زیادہ غضب ناک تھا اور غصے کی وجہ سے اس کے منہ سے جھاگ نکل رہے تھے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ شخص "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم" پڑھ لے تو اس کی یہ حالت دور ہو جائے۔ (ایضاً)

فضائل بسملہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مصیبت میں پڑ جاؤ تو کہو "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" اس کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ وہ مصیبت دور فرما دے گا۔ (الدرالمنثور، حصہ اول، ص:۲۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب استاذ بچے سے کہتا ہے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کہو تو استاذ، اس بچے اور اس کے والدین کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔ (ایضًا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھا ہر حرف کے بدلے اس کے لیے چار ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے چار ہزار گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے چار ہزار درجے بلند کیے جائیں گے۔ (ایضًا)

فضائلِ سورۂ فاتحہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اوپر کی جانب ایک آواز سنی، آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا، اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا، اس نے آپ کو سلام کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کو دیے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک سورۂ فاتحہ ہے اور دوسرا سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں۔ جو کوئی ان کی تلاوت کرے گا انھیں نور عطا ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۵۶)

حضرت عبدالملک بن عُمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ فاتحہ میں ہر مرض سے شفا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۶۷)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو سورۂ فاتحہ اس طرح چالیس مرتبہ پڑھو کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی میم کو اَلْحَمْد کے لام میں ملاؤ اور اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو تین بار پڑھو اور ہر مرتبہ آخر میں تین بار آمین کہو، ان شاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا۔ (فوائد الفواد مع ہشت بہشت، حصہ دوم، ص:۷۹)

فضائلِ سورۂ بقرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

ترجمہ: اپنے گھروں کو قبروں کی طرح نہ بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ۶۵۴)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ بقرہ سیکھو کہ اس کا حاصل کرنا بڑی برکت ہے اور اس کو چھوڑ دینا اور حاصل نہ کرنا بڑی حسرت کی بات ہے۔ باطل پرست (جادوگر) اس کی تاب نہیں لاسکیں گے۔

(مجمع الزوائد، حصہ ہفتم، ص: ۱۵۹)

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قرآن مقدس کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ قرآن مقدس قیامت کے دن تلاوت قرآن کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کیا کرو کیوں کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن بادل یا پرندوں کے جھنڈ کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑیں گی اور سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ اس کی تلاوت اختیار کرنا باعثِ برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا باعثِ حسرت ہے اور کوئی بہادر اسے ترک نہیں کرے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ۶۵۴)

سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں کے فضائل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اوپر سے ایک آواز سنی تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دروازہ آسمان کا ہے جسے صرف آج کے دن کھولا گیا اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس سے ایک فرشتہ اترا، حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ فرشتہ جو زمین کی طرف اترا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا، اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا کہ آپ کو ان دونوروں کی خوش خبری ہو جو آپ کو دیے گئے جو کہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے۔ایک سورۂ فاتحہ اور دوسری سورۂ بقرہ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو ان کے مطابق اجرو ثواب دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم، حصہ اول، ص: ۵۵۴)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو سوتے وقت سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔ (ایضًا)

فضائل آیۃ الکرسی

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو منذر! کیا تم جانتے ہو کہ قرآن کی کس آیت کا تمھارے ساتھ ہونا زیادہ عظمت والا ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے

ہیں۔آپ نے دوبارہ یہی ارشادفرمایا۔میں نے کہا: آیۃ الکرسی ۔ یہ سن کر آپ نے میرے سینے پر مارکرفرمایا: تمھیں تو پتہ ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ۶۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص صبح کے وقت سورۂ مومن کی ابتدائی تین آیتیں اور آیۃ الکرسی پڑھ لے تو شام تک اور شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ۶۶۱)

حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا: قرآن کی کون سی سورت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: سورۂ بقرہ۔آپ سے کہا گیا: سورۂ بقرہ کی کون سی آیت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: آیۃ الکرسی ۔(التفسیر الوسیط، حصہ اول، ص: ۵۷)

فضائلِ سورۂ نساء

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے سورۂ نساء کی تلاوت کی اس کے لیے ہر اس شخص پر صدقہ کرنے کے برابر ثواب ہے جو لوگ میراث کے وارث ہوئے ہیں اور وہ شرک سے بری ہوگا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ دوم، ص: ۳)

فضائلِ سورۂ توبہ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کی تلاوت کی تو میں قیامت کے

دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لیے اس بات کی گواہی دوں گا کہ وہ نفاق سے بری ہے اور دنیا میں جتنے منافق مرد اور عورتیں ہیں ان کی تعداد پر اسے دس نیکیاں دی جائیں گی، اس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے اور جب تک وہ زندہ رہے گا اس وقت تک عرش اور حاملین عرش (فرشتے) اس کے لیے دعاے رحمت کرتے رہیں گے۔ (التفسیر الوسیط ،حصہ دوم،ص: ۴۴۳)

فضائلِ آیتِ کریمہ

آیتِ کریمہ کے خاص فضائل میں سے یہ ہے کہ کسی بھی قسم کی ارضی یا سماوی آفت آجائے تو چند حضرات مل کر خلوص دل کے ساتھ سوا لاکھ (۱۲۵۰۰۰) مرتبہ اس کا ورد کریں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ان شاء اللہ وہ مصیبت دور ہوجائے گی۔

حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص کسی بھی مصیبت کے وقت آیتِ کریمہ کا ورد کرکے اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

(شعب الایمان للبیہقی ،حصہ دوم،ص: ۱۳۴)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمھیں اللہ کا وہ اسم اعظم نہ بتا دوں جس کے ساتھ اللہ کو پکارا جائے تو وہ ضرور سنتا ہے اور اس سے سوال کیا جائے تو ضرور عطا فرماتا ہے؟ یہ وہ کلمات ہیں جن کے ساتھ حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو پکارا تھا (یعنی آیت کریمہ) جو کوئی مسلمان اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھ پر اللہ

تبارک وتعالیٰ سے دعا کرے تو اگر اس مرض میں اس کا انتقال ہو گیا تو شہادت کی موت پائے گا اور اگر بیماری سے شفایاب ہو گیا تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، حصہ اول، ص: ۶۸۵)

فضائلِ سورۂ کہف

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے چوپائے کو دیکھا کہ وہ بدک رہا ہے اور ایک بادل نمودار ہو رہا ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ماجرا بیان کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سکینہ ہے جو قرآن مقدس پر (یا قرآن مقدس کے ساتھ) نازل ہوا ہے۔ (سنن الترمذی، حصہ پنجم، ص: ۱۶۱)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

ترجمہ: جس نے سورۂ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھی وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (سنن الترمذی، حصہ پنجم، ص: ۱۶۲)

انھی سے ایک روایت ان الفاظ میں ہے:

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

ترجمہ: جو سورۂ کہف کی شروع کی دس آیتیں یاد کرلے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ

ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۲۵۶)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کی اس کے لیے اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک ایک نور ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۲۶۷)

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ کہف کو ویسے پڑھا جیسے نازل ہوئی ہے تو اس کی قبر سے مکہ تک نور ہی نور ہوگا۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم، حصہ اول، ص:۷۵۲)

حضرت عبداللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی سورت سے آگاہ نہ کروں کہ جب وہ نازل ہوئی تو اس کی عظمت نے زمین وآسمان کے درمیانی خلا کو بھر دیا، ایسے ہی اس کے پڑھنے والے کو ثواب نصیب ہوگا۔ سب نے عرض کی: ہمیں اس سے آگاہ فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: وہ سورۂ کہف ہے۔ جو اسے جمعہ کے روز پڑھے گا اس کے آنے والے جمعہ تک کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے اور مزید برآں اور تین روز کے گناہ بھی اور قیامت میں اسے ایسا نور عطا ہوگا جس کی کرنیں آسمان تک پہنچیں گی اور وہ دجال سے بھی محفوظ رہے گا۔

(تفسیر روح البیان اردو، حصہ شانزدہم، ص:۹۸)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ کہف پڑھتا ہے وہ آٹھ دن تک ہر فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ (ایضًا)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزانہ سونے سے پہلے سورۂ الم سجدہ اور سورۂ کہف کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۶۳)

فضائلِ سورۂ مریم

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ مریم کی تلاوت کی اسے ان تمام لوگوں کی تعداد کے برابر دس دس نیکیاں ملیں گی جنھوں نے حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت اسماعیل علیہم السلام کی تصدیق یا تکذیب کی اور جن لوگوں نے اللہ کے لیے بیٹا ٹھہرایا اور جن لوگوں نے نہیں ٹھہرایا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ سوم، ص:۱۷۴)

فضائلِ سورۂ طٰہٰ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی پیدائش سے ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسٓ کی تلاوت فرمائی، جب فرشتوں نے یہ سورتیں سنیں تو کہا: اس امت کے لیے بھلائی ہے جس پر یہ سورتیں نازل ہوں گی، ان پیٹوں (دلوں) کے لیے بھلائی ہے جو انھیں اٹھائیں گے اور ان زبانوں کے لیے بھلائی ہے جو ان کی تلاوت کریں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۶۲)

فضائلِ سورۂ نور

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ نور کی تلاوت کی اسے گذشتہ اور آئندہ زمانے میں پیدا ہونے والے ہر مومن کی تعداد پر دس دس نیکیاں دی جائیں گی۔

(التفسیر الوسیط، حصہ سوم، ص: ۳۰۲)

فضائلِ سورۂ یٰس

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن مقدس کا دل سورۂ یٰس ہے۔ جس نے سورۂ یٰس کی تلاوت کی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے پورا قرآن دس مرتبہ پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ٦٦١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی پیدائش سے ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰس کی تلاوت فرمائی، جب فرشتوں نے یہ سورتیں سنیں تو کہا: اس امت کے لیے بھلائی ہے جس پر یہ سورتیں نازل ہوں گی، ان پیٹوں (دلوں) کے لیے بھلائی ہے جو انھیں اٹھائیں گے اور ان زبانوں کے لیے بھلائی ہے جو ان کی تلاوت کریں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ٦٦٢)

حضرت عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبیِ کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن کے ابتدائی حصے میں سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی اس کی حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۶۸)

حضرت مَعقل بن یسار مُزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اس لیے اپنے مردوں کے پاس اس کی تلاوت کیا کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دن یا رات کسی بھی وقت میں اللہ کی رضا جوئی کے لیے سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

(المعجم الصغیر للطبرانی، حصہ اول، ص:۲۵۵)

فضائلِ سورۂ صافات

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ صافات کی تلاوت کی اس کے لیے ہر جن وانسان کی تعداد پر دس دس نیکیاں ہوں گی، اس سے سرکش شیطان دور ہوں گے، وہ شرک سے بری ہوگا اور اس کے محافظ فرشتے اس کے لیے گواہی دیں گے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والا ہے۔ (التفسیر الوسیط، حصہ سوم، ص:۵۲۱)

فضائلِ سورۂ محمد

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ محمد کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہے کہ اسے جنت کی نہروں سے سیراب کرے۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۱۱۸)

فضائلِ سورۂ فتح

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا و ما فیہا سے عزیز ہے، پھر آپ نے سورۂ فتح کی تلاوت فرمائی۔ (صحیح بخاری، حصہ ششم، ص: ۱۸۹)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ فتح کی تلاوت کی وہ اس کی طرح ہے جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے دن حاضر تھا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۱۴۹)

فضائلِ سورۂ حجرات

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سورۂ حجرات کی تلاوت کرے اسے اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں اور نافرمانی کرنے والوں کی تعداد پر دس دس نیکیاں دی جائیں گی۔

(التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۱۴۹)

فضائلِ سورۂ قٓ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ قٓ کی تلاوت کرے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر موت کی سختی اور سکراتِ موت کو آسان فرمادے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۱۶۲)

فضائلِ سورۂ قمر

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سورۂ قمر ایک دن کے ناغے سے پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھوی رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص ہر رات اس کی تلاوت کرے تو یہ اور فضائل وفوائد کا باعث ہے اور قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ ساری مخلوق کے چہرے سے روشن ہوگا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۲۰۶)

فضائلِ سورۂ رحمٰن

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ رحمٰن کی تلاوت کی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی کمزوری کے وقت میں اس پر رحم فرمائے گا اور گویا اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے انعامات واکرامات کا شکر ادا کردیا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۲۱۷)

فضائلِ سورۂ واقعہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے اسے کبھی فاقہ کی نوبت نہیں آئے گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹیوں کو بھی ہر رات اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:٦٦٨)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب سکرات الموت طاری تھا اس وقت خلیفۂ وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی عیادت کے لیے گئے۔ دورانِ گفتگو آپ نے ان سے پوچھا: کیا ہم آپ کے لیے ماہانہ عطیہ دینے کا حکم کردیں؟ آپ نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں نصیحت کرتے ہوئے کہا: آپ کی وفات کے بعد آپ کی بچیوں کے کام آئے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: کیا آپ کو فکر ہے کہ میری وفات کے بعد میری بچیاں بھوک اور افلاس کا شکار ہوں گی؟ ایسا نہیں ہوگا۔ میں نے انھیں حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کریں اور میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ہر رات کو سورۂ واقعہ کی تلاوت کرتا ہے اسے کبھی بھوک اور افلاس سے واسطہ نہیں ہوگا۔ (تفسیر قرطبی، حصہ:۱۷، ص:۱۹۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ واقعہ مال داری اور ثروت والی سورت ہے، اسے خود بھی پڑھا کرو اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تعلیم دو۔ (الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، حصہ ہشتم، ص:۳)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ واقعہ پڑھا اسے لکھا جائے گا کہ یہ غافلوں میں سے نہیں ہے۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۲۳۱)

فضائلِ سورۂ جمعہ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ جمعہ کی تلاوت کی اللہ تبارک وتعالیٰ اسے مسلمانوں کے شہروں میں جو کوئی جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور جو نہیں حاضر ہوا سب کی تعداد میں دس دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۲۹۴)

فضائلِ سورۂ ملک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مقدس میں تیس آیتوں پر مشتمل ایک ایسی سورت ہے جو تلاوت کرنے والے کے لیے شفاعت کرتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے اور وہ سورۂ ملک ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۶۲)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صحابیِ رسول نے انجانے میں ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کر دیا، انھیں محسوس ہوا کہ اس میں کوئی شخص ہے جو سورۂ ملک کی تلاوت کر رہا ہے یہاں تک کہ اس نے مکمل سورت کی تلاوت کر لی۔ وہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے سامنے ماجرا بیان کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سورت عذابِ قبر کو روکنے والی ہے، عذابِ قبر سے نجات دلانے والی

ہے، وہ اسے عذابِ قبر سے نجات دلائے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:٦٦٣)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ ملک کی تلاوت کی گویا اس نے شبِ قدر میں رات بھر عبادت کی۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۳۲۵)

فضائلِ سورۂ قلم

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۂ قلم کی تلاوت کی اللہ تبارک وتعالیٰ انھیں ان لوگوں کا ثواب عطا فرمائے گا جن کے اخلاق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اچھے کیے۔

(التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۳۳۲)

فضائلِ سورۂ نوح

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ نوح کی تلاوت کی وہ ان مومنین میں سے ہوگا جنھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت قبول کی۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۳۵٦)

فضائلِ سورۂ مزمل

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ مزمل کی تلاوت کی اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا اور آخرت

میں اس سے تنگی اٹھالے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۳۷۱)

فضائلِ سورۂ مدثر

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ مدثر کی تلاوت کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے مکۂ معظّمہ میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق اور آپ کی تکذیب کرنے والوں کی تعداد کے برابر دس دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۳۷۹)

فضائلِ سورۂ قیامہ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ قیامہ کی تلاوت کی تو اگر وہ مومن ہے تو میں اور جبریل اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دیں گے اور قیامت کے دن اس کا چہرہ ساری مخلوق سے زیادہ روشن ہوگا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۳۹۰)

فضائلِ سورۂ اعلیٰ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ اعلیٰ کی تلاوت کی اللہ تبارک و تعالیٰ اسے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام پر نازل کردہ ہر حرف کی مقدار میں دس دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورہ بہت پسند فرماتے تھے۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۴۶۸)

فضائلِ سورۂ فجر

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ فجر کی تلاوت کی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا اور جو روزانہ اس کی تلاوت کرے گا اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن اسے نور عطا فرمائے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۴۷۸)

فضائلِ سورۂ شمس

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ شمس کی تلاوت کی اس کے لیے دنیا کی ہر چیز صدقہ کرنے کے برابر اجر وثواب ہے۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۴۹۴)

فضائلِ سورۂ لیل

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ لیل کی تلاوت کی اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اتنا دے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا، اسے تنگ دستی سے عافیت دے گا اور اس کے لیے خوب کشادگی فرمائے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵۰۱)

فضائلِ سورۂ ضحیٰ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ ضحیٰ کی تلاوت کی اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اسے ان لوگوں میں سے کردے گا جن سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہیں اور جن کی آپ شفاعت کریں گے اور ہر سائل اور یتیم کی تعداد کے برابر اس کے لیے دس دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵۰۷)

فضائلِ سورۂ نشرح

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ نشرح کی تلاوت کی اسے ان لوگوں کی تعداد کے برابر اجر وثواب ملے گا جو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس غمزدہ حاضر ہوئے تھے اور ان کی غم گساری کی گئی۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵۱۵)

فضائلِ سورۂ تین

حضرت اُبی بن کعب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ تین کی تلاوت کی تو جب تک وہ حاضر دماغی سے نماز پڑھتا رہے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے یقین اور عافیت لکھ دے گا اور اس سورہ کے پڑھنے والے ہر شخص کی تعداد کے برابر اس کے لیے روزے رکھنے کا ثواب لکھے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵۲۲)

فضائلِ سورۂ قدر

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْقَدْرِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ كَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَحْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ.

ترجمہ: جس نے سورۂ قدر پڑھی اسے اللہ تبارک وتعالیٰ رمضان المبارک کے روزہ دار اور لیلۃ القدر میں جاگنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (تفسیر بیضاوی، حصہ پنجم، ص:۳۲۷)

فضائلِ سورۂ زلزال

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ زلزال کی تلاوت کی گویا اس نے سورۂ بقرہ کی تلاوت کی اور اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قرآن مقدس کا ایک چوتھائی حصہ پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵۴۱)

فضائلِ سورۂ تکاثر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھ سکتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: کوئی کیوں کر پڑھ پائے گا؟ آپ نے فرمایا: کیا سورۂ تکاثر نہیں پڑھ سکتا؟

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۶۹)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ تکاثر کی تلاوت کی اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا میں اسے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر اس سے محاسبہ نہیں فرمائے گا اور اسے ایک ہزار آیتیں پڑھنے کا اجر و ثواب ملے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۵۴۸)

فضائلِ سورۂ عصر

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اگر سوائے اس سورۂ عصر کے اور قرآن نازل نہ ہوتا تب بھی یہ سورہ کافی ہوتا۔ ایک اور بزرگ نے فرمایا: یہ سورہ قرآن کے جمیع علوم پر مشتمل ہے۔ (ان کا مقصد بھی یہی ہے۔)

(تفسیر روح البیان اردو، حصہ: ۳۰، ص: ۵۴۵)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ عصر کی تلاوت کی اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لیے صبر کا مہر لگا دے گا اور وہ قیامت کے دن حق والوں میں سے ہوگا۔

(التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۵۵۱)

فضائلِ سورۂ فیل

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ فیل کی تلاوت کی تو جب تک وہ زندہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اسے دشمن اور مسخ سے بچائے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص: ۵۵۴)

فضائلِ سورۂ قریش

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ قریش کی تلاوت کی اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ہر اس شخص کے برابر نیکیاں عطا فرمائے گا جس نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا اور اس میں اعتکاف کیا۔

(التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵۵۵)

فضائلِ سورۂ ماعون

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ ماعون کی تلاوت کی اور وہ زکوٰۃ ادا کرنے والا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵۵۸)

فضائلِ سورۂ کوثر

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابۂ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے پوچھا کہ کوئی شخص غریب ومحتاج ہو اور قربانی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو حالاں کہ وہ بھی قربانی کا ثواب چاہتا ہو تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ چار رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے، اس کے نامۂ اعمال میں ساٹھ قربانیوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ (تفسیر روح البیان، حصہ دہم، ص:۵۲۵)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ کوثر کی تلاوت کی اللہ تبارک و تعالیٰ اسے جنت میں موجود تمام نہروں سے سیراب فرمائے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵۶۰)

فضائل سورۂ کافرون

حضرت فروہ بن نوفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: مجھے ایسا کچھ سکھایئے جو میں بستر پر لیٹنے کے وقت پڑھوں۔ آپ نے فرمایا: سورۂ کافرون پڑھا کرو اس لیے کہ یہ شرک سے براءت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۲۶۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قرآن مجید کی کوئی سورت اس سے بڑھ کر نہیں جو شیطان پر سخت ہو اس لیے کہ اس میں توحید محض اور شرک سے بیزاری ہے۔ جو اسے پڑھتا ہے وہ شرک سے بیزار ہوتا ہے، اس سے سرکش شیطان دور بھاگتے ہیں اور وہ آخرت میں فزعِ اکبر (سب سے بڑی گھبراہٹ) سے امن میں ہوگا۔

(تفسیر روح البیان، حصہ دہم، ص:۵۲۸)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ کافرون پڑھی گویا اس نے قرآن مقدس کے ایک چوتھائی حصے کی تلاوت کی اور اس سے سرکش شیطان دور بھاگیں گے اور قیامت کے خوف سے اسے عافیت ملے گی۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵۶۴)

فضائلِ سورۂ نصر

جو مسافر پانچ سورتیں پڑھ کر سفر پر جائے تو اس سفر سے سلامتی کے ساتھ اور فائدہ حاصل کر کے واپس آئے گا۔ وہ پانچ سورتیں یہ ہیں۔ (۱) سورۂ کافرون (۲) سورۂ نصر (۳) سورۂ اخلاص (۴) سورۂ فلق (۵) سورۂ ناس۔ (تفسیر روح البیان، حصہ دہم، ص:۵۲۸)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ نصر کی تلاوت کی اس کے لیے فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونے کا اجر ہے۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵٦٦)

فضائلِ سورۂ لہب

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ لہب کی تلاوت کی مجھے امید ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اور ابولہب کو ایک گھر (جہنم) میں جمع نہیں فرمائے گا۔ (التفسیر الوسیط، حصہ چہارم، ص:۵٦٨)

فضائلِ سورۂ اخلاص

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: جو صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لے اسے گناہ لاحق نہیں ہوگا اگرچہ شیطان کتنی ہی کوشش کرے۔

(تفسیر روح البیان، حصہ دہم، ص:۵۴۰)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص ایک رات میں قرآن مقدس کا ایک تہائی حصہ پڑھ سکتا ہے؟ صحابۂ کرام علیہم الرحمۃ و الرضوان نے عرض کیا: کیسے؟ آپ نے فرمایا: سورۂ اخلاص قرآن مقدس کی ایک تہائی کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۵۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں سورۂ اخلاص سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمھاری یہ محبت تمھیں جنت میں لے جائے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۵۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں: جب حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بستر پر جلوہ گر ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتے اور دونوں ہتھیلیوں کے بیچ پھونک دیتے پھر بدن کے جتنے حصوں پر ہاتھ پہنچتا آپ دونوں ہتھیلیاں پھیرتے، اسی طرح آپ تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص:۶۵۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ دوسو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ۶۶۴)

انھی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص سوتے وقت دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لے تو قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ فرماءے گا: میرے بندے اپنے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ۶۶۴)

ایک بزرگ فرماتے ہیں: سورۂ اخلاص اپنے پڑھنے والے کو آخرت کی سختیوں،

سکراتِ موت، قبر کی تاریکیوں اور قیامت کے خوف سے نجات بخشتی ہے۔

(تفسیر روح البیان، حصہ دہم، ص: ۵۴۰)

فضائلِ مُعَوَّذتین

حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج کی رات چند ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کے مثل اب تک نہیں نازل ہوئیں۔ وہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ۶۵۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں: جب حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بستر پر جلوہ گر ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتے اور دونوں ہتھیلیوں کے بیچ پھونک دیتے پھر بدن کے جتنے حصوں پر ہاتھ پہنچتا آپ دونوں ہتھیلیاں پھیرتے، اسی طرح آپ تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، حصہ اول، ص: ۶۵۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جسم میں کوئی تکلیف محسوس فرماتے تو سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دائیں ہاتھ پر دم کر کے اسی جگہ پر ہاتھ پھیرتے جہاں تکلیف ہوتی۔

(تفسیر روح البیان اردو، حصہ: ۳۰، ص: ۶۳۶)

قرآنی سورتیں

آپ نے قرآنی سورتوں کے فضائل ملاحظہ کیے۔اب یہاں ان میں سے مخصوص سورتیں لکھی جارہی ہیں تاکہ تلاوت کرنے والوں کو آسانی ہو اور قرآن مقدس کی تلاوت کے فوائد اسی وقت حاصل ہونے کی امید قوی کی جاسکتی ہے جب تلاوت قرآن میں آداب تلاوت کا بھی لحاظ کیا جائے،اس لیے یہاں تلاوت قرآن کے چند آداب درج کیے جارہے ہیں۔

تلاوت قرآن کے آداب

(۱) باوضو قبلہ رو ہو کر بیٹھ کر بڑے ادب وسکون کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔

(۲) ترتیل کے ساتھ قرآن کی تلاوت کی جائے،اتنی تیز رفتاری سے نہ پڑھا جائے کہ کیا پڑھا کچھ خبر نہ ہو بلکہ اتنی رفتار ہو کہ باہم قرآنی آیات کے معانی پر بھی غور کرتا چلے۔

(۳) قرآنِ مقدس کی تلاوت کے وقت رونا چاہیے اور اگر آنسو نہ نکلیں تو رونے جیسی صورت بنانی چاہیے اس لیے کہ گریہ وزاری ہی سے رحمتِ الٰہی بندے کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

(۴) اتنی بلند آواز سے تلاوت کرنی چاہیے کہ کم از کم خود سن سکے۔اس سے زیادہ بلند آواز اگر کسی دوسرے کے لیے تکلیف دہ نہ ہو تو پسندیدہ ہے ورنہ مکروہ ہے۔

(۵) تکلف اور تصنُّع کے بغیر جس قدر ممکن ہو اچھی آواز سے قرآن کی تلاوت کرنی

چاہیے تاکہ اگر کوئی اس کی تلاوت سنے تو سن کر اس سے لطف اندوز ہو۔

(٦) پڑھنے والے کا دل و دماغ اس کتابِ مقدس کی عظمت اور اس کے نازل فرمانے والے کی عظمت سے لبریز ہو۔ اس کے دل میں یہ احساس ہو کہ یہ کتاب کوئی معمولی کتاب نہیں ہے، اس کو کسی انسان نے تصنیف نہیں کیا بلکہ یہ خالقِ جن و بشر مالک بحر و بر احکم الحاکمین کا کلام ہے۔

(٧) دل کو تمام وسوسوں اور اندیشوں سے پاک کر کے بڑی یکسوئی اور حضورِ قلب کے ساتھ اس کی تلاوت میں مشغول ہونا چاہیے۔

(٨) جہاں تک ممکن ہو قرآنی آیات کے معانی و مفاہیم کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سورۂ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اوائلِ سورۂ بقرہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

اٰیۃ الکرسی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَہُمْ ج وَلَا
یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ
کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَـُٔوْدُہٗ
حِفْظُہُمَا ج وَہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

اواخرِ سورۂ بقرہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاِنْ
تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ
بِہِ اللّٰہُ ط فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ط
وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۲۸۴ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط کُلٌّ اٰمَنَ

بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ
نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۫
وَاغْفِرْ لَنَا ۫ وَارْحَمْنَا ۫ اَنْتَ مَوْلٰنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

آیتِ کریمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

سورۂ کہف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۝ وَّ یُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآىِٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ
كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا
كَذِبًا ۝۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ
لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶ اِنَّا جَعَلْنَا
مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا
صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۸ؕ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ
الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹
اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا
رَشَدًا ۝۱۰ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ
سِنِيْنَ عَدَدًا ۝۱۱ۙ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ

اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ
نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ
وَزِدْنٰهُمْ هُدًی ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ
قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
لَنْ نَّدْعُوَاْ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا
شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ؕ وَ اِذِ
اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَی
الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ
یُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَی
الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ

الْیَمِیْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ
هُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ط ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ط مَنْ یَّهْدِ
اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ
وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَ تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّ هُمْ
رُقُوْدٌ ۖ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ
الشِّمَالِ ۖ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ط
لَوِاطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ
لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ
لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ط قَالَ قَآىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ
لَبِثْتُمْ ط قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ط
قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ط فَابْعَثُوْٓا
اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ

اَیُّهَآ اَزْکٰی طَعَامًا فَلْیَاْتِکُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ
وَلْیَتَلَطَّفْ وَلَا یُشْعِرَنَّ بِکُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ
اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْکُمْ یَرْجُمُوْکُمْ اَوْ
یُعِیْدُوْکُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾
وَ کَذٰلِکَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ لِیَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ۚ اِذْ
یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا
عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ
غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ
مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ کَلْبُهُمْ ۚ
وَ یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ کَلْبُهُمْ رَجْمًۢا
بِالْغَیْبِ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ کَلْبُهُمْ ؕ

قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۣ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ
وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ
عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ
فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ
فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۚ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا
لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ
یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی
الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ
مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ

عَمَلًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ
اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ؕ نِعْمَ
الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۠ وَاضْرِبْ
لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ
اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَیْنَهُمَا
زَرْعًا ؕ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ
تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ
وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ
اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَ دَخَلَ
جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ

تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ
وَّ لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا
مُنْقَلَبًا ۝ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ
اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَ لَاۤ
اُشْرِكُ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ۝ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ
قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا
اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ فَعَسٰى رَبِّىْۤ اَنْ
يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا
حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ
اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ
طَلَبًا ۝ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ

كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ ط هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ط هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ط وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ

بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ؗ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ

اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ؑ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا

مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ
وَ مَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا
قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ
یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ قْرًا ؕ وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَی
الْهُدٰی فَلَنْ یَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ رَبُّكَ
الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا
كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ
لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾وَ تِلْكَ الْقُرٰۤی
اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ
مَّوْعِدًا ۧ ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ

حَتّٰۤی اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَیۡنِ اَوۡ اَمۡضِیَ
حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَیۡنِهِمَا نَسِیَا
حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیۡلَهٗ فِی الۡبَحۡرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدۡ
لَقِیۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَیۡتَ اِذۡ
اَوَیۡنَاۤ اِلَی الصَّخۡرَةِ فَاِنِّیۡ نَسِیۡتُ الۡحُوۡتَ ۫ وَ مَاۤ
اَنۡسٰنِیۡهُ اِلَّا الشَّیۡطٰنُ اَنۡ اَذۡكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ
سَبِیۡلَهٗ فِی الۡبَحۡرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا
نَبۡغِ ۖ فَارۡتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ ۙ
فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَیۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ
مُوۡسٰی هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ

رُشۡدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿٦٧﴾

وَ كَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿٦٨﴾

قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ

لَكَ اَمۡرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِىۡ عَنۡ

شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ۧ ﴿٧٠﴾ فَانۡطَلَقَا ۏ

حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ

اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔـا

اِمۡرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ

صَبۡرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَ لَا

تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿٧٣﴾ فَانۡطَلَقَا ۏ حَتّٰۤى

اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ

بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔـا نُّكۡرًا ﴿٧٤﴾ قَالَ

اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ٞ حَتّٰٓى
اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ
يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ
اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ ۚ
سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ
صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَ كَانَ
وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾
وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ

يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ

وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ؕ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ﰳالْحُسْنٰىۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ﴿۸۸﴾ؕ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ۙ كَذٰلِكَ ؕ وَ قَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَیْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ

مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ لا اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ ط فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ ط وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ لا وَّ عَرَضْنَا

جَهَنَّمَ يَوْمَىٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ
كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ كَانُوْا
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۠﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْۤا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْۤ اَوْلِيَآءَ ؕ
اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ
هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ؕ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ
ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىٕهٖ فَحَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْۤا
اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

سورۂ نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا
تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ
وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾
لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ
فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ
الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ
رَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ
اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ ۚ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ
بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖۗ وَّ هُوَ عِنْدَ
اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا
يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا
بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا
لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ
وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ

الشَّیۡطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ
وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُہٗ مَا زَکٰی
مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیۡ مَنۡ
یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾ وَ لَا یَاۡتَلِ
اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَ السَّعَۃِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی
الۡقُرۡبٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنَ وَ الۡمُہٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ
اللّٰہِ ۪ۖ وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ
یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ
الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ
لُعِنُوۡا فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ۪ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ
عَظِیۡمٌ ﴿۲۳﴾ۙ یَّوۡمَ تَشۡہَدُ عَلَیۡہِمۡ اَلۡسِنَتُہُمۡ وَ
اَیۡدِیۡہِمۡ وَ اَرۡجُلُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ

التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ
الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ
النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا
یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا
اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ
اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ
عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۲﴾
وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى
یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ
الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ

الَّذِیۡۤ اٰتٰىكُمۡ ؕ وَلَا تُكۡرِهُوۡا فَتَيٰتِكُمۡ عَلَى
الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ
الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَمَنۡ يُّكۡرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنۡۢ
بَعۡدِ اِكۡرَاهِهِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدۡ
اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيۡنَ
خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَ مَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ
نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِهٖ
كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ
زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ
يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ
وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيۡتُهَا يُضِىۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ
تَمۡسَسۡهُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰى نُوۡرٍ ؕ يَهۡدِى اللّٰهُ

لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۙ﴿۳۵﴾ فِیْ

بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ

یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۙ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ

لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ

اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ یَخَافُوْنَ

یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۳۷﴾

لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ یَزِیْدَهُمْ

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ

حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ

كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤی

اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿ۙ۳۹﴾ اَوْ
كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ
بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ
لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ؒ اَلَمْ
تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
وَ الطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ
وَ تَسْبِیْحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ
الْمَصِیْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ
یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ
یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ

جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ
يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝٤٣ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝٤٤
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى
رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ
يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝٤٥ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤٦ وَ
يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ
يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ

بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾
وَ اِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ؕ
اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ
یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓىٕكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ؒ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا
دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ
یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ
یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾
وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ اَمَرْتَهُمْ
لَیَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا
حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ
تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ
شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ
وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ
لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ
صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ
الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۖ۫ ثَلٰثُ
عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ
جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ
عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ
مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ
لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ
يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ
يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ
حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰٓى
اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ

مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ
بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۠ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ
عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ
بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ

اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾

سورہ یٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ

اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى
اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ
اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ
مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ
مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا
یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ وَ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ
الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ۛؕ وَ كُلَّ
شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْكُمْ
مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ
وَ مَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ
لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ
تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ
اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ
جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى قَالَ
یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا

يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ
مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ
كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰيَةٌ
لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا
مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِيْهَا
جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ
الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ
اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ
اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ
الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾
وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؕ۝۳۸ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ

حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝۳۹ لَا الشَّمْسُ

يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ

النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۴۰ وَ اٰيَةٌ

لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ

الْمَشْحُوْنِ ۙ۝۴۱ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا

يَرْكَبُوْنَ ۝۴۲ وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ

لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۙ۝۴۳ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ

مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۴۴ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ

اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۵

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا

عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴۶ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖۗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٤٧ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٨ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝٤٩ فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّ لَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ
يَرْجِعُوْنَ ۝٥٠ ع وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ
الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝٥١ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا
مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜسکتۃ هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٢ اِنْ كَانَتْ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُوْنَ ۝٥٣ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّ

لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ ج هُمْ
وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا
يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ ج سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ
اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا
الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ لا وَّ اَنِ
اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا
تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ

تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ
تُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى
اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى
يُبْصِرُوْنَ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى
مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا
يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى
الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ
وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ
مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا

مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ
مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ
مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ
مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ
مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾
وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ
الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ
اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾ۙ
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا

فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

سورۂ فتح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ

يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ
اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ﴿ۙ۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ
فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿ۙ۵﴾ وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ
الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ
الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ
السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ
لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا

اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِیْهِمْ اَبَدًا وَّ زُیِّنَ ذٰلِكَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَ كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا ﴿۱۳﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۴﴾ سَیَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا
يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ
شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا
يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا
تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ
حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ع ﴿۱۷﴾
لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ

السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ

وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ
اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ
مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ
مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ
مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ

اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۠(۲۶) لَقَدْ
صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ
رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ
مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا
قَرِیْبًا (۲۷) هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی
وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ
كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ(۲۸) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ
وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ
اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖ وَ

مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۠﴿۲۹﴾

سورۂ رحمٰن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی

الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا
تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَ ضَعَهَا
لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ
الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ
الرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَ
خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ
الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا
يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ
الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّ
یَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ
اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾
یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ
تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا

شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ۚ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ

السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ۚ فَبِاَیِّ

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُسْــٴَـلُ عَنْ

ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ

فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ

بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ۘ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ

حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾۠ وَ

لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ۙ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ
فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ
اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَ جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ
يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ
الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾
هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا
جَنَّتٰنِ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۶۳﴾

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾
فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ
حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾
حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾
مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ
حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ
اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

سورۂ واقعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوَ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾
لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ
اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾
وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كَانُوْا
يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَ كَانُوْا
يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾
قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ
اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا
الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ

مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ۙ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ۚ
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ۚ فَشٰرِبُوْنَ
شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ؕ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ؕ
نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ
مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ؕ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ
الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا
نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ۙ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ
وَ نُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ
عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ؕ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ
نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ۙ بَلْ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ
تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ
نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا
فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ
تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ
الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا
لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ
تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِیْ
كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا
الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾
اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ

تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ
اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ
تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ
لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ
مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾
فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ
رَيْحَانٌ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ
اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ
الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ
الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصْلِيَةُ
جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

سورۂ جُمُعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۱﴾ ھُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡھِمۡ وَ یُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲﴾ لا وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ ؕ وَ ھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۳﴾ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىۃَ ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡھَا کَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ؕ بِئۡسَ مَثَلُ

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶ وَ
لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ
تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝۸ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِىَ
لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ

فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىِٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱﴾

سورۂ مُلک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ﴿۱﴾ لَا الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ لَا الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ
تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ
فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ
اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ
زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا
رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ
السَّعِیْرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۶﴾ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا
سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ هِیَ تَفُوْرُ ﴿۷﴾ تَكَادُ
تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ
سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰی
قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

مِنْ شَیْءٍ ۖۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿۹﴾ وَ
قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ
اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ
فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ
یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ
كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ
اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ
خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ؑ هُوَ الَّذِیْ
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا
وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ
مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا
هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ۙ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ

يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ
نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ
فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ؕۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا
الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ
هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ۚ
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ
لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا
عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَ
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ

قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ قُلۡ هُوَ الَّذِىۡ ذَرَاَكُمۡ
فِى الۡاَرۡضِ وَ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ يَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى
هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلۡ اِنَّمَا
الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۖ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۶﴾
فَلَمَّا رَاَوۡهُ زُلۡفَةً سِيۡٓـَٔتۡ وُجُوۡهُ الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا وَ قِيۡلَ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ
تَدَّعُوۡنَ ﴿۲۷﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَهۡلَكَنِىَ اللّٰهُ وَ مَنۡ
مَّعِىَ اَوۡ رَحِمَنَا ۙ فَمَنۡ يُّجِيۡرُ الۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ
عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۸﴾ قُلۡ هُوَ الرَّحۡمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ
عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ فِىۡ ضَلٰلٍ
مُّبِيۡنٍ ﴿۲۹﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُكُمۡ
غَوۡرًا فَمَنۡ يَّاۡتِيۡكُمۡ بِمَآءٍ مَّعِيۡنٍ ﴿۳۰﴾ ع

سورہ مُزَّمِّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصۡفَهٗۤ اَوِانۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾ اَوۡزِدۡ عَلَیۡهِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡكَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیۡلِ هِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ؕ﴿۷﴾ وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡهِ تَبۡتِیۡلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذۡهُ وَكِیۡلًا ﴿۹﴾ وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۱۰﴾ وَ ذَرۡنِیۡ وَ الۡمُكَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَةِ وَ مَهِّلۡهُمۡ قَلِیۡلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡكَالًا وَّ

جَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾
يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ
كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۬
شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ
رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ
اَخْذًا وَّ بِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا
يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ
كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ
شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ
اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ
وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ
النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط عَلِمَ اَنْ
سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى لا وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ
فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ لا وَ اٰخَرُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صلے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ لا
وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ
خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ط
وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

سورۂ قدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ ط لَيْلَةُ الْقَدْرِ لا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ

شَهْرٍ ۛ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

سورۂ عصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

سورۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

سورۂ فلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ؑ

سورۂ ناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۬ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ؑ

اوراد و وظائف ومعالجے

اورادووظائف کے فوائد

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ

ترجمہ: تم مجھے یاد کرو میں تمھارا چرچا کروں گا۔

اس آیت سے پتہ چلا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے بندے کا یہ عمل بہت پسند ہے کہ بندہ اس کا ذکر کرے اور اس کی زبان پر مولا کا نام جاری رہے۔

ذکر تین طرح کا ہوتا ہے۔(۱)لسانی یعنی زبان سے کیا جانے والا (۲)قلبی یعنی دل سے کیا جانے والا (۳) بالجوارح یعنی بدن کے اعضا سے کیا جانے والا۔

ذکر لسانی تسبیح، تقدیس، ثنا وغیرہ بیان کرنا ہے۔ خطبہ، توبہ، استغفار، دعا وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں۔ ذکرِ قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا وغیرہ ہیں۔

ذکر بالجوارح یہ ہے کہ اعضا اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہوں جیسے حج کے لیے سفر کرنا ذکر بالجوارح میں داخل ہے۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے، تسبیح وتکبیر، ثنا وقراءت تو ذکر لسانی ہیں، خشوع وخضوع اور اخلاص ذکرِ قلبی ہیں اور قیام، رکوع وسجود وغیرہ ذکر بالجوارح میں داخل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم طاعت بجالا کر مجھے یاد کرو، میں تمھیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے ہی یاد فرماتا

ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ قرآن مقدس اور احادیث مبارکہ میں متعدد الفاظ میں ایسے اوراد و وظائف وارد ہوئے ہیں جو یقیناً مسلمانوں کے لیے باعثِ رحمت ہیں اور ان کا ورد ان کی مشکلات کو آسان کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان کے علاوہ ہمارے بزرگوں کے زبانوں پر بھی اوراد و وظائف کے متعدد الفاظ جاری رہا کرتے تھے یا مخصوص اوقات میں وہ حضرات اپنی زبان سے ان کا ورد کیا کرتے تھے، آج بھی ہمارے لیے ان کا ورد باعثِ رحمت و برکت ہے۔ یہاں عام حالات میں پیش آنے والی مشکلات کو آسان کرنے والے متعدد اوراد و وظائف اور دعائیں ذکر کی جارہی ہیں۔

کلمات استغفار

اِستغفار کا معنی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا۔ احادیث مبارکہ اور اوراد و وظائف کی کتابوں میں اس کے بہت سے الفاظ مروی ہیں۔

حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے یہ کلمات دس مرتبہ کہے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

(ترجمہ: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، زندہ، قائم رکھنے والا اور اس کی بارگاہ میں رجوع لاتا ہوں۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جب کہیں تشریف رکھتے تھے تو دھیمی آواز میں کچھ کہا کرتے تھے، میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں وہ کلمات کہتا ہوں کہ اگر کسی مجلس میں بیٹھتے وقت وہ کہہ لیے جائیں تو اس مجلس میں اگر بھلائی کی گفتگو ہوگی تو وہ اس پر مہر ہوں گے اور اگر کوئی غیر مناسب بات ہوگئی تو ان کے لیے کفارہ ہوں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ.

(مشکوٰۃ المصابیح، حصہ دوم، ص: ۲۵۷)

(ترجمہ: اے اللہ! تیری پاکی ہے اور تیرے لیے تمام تعریف ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ، وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

(ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، مجھ سے جس قدر ممکن ہے میں تیرے عہد پر قائم ہوں، میں اپنے برے

کاموں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، میری مغفرت فرما کیوں کہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف فرمانے والانہیں ہے۔)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو کوئی یقین کے ساتھ دن میں اسے پڑھ لے پھر اسی دن اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور جو کوئی یقین کے ساتھ رات میں اسے پڑھ لے پھر اسی رات اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

(صحیح البخاری، حصہ ہشتم، ص:۶۷)

نادِ علی

حصولِ حاجت اور مشکلوں کو آسان کرنے کے لیے نادِ علی کا وِرد بہت مفید اور مجرب ہے۔ ذیل میں اس کے پڑھنے کا طریقہ ملاحظہ کریں:

= دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے روزانہ ۷۰ مرتبہ پڑھیں۔

= اگر کسی پر جادو کر دیا گیا ہو تو کنویں کے پانی پر ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس پانی سے اسے غسل کرائیں۔

= کسی بھی قسم کی بیماری ہو تو شفایاب ہونے تک روزانہ نہر یا دریا کے پانی پر ۷۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مریض کو پلائیں اور اگر مریض خود بھی پڑھ سکے تو روزانہ ۷۰ مرتبہ پڑھے۔

= سخت مشکل گھڑی میں ایک ہزار مرتبہ نادعلی کا ورد کرنا نہایت فائدے مند ہے۔

= اگر کسی شخص پر تہمت یا جھوٹا الزام لگایا گیا ہو تو وہ روزانہ صبح ۴۰ مرتبہ پڑھے ان

شاء اللہ الزام سے بری ہوجائے گا۔

= اگر کوئی شخص فقر و فاقہ کا شکار ہے تو صبح کوئی کام کرنے سے پہلے ننانوے (۹۹) مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ فقر و فاقہ سے نجات ملے گی۔

= علم میں اضافے کے لیے روزانہ بعد نماز ظہر ۷۰ مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَ غَمٍّ سَيَنْجَلِي بِعَظَمَتِكَ يَا اَللّٰهُ وَ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَ بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ.

تسبیح فاطمی

تسبیح فاطمی وہ کلمات ہیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تعلیم فرمائے تھے۔ اس کی فضیلت میں احادیث مبارکہ میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند غریب طبقے کے صحابۂ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! جو مسلمان مالدار ہیں وہ بھی ہماری ہی طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری ہی طرح روزے رکھتے ہیں مگر وہ اپنے اموال کی وجہ سے نیکی میں ہم سے سبقت لے جاتے ہیں اس لیے کہ وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس (۳۳) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور دس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا کرو، تمھیں ان کا مقام و مرتبہ حاصل ہو جائے گا۔

اس لیے ہمیں بھی ہر نماز کے بعد مذکورہ تسبیحات پڑھنی چاہیے، اس سے ہمیں غلام آزاد کرنے اور اللہ کی بارگاہ میں صدقہ وخیرات کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

دعاے سُریانی

اگر کسی شخص کو مشکل در پیش ہو تو اسے چاہیے کہ چالیس دن تک باوضو بعد نماز فجر یا بعد نماز عشا اول وآخر تین یا پانچ مرتبہ درود شریف کے ساتھ اس کا ورد کرے ان شاء اللہ اس کی مراد پوری ہوگی۔ اس دعا کا ہمیشہ وِرد رکھنے والا کسی کا محتاج نہیں ہوگا اور اس کی روزی میں برکت ہوگی۔

اَنَا الْمَطْلُوْبُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ فَاِنْ تَطْلُبْ سِوَائِیْ لَا تَجِدْنِیْ

اَنَا الْمَوْجُوْدُ لَا تَقْصُدْ سِوَائِیْ كَثِیْرُ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا الرَّبُّ الَّذِیْ یَخْشٰی عَذَابِیْ جَمِیْعُ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا الْمَلِكُ الْمُهَیْمِنُ جَلَّ قَدْرِیْ عَظِیْمُ الْمُلْكِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا الْمَعْبُوْدُ لَا تَعْبُدْ سِوَائِیْ اَنَا الْجَبَّارُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اَنَا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ مِنْ اَخِیْهِ وَ مِنْ اَبَوَیْهِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

تَجِدْنِیْ وَاحِدًا صَمَدًا عَظِیْمًا كَثِیْرَ الْبِرِّ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

تَجِدْنِیْ مُسْتَغَاثًا لِّیْ مُغِیْثًا اَنَا الْقَهَّارُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

وَ اَرْحَمُ مِنْ عِبَادِیْ مَنْ عَصَانِیْ بِجَهْلٍ مِّنْهُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

تَجِدْنِیْ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ عَبْدِیْ قَرِیْبًا مِّنْكَ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

تَجِدْنِیْ رَاحِمًا بَرًّا رَءُوْفًا بِكُلِّ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

تَجِدْنِیْ وَاسِعًا بِالْخَلْقِ عَبْدِیْ اَنَا الْمَذْکُوْرُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
تَجِدْنِیْ فِیْ سُجُوْدِكَ حِیْنَ تَدْعُوْ وَ حِیْنَ تَقُوْمُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
اِذَا الْمُهْتَاقُ نَادَانِیْ کَظِیْمًا اَقُلْ لَبَّیْكَ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
اِذَا الْمُضْطَرُّ قَالَ لَا تَرَانِیْ نَظَرْتُ اِلَیْهِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
أَ تَعْرِفُ مَنْ یُّغِیْثُ الْخَلْقَ غَیْرِیْ سَرِیْعُ الْاَخْذِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
أَ تَعْرِفُ مُنْقِذًا غَیْرِیْ سَرِیْعًا مِنَ الْهَلَکَاتِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
أَ تَعْرِفُ مَنْ یَّقُلْ لِلشَّیْءِ غَیْرِیْ اَنَا السَّتَّارُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
فَاِنْ تَابَ اَتُوْبُ عَلَیْهِ عِنْدِیْ اَنَا التَّوَّابُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
وَ مَنْ مِثْلِیْ وَ اَیْنَ یَکُوْنُ مِثْلِیْ وَ لَیْسَ یَکُوْنُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
هَلُمَّ اِلَیَّ لَا تَقْصُدْ سِوَایَ اَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
اَ تَذْکُرُ لَیْلَةً نَادَیْتُ سِرًّا أَ لَمْ اَسْمَعْكَ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
فَلَا یُنْجِیْكَ یَا عَبْدِیْ سِوَایَ مِنَ النِّیْرَانِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
وَ لَیْسَ یَمْلِكُ الْفِرْدَوْسَ غَیْرِیْ اَنَا الرَّزَّاقُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
أَ هَلْ فِی الْخَلْقِ مَنْ یُّعْطِیْ جَزِیْلًا سِوَایَ لَیْسَ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
أَ تَعْرِفُ غَافِرًا لِلذَّنْبِ غَیْرِیْ اَنَا الْغَفَّارُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
سَاَغْفِرُ لِلْعِبَادِ وَ لَا اُبَالِیْ عَذَابَ الْحَشْرِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
وَ اُکْرِمُ مَنْ اُرِیْدُ بِلَا حِسَابٍ اَنَا الْوَهَّابُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
تَعَزِّزْنِیْ وَ لَمْ تَرَ قَطُّ مِثْلِیْ وَ لَسْتَ تَرَاهُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ
وَ اُکْرِمُ مَنْ یَّتُوْبُ اِلَیَّ خَوْفًا لِیَ الْاِکْرَامُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

لِيَ الْاٰلَآءُ وَ النَّعْمَآءُ عَبْدِيْ	لِيَ الْخَيْرَاتُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
لِيَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا جَمِيْعًا	لِيَ الْمَلَكُوْتُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
أَ تَعْرِفُ مَنْ لَّهٗ اِسْمٌ كَاِسْمِيْ	اَنَا الرَّحْمٰنُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
اَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ لَا شَيْءَ مِثْلِيْ	اَنَا الدَّيَّانُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
اَنَا مَلِكُ الْمُلُوْكِ وَ كُلِّ مُلْكٍ	لِيَ الْمِيْرَاثُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
اَنَا الْبَاقِيْ الدُّهُوْرَ وَ قَبْلَ قَبْلٍ	وَ بَعْدَ الْبَعْدِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
اَنَا الْوَهَّابُ يَا عَبْدِيْ سَرِيْعًا	وَلِيُّ الْعَهْدِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
اَنَا الْفَرْدُ الْمُدَبِّرُ فَوْقَ عَرْشِيْ	بِلَا التَّكْيِيْفِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
اَنَا الرَّبُّ الَّذِيْ لَا ظُلْمَ عِنْدِيْ	وَ لَسْتُ اَجُوْرُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
خَلَقْتُ مُحَمَّدًا نُوْرًا قَدِيْمًا	لَهُ الْبُشْرٰى فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ
وَ يَشْفَعُ فِي الْخَلَآئِقِ يَوْمَ حَشْرٍ	وَ اُشَفِّعُ فِيْهِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ

دعاے دافع وبا

جب کسی علاقے میں کوئی وبا پھیل جائے تو یہ دعا پڑھنا دافعِ وبا ہے:

لِيْ خَمْسَةٌ اُطْفِيْ بِهَا حَرَّ الْوَبَآءِ الْحَاطِمَةِ
اَلْمُصْطَفٰى وَالْمُرْتَضٰى وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةُ

قرض اورغم سے نجات کی دعا

اگرکوئی شخص پریشانی یا قرض میں مبتلا ہوتو کثرت سے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں پریشانی اورغم سے، عاجزی اورسستی سے، بزدلی اوربخیلی سے،قرض کے غلبے اورلوگوں کے زور سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں۔

نماز اِشراق کی دعا

جب سورج طلوع ہوجائے تو یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں آج کا یہ دن دکھایا اور ہمارے گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہیں کیا۔

پھر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَنَا ھٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْہِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں آج کا دن عطا فرمایا، ہماری لغزشیں معاف فرمائیں اورہمیں آگ کے عذاب سے بچایا۔

اس کے بعد کم از کم دو یا چار رکعتیں نفل نمازِ اشراق کی نیت سے پڑھیں۔حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! دن کے شروع میں تو میرے لیے چار رکعت نماز پڑھ میں تجھے دن کے آخری حصے میں کفایت کروں گا۔

صبح وشام پڑھنے کے اوراد

آدھی رات ڈھلنے کے بعد سے سورج کی کرن چمکنے تک صبح ہے،اس بیچ میں جس وقت بھی ان دعاؤں کو پڑھ لے گا صبح میں پڑھنا ہو گیا۔یوں ہی دوپہر ڈھلنے سے غروبِ آفتاب تک شام ہے۔

(۱) ایک ایک بار:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝

ترجمہ: پاک ہے اللہ عزوجل اپنی تعریف کے ساتھ،نیکی کی توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے، جو اس نے چاہا وہی ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا، میں جانتا ہوں کہ اللہ عزوجل سب کچھ کرسکتا ہے، اللہ عزوجل کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

(۲) ایک ایک بار آیۃ الکرسی اور اس کے بعد ایک ایک بار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۝

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ یہ کتاب اتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا، علم والا، گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب کرنے والا، بڑے انعام والا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پھرنا ہے۔

(۳) تینوں قُل (سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس) تین تین بار۔

ان تینوں نمبروں کا فائدہ: ہر بلا سے حفاظت ہے، صبح پڑھے تو شام تک اور شام کو پڑھے تو صبح تک۔

(۴) تین تین بار:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۝

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے، ماشاء اللہ، خیر اور بھلائی صرف اللہ عزوجل ہی عطا فرماتا ہے، ماشاء اللہ، برائی اور مصیبت کو صرف اللہ عزوجل ہی دور فرماتا ہے، ماشاء اللہ، ساری نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں، ماشاء اللہ، اللہ کے سوا کسی کے پاس طاقت و غلبہ نہیں۔

فائدہ: پڑھنے والے کو سات چیزوں سے پناہ ملے (۱) جلنے (۲) ڈوبنے (۳) چوری (۴) سانپ (۵) بچھو (۶) شیطان اور (۷) سلطان سے۔

(۵) تین تین بار:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

ترجمہ: میں اللہ عزوجل کے پورے اور کامل کلمات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ لیتا ہوں۔

فائدہ: سانپ بچھو وغیرہ ایذا دینے والی چیزوں سے پناہ ہو۔

(۶) تین تین بار:

بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ ھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ.

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے، جس کے نام سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہی ہے سننے اور جاننے والا۔

فائدہ: زہر وضرر سے امان رہے۔

(۷) تین تین بار:

رَضِیۡتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا وَّ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوۡلًا.

ترجمہ: میں اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی اور رسول ہونے پر راضی ہوں۔

فائدہ: اللہ عزوجل کے کرم پر حق ہے کہ روزِ قیامت اسے راضی کرے۔

(۸) دس دس بار:

حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ ھُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ.

ترجمہ: مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

فائدہ: ہر بلا و مکر سے محفوظی۔ حدیث میں سات بار فرمایا، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دس بار آیا۔

(۹) ایک ایک بار:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ۝ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۝

ترجمہ: تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمھیں دوپہر ہو۔ وہ زندہ کونکالتا ہے مردے سے اور مردے کونکالتا ہے زندہ سے اور زمین کو جلا تا ہے اس کے مرے پیچھے اور یوں ہی تم نکالے جاؤ گے۔

جس سے کسی دن سب وظائف رہ جائیں تو یہ تنہا ان سب کی جگہ کافی ہے اور رات دن کے ہر نقصان کی تلافی ہے۔

(۱۰) ایک ایک بار:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۝ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ۝ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝

ترجمہ: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بے کار بنایا اور تمھیں ہماری طرف پھرنا نہیں تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ، کوئی معبود نہیں سوا اس کے، عزت والے عرش کا

مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے، بے شک کافروں کو چھٹکارا نہیں اور تم عرض کرو: اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا۔

فائدہ: شیطان، جن اور آفات سے حفاظت۔

(۱۱) تین بار:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ: میں اللہ سمیع و علیم کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر ایک بار:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا، وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزّت والا، عظمت والا، تکبر والا، اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔ وہی ہے اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا، اسی کے ہیں سب اچھے نام، اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزّت و حکمت والا ہے۔

فائدہ: صبح پڑھے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کریں اور اس دن مرے تو شہید ہوا ور شام کو پڑھے تو صبح تک یہی حکم ہے۔

(۱۲) تین تین بار:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَّعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ.

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ جان بوجھ کر کسی شے کو تیرا شریک بنائیں اور ہم بخشش مانگتے ہیں تجھ سے اس شرک کی جس کو ہم نہیں جانتے۔

فائدہ: خاتمہ ایمان پر ہو۔

(۱۳) تین تین بار:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَوُلْدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ.

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام کی برکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔

فائدہ: دین، ایمان، جان، مال، بچے سب محفوظ رہیں۔

(۱۴) ایک ایک بار:

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.

ترجمہ: یا اللہ عزوجل! میں نے یا تیری مخلوق میں سے کسی نے جن نعمتوں کے ساتھ صبح کی تو وہ تیری ہی طرف سے ہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تمام تعریفیں اور شکر تیرے لیے ہیں۔

فائدہ: صبح کو پڑھے تو دن بھر کی سب نعمتوں کا شکر ادا کیا اور شام کو پڑھے تو شب بھر کی۔ شام کو ''اَصْبَحَ'' کی جگہ ''اَمْسٰی'' کہے۔

اس کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ زائد کرنا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ الفاظ زائد کیا کرتے تھے۔

(۱۵) ایک ایک بار:

بِسْمِ اللّٰهِ جَلِیْلِ الشَّانِ عَظِیْمِ الْبُرْهَانِ شَدِیْدِ السُّلْطَانِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

ترجمہ: اللہ جلیل الشان، عظیم البرہان، شدید السلطان کے نام سے ابتدا، اللہ عزوجل جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ عزوجل کی شیطان مردود سے۔

فائدہ: شیطان اور اس کے لشکروں سے محفوظ رہے۔

(۱۶) چار چار بار:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں نے صبح کی، تجھے، تیرے عرش کے اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتے ہوئے کہ معبود صرف تو ہی ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔

فائدہ: ایک بار پڑھنے سے بدن کا ایک چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد ہوگا۔ شام کو

''اَصْبَحْتُ'' کی جگہ ''اَمْسَیْتُ'' کہنا چاہیے۔

(۱۷) ایک ایک بار:

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَآئِمًا مَّعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا مُنْتَھٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِیْئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَیْنٍ وَّتَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ.

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لیے دائمی حمد ہے تیرے دوام کے ساتھ اور تیرے لیے ہمیشہ رہنے والی حمد ہے تیری ہمیشگی کے ساتھ اور تیرے لیے ایسی حمد ہے جس کی تیری مشیت کے سوا کوئی انتہا نہ ہو اور ہر لمحہ اور ہر سانس تیرے لیے ہی ہر حمد ہے۔

فائدہ: جس نے یہ دعا صبح و شام پڑھ لی گویا اس نے اس دن رات پوری عبادت کا حق ادا کر دیا۔

(۱۸) ایک ایک بار:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں غم و الم، عجز و سستی، بزدلی و بخل، قرض کے غلبے اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

فائدہ: غم و الم سے بچے، ادائے قرض کے لیے گیارہ گیارہ بار پڑھے۔

(۱۹) ایک ایک بار:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ فَلَا تَكِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ

عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ.

ترجمہ: اے حَی! اے قَیّوم! تیری رحمت کے ساتھ میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ ایک پل کے لیے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حال کو درست کر دے۔

فائدہ: سب کام بنیں۔

(۲۰) سات سات بار:

اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى اخْتِيَارِيْ.

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میرے لیے بہتر معاملہ مقدر فرما اور اس میں بھلائی عطا فرما اور مجھے میرے نفس کے سپرد نہ فرما۔

فائدہ: یہ دعا دن رات کے ہر کام کے لیے استخارہ ہے۔

(۲۱) سید الاستغفار۔ایک ایک یا تین تین بار:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، مجھ سے جس قدر ممکن ہے میں تیرے عہد پر قائم ہوں، میں اپنے برے کاموں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، میری مغفرت فرما کیوں کہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف فرمانے والا نہیں ہے۔

فائدہ: گناہ معاف ہوں اور اس دن رات میں مرے تو شہید کا مقام حاصل ہو۔

(۲۲) سوسوبار:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ.

ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو صریح سچا بادشاہ ہے۔

فائدہ: دنیا میں فاقہ نہ ہو، قبر میں وحشت نہ ہو، حشر میں گھبراہٹ نہ ہو۔

رات میں پڑھنے کے اوراد

غروبِ آفتاب سے لے کر طلوعِ صبح تک کا وقت شب (رات) کہلاتا ہے۔ اس حصے میں ان اوراد ووظائف کی فضیلت ہے:

(۱) سورۂ ملک **فائدہ:** عذاب قبر سے نجات۔

(۲) سورۂ یٰسین **فائدہ:** گناہوں کی مغفرت۔

(۳) سورۂ واقعہ **فائدہ:** فاقے سے امان۔

(۴) سورۂ دخان

فائدہ: صبح اس حال میں اٹھے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہوں۔

بعد نمازِ عشا

(۱) مندرجہ ذیل دُرود ہائے مبارکہ طاق مرتبہ یعنی تین، پانچ، سات، ایک سو ایک، تین سو تیرہ جس قدر زیادہ ہو سکے، پڑھیں۔ اگر کوئی شخص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے اس سے بہتر اور کوئی عمل نہیں لیکن پڑھنے میں خالص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کی تعظیم کی نیت ہو۔ چہرہ مدینۂ طیبہ کی

طرف ہو اور دل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو، نماز کی طرح ہاتھ باندھے ہوئے یہ تصور کریں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے دیکھ رہے ہیں، میری آواز سن رہے ہیں اور میرے دل کے خطرات پر بھی مطلع ہیں۔ ہر رات یہ عمل جاری رکھیں پھر اس کے اثرات دیکھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ.

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ.

(۲) سو مرتبہ:

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ اَبَدًا عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا غَوْثُ یَا غَوْثُ یَا غَوْثُ.

ترجمہ: اللہ عزوجل ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا، اللہ عز وجل ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، بہت

مہربان رحمت والا ،اے اللہ عزوجل! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، پاکی ہے تجھ کو، بےشک مجھ سے بے جا ہوا ،اے اللہ عزوجل !دائمی درود وسلام اور برکتیں نازل فرما امّی نبی پر اوران کی آل اور تمام اصحاب پر، اللہ عزوجل ہے، اللہ عزوجل ہے، اللہ عزوجل ہے، اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں، اللہ عزوجل ان پر رحمت وسلامتی نازل فرمائے ،اے فریادرس !اے فریادرس! اے فریادرس!)

فائدہ: گناہوں کی مغفرت، آفاتِ دنیوی واخروی سے نجات اور دل کی صفائی۔

سوتے وقت کے عملیات

(۱) آیۃُ الکُرسی شریف ایک بار۔

فائدہ: جب تک سوئے گا حفاظتِ الٰہی میں رہے گا، اس کے گھر اور اس کے گھر کے آس پاس جو گھر ہیں انھیں چوری سے پناہ ملے گی اور جن و آسیب کا دخل نہیں ہوگا۔

(۲) تسبیحِ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (جو پیچھے مذکور ہے۔)

فائدہ: صبح نشاط وچستی کے ساتھ اٹھے۔ اس کے علاوہ بھی اس کے فوائد ہیں۔

(۳) سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص ایک ایک مرتبہ۔

(۴) ابتدائے سورۂ بقرہ سے **مُفْلِحُوْنَ** تک اور آخر **اٰمَنَ الرَّسُوْلُ** سے۔

ان دونوں کے فوائد بے شمار ہیں۔

(۵) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پھیلا کر تینوں قل ایک ایک بار پڑھ کر ان پر دم کر کے سر، چہرے اور سینے پر آگے پیچھے جہاں تک پہنچیں سارے بدن پر پھیرلیں۔ اسی طرح تین مرتبہ کریں ان شاءاللہ ہر بلا سے حفاظت ہوگی۔

(۶) سب سے اخیر میں سورۂ کافرون پڑھیں اور اس کے بعد کوئی گفتگو نہ کریں بلکہ سو جائیں۔اگر کسی حاجت کے تحت گفتگو کرنی پڑے تو سورۂ کافرون پھر سے پڑھ لیں۔

بیدار ہونے پر پڑھنے کے اوراد

سو کر اٹھنے کے بعد کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

فائدہ: جو شخص پابندی سے یہ دعا پڑھے ان شاء اللہ قیامت میں بھی اللہ عزوجل کی حمد وثنا کرتا ہوا اٹھے گا۔

تنبیہ: اوپر سے یہاں تک جتنی دعائیں لکھی گئیں ہر ایک کے اول وآخر درود شریف ضروری ہے۔

نماز قضائے عمری

بالغ ہوتے ہی ہر مسلمان پر نماز فرض ہو جاتی ہے، اس کے لیے نماز ادا کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور ترک نماز پر وہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ جانے انجانے میں ہماری بہت سی نمازیں قضا ہو جاتی ہیں جن کا ادا کرنا ہم پر ضروری ہے۔ کچھ نمازوں کے بارے میں تو ہمیں یاد رہتا ہے لیکن بہت سی نمازوں کے بارے میں ہم بھول جاتے ہیں۔ پھر بالغ ہونے

کے بعد ہماری کتنی نمازیں چھوٹی ہیں اس کا حساب لگانا بھی ہمارے لیے بہت مشکل ہوگا۔ بعض اوقات ہمیں نمازوں کی ادائیگی کا خیال آتا بھی ہے تو یہ سوچ کر ہمیں خود محسوس ہوتا ہے کہ اتنی ساری نمازوں کی ادائیگی ہم کیسے کریں؟

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب سے بالغ ہوئے اس وقت سے لے کر اب تک کے دن جوڑیں۔ مثلاً اگر بالغ ہوئے ۵ سال گزر چکے ہیں تو ان پانچ سالوں کے دن کل ۱۸۲۵ ہوں گے۔ اب اس بات کا تخمینہ لگائیں کہ اس میں کتنی فیصد نمازیں ہم نے ادا کی ہیں اور کتنی فیصد چھوٹ گئی ہیں۔ تخمینہ لگانے میں اگر کچھ زائد نمازیں شامل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں، وہ نفل میں شمار کی جائیں گی۔ تخمینہ لگانے کے بعد بہتر یہ ہے کہ اسے کہیں لکھ لیں۔ ان نمازوں کو ادا کرنے کے لیے کئی طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ چند دنوں کی نمازیں ادا کرلیں۔ مثلاً نمازِ ظہر پڑھنے کے بعد پورے ایک دن کی نمازیں اس طرح ادا کرلیں۔ فجر کی دو رکعت، ظہر کی چار رکعت، عصر کی چار رکعت، مغرب کی تین رکعت اور عشا کی چار رکعت فرض اور تین رکعت وتر واجب۔ اس طرح ایک وقت میں ایک دن کی اور پانچ وقت میں پانچ دن کی نمازیں ادا ہو جائیں گی۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ کئی کئی دن کی نمازیں ادا کی جائیں۔ مثلاً ظہر کی نماز کے ساتھ پانچ دنوں کی مزید ظہر کی نمازیں ادا کر لی جائیں، اسی طرح عصر، مغرب، عشا اور فجر کے ساتھ۔ اس طریقے سے بھی ایک سال میں پانچ سالوں کی نمازیں ادا ہو جائیں گی۔ پھر جب بھی موقع میسر آئے جلد سے جلد نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بڑی راتوں میں عموماً اکثر لوگ شب بیداری کرتے ہیں، انھیں چاہیے کہ ان راتوں میں اپنی

چھوٹی ہوئی نمازیں ادا کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

اس طرح بھی کر سکتے ہیں کہ ظہر کی دو نفل، عصر سے پہلے کی چار سنت، مغرب کے بعد کی دو نفل، عشا سے پہلے کی چار سنت اور عشا کے بعد کی چار نفل کی جگہ چھوٹی ہوئی نمازوں کی اتنی رکعتیں ادا کرلیں۔

قضاے عمری کی نیت اس طرح کریں: نیت کی میں دو رکعت فجر کے فرض کی ادائیگی کی جو میرے ذمے باقی ہے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ اللہ اکبر۔ اسی پر دوسری نمازوں کی نیتوں کو قیاس کریں۔

عوام میں ایک بہت بڑا مغالطہ مشہور ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن عصر سے پہلے کچھ رکعتیں نفل پڑھ لینے سے عمر کی قضا نمازیں معاف ہوجاتی ہیں۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔ جتنی نمازیں قضا ہوئیں ہیں ان سب کی ادائیگی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے چھوڑنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنا بھی ضروری ہے ورنہ وہ نمازیں معاف نہیں ہوں گی۔

شریعت نے قضاے عمری کی ادائیگی کے لیے اتنی چھوٹ دی ہے کہ تین اور چار رکعت والی نماز میں پہلی دو رکعت میں اور دو رکعت والی کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قرآن مقدس کی سب سے چھوٹی سورت یعنی سورۂ کوثر پڑھ لی جائے اور چار رکعت والی نماز کی آخری دونوں رکعتوں میں صرف تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ کر رکوع کرلیا جائے۔ رکوع اور سجود میں صرف ایک مرتبہ تسبیح پڑھنا بھی کافی ہے۔ قعدۂ اخیرہ میں اگر چاہیں تو درود ابراہیمی کا صرف ایک حصہ پڑھیں یا درود ابراہیمی اور دعاے ماثورہ کی جگہ صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

جب بے چینی محسوس ہو

جب بے چینی محسوس ہوتو یہ دعا پڑھنی چاہیےان شاءاللہ بے چینی دورہوگی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.

ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبودنہیں عظمت والاحلم والا، اللہ کے علاوہ کوئی معبودنہیں عظیم عرش کا مالک، اللہ کے علاوہ کوئی معبودنہیں آسمانوں کا رب، زمین کا رب اورعزت والے عرش کارب۔

شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے

جب ذہن میں گندے خیالات آئیں اورشیطان دل میں وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرے تو یہ پڑھنا چاہیے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

ترجمہ: میں سننے جاننے والے اللہ کی پناہ لیتا ہوں مردودشیطان سے۔

جب جسم میں تکلیف محسوس ہو

جسم کے کسی حصے میں تکلیف اوردردمحسوس ہوتواس پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ.

پھر سات مرتبہ کہیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ.

ترجمہ: میں اللہ کے جلال اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے اس وقت لاحق ہے اور جس کے آئندہ ہونے کا خدشہ ہے۔

خواب دیکھ کر کیا کریں

اگر پسندیدہ خواب دیکھیں تو اللہ کا شکر ادا کریں اور وہ خواب اپنے کسی محبوب اور پسندیدہ شخص سے بیان کریں اور اگر ناپسندیدہ خواب دیکھیں تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوکیں اور تین مرتبہ شیطان اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھیں، پھر پہلو بدل کر سو جائیں یا اٹھ کر نفل نماز پڑھیں اور وہ خواب کسی سے بیان بھی نہ کریں۔

سوتے وقت وحشت کے احساس پر

سوتے ہوئے وحشت اور خوف محسوس ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ.

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ اس کے غضب، عذاب اور بندوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور شیطانوں کے وسوسوں نیز اس بات سے کہ شیطان میرے قریب آئیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مذکورہ دعا اپنے بالغ صاحب زادوں کو سکھاتے اور پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے اور چھوٹے بچوں کے لیے ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ کی شکل میں گلے میں ڈالتے تھے۔

یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّارَحْمٰنُ.

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے اُن کلماتِ تامّہ کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں جن سے نہ تو کوئی نیک بڑھ سکتا ہے اور نہ کوئی برا شخص تجاوز کر سکتا ہے ہر اُس چیز کی شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور اس چیز کی شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور جو اس سے باہر نکلتی ہے نیز رات اور دن کے فتنوں اور حادثات سے، سوائے اس حادثے کے جو بہتری کا باعث ہو، اے رحم فرمانے والے!

بے خوابی کی دعا

جب نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ مَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَ مَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَ مَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ

اَجۡمَعِیۡنَ اَنۡ یَّفۡرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنۡھُمۡ اَوۡ اَنۡ یَّطۡغٰی، عَزَّ جَارُكَ وَ تَبَارَكَ اسۡمُكَ.

ترجمہ: اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جو اُن کے سائے میں ہیں ان کے پروردگار، تمام زمینوں اور جو کچھ انھوں نے اٹھایا ہوا ہے ان کے رب، تمام شیطانوں اور جنھیں انھوں نے گمراہ کیا ہے ان کے پالنے والے! تو مجھے تمام مخلوق کی شر سے بچانے والا بن جا اور اس بات سے بچا کہ کوئی شخص مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے۔ تیری پناہ پانے والا ہی غالب ہے اور تیرا نام بابرکت ہے۔

پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوۡمُ وَ ھَدَأَتِ الۡعُیُوۡنُ وَ اَنۡتَ حَیٌّ قَیُّوۡمٌ لَا تَاۡخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ اَھۡدِیۡ لَیۡلِیۡ وَ اَنِمۡ عَیۡنِیۡ.

ترجمہ: اے اللہ! تارے ڈوب گئے، آنکھیں سکون پا گئیں، تو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا ہے، نہ تو تجھے اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور دوسروں کو قائم رکھنے والے! میری رات کو سکون بخش اور میری آنکھوں کو نیند عطا فرما۔

تہجد سے پہلے کی دعا

جب آقائے کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو نماز تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو نماز کی تیاری کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَكَ الۡحَمۡدُ اَنۡتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَنۡ فِیۡھِنَّ وَ لَكَ الۡحَمۡدُ اَنۡتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ

مَنْ فِیْهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَائُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ النَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْكَ اَنَبْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَیْكَ حَاكَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰهِیْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں، تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا بادشاہ ہے اور تو ہی لائق تعریف ہے۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے اور تو ہی لائق حمد و ستائش ہے۔ تو ہی حق ہے، تیرا وعدہ حق، تیری ملاقات حق، تیرا کلام حق، جنت حق، جہنم حق، انبیاے کرام حق، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق اور قیامت بھی حق ہے۔

اے اللہ! میں تیرا فرماں بردار ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا۔ میں تیری ہی مدد سے دشمنوں کے ساتھ جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف رجوع ہے۔ تو میرے گزشتہ، آئندہ، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما اور میرے وہ گناہ بھی جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی

آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے، تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تہجد

عشا کی فرض نماز پڑھنے کے بعد کچھ دیر سو جائیں پھر رات میں طلوعِ صبح سے پہلے جس وقت آنکھ کھلے اگرچہ رات کے پہلے حصے ہی میں آنکھ کھل گئی تو وہی تہجد کا وقت ہے۔ اسی وقت وضو کر کے کم از کم دو رکعت پڑھ لیں یہ تہجد کی نماز ہو جائے گی۔ سنت آٹھ رکعت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قرآن مقدس کا جتنا حصہ یاد ہو تہجد میں اس کی تلاوت کریں، اگر مکمل قرآن یاد ہو تو کم سے کم تین راتوں اور زیادہ سے زیادہ چالیس راتوں میں ختم کریں۔ اگر کچھ نہیں یاد ہو تو ہر رکعت میں تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھیں کہ جتنی رکعتیں پڑھی جائیں گی اتنے ختم قرآن مجید کا ثواب ملے گا۔

دعا برائے دفعِ مصیبت

جب کوئی شخص تکلیف اور سختی میں مبتلا ہو تو اذان کے وقت کا منتظر رہے اور جب موذن ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہے یہ بھی ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہے۔ جب موذن کلمات شہادت کہے تو یہ بھی وہی کلمات کہے۔ جب وہ ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ'' اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کہے تو یہ بھی اسی طرح کہے۔ پھر یہ دعا مانگے اور آخر میں اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی میں پیش کرے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَ کَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَ اَمِتْنَا عَلَیْھَا وَ ابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَ اجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّ اَمْوَاتًا۔

ترجمہ: اے اللہ! اس سچی اور مقبول دعا کے پروردگار! یہ سچی دعا اور پرہیزگاری کا کلمہ ہے۔ ہمیں اسی پر زندہ رکھ، اسی پر موت دے اور اسی پر قیامت کے دن اٹھانا۔ ہمیں زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اس دعا کے بہترین اہل میں سے کر۔

بہترین استغفار

ہر روز اپنے گناہوں سے توبہ کی نیت سے صدقِ دل سے یہ پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد و وعدے پر حسبِ طاقت پابند ہوں۔ میں اپنے عمل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں اپنے اوپر تیری نعمتوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش دے، بے شک تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے۔

افطار کے وقت کی دعا

افطار کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

ذَهَبَ الظَّمَاُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ.

ترجمہ: پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور ثواب ثابت ہو گا ان شاء اللہ۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ
اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری اُس رحمت کے وسیلے سے جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ معاف کردے۔

استخارے کی دعا

جب کسی کام کا ارادہ ہو تو اس کام میں بھلائی طلب کرنے کے لیے دو رکعت نفل نمازِ استخارہ پڑھیں پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَآ اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَآ اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اَصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ.

یا اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے سبب تجھ سے طاقت چاہتا ہوں اور تیرے بہت بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو قادر ہے اور مجھے طاقت نہیں، تو جانتا ہے اور مجھے علم نہیں۔ تو پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اگر

تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی، میرے انجام کار یا اس جہان میں اور اس جہان میں میرے لیے بہتر ہے تو اس پر مجھ کو قابو دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی، میرے انجام کار یا دنیوی اور اخروی امور میں میرے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور اچھا کام میرے لیے مقدر فرما دے جہاں بھی ہو پھر مجھ کو اس پر راضی رکھ۔

بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات مرتبہ استخارہ کریں پھر دیکھیں جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد اگر خواب میں کوئی سفید یا سبز چیز نظر آئے تو اچھا ہے اور اگر کوئی سیاہ یا سرخ چیز نظر آئے تو برا ہے۔

نکاح کا استخارہ

اگر نکاح کے لیے استخارہ کرنا ہو اور یہ جاننا ہو کہ فلاں سے نکاح میرے لیے بہتر ہوگا یا نہیں تو نہایت عمدہ وضو کر کے جس قدر ہو سکے نوافل پڑھیں، اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں، اس کی بزرگی بیان کریں پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَآ اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَآ اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فُلَانَةً (فلانۃ کی جگہ عورت (اور عورت اپنے لیے استخارہ کرے تو مرد) کا نام ذکر کرے۔) خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ فَاقْدِرْهَا (عورت فَاقْدِرْهُ کہے) لِيْ.

اے اللہ! بے شک تو قادر ہے اور میں بے بس ہوں، تو جانتا ہے اور میں نہیں

جانتا۔ تو پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اگر تیرے علم میں فلاں عورت میرے لیے دینی، دنیوی اور اخروی لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرمادے۔

بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات مرتبہ استخارہ کریں پھر دیکھیں جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد اگر خواب میں کوئی سفید یا سبز چیز نظر آئے تو اچھا ہے اور اگر کوئی سیاہ یا سرخ چیز نظر آئے تو برا ہے۔

شبِ زُفاف کی دعا

جب کوئی شخص پہلی رات اپنی بیوی کے پاس جائے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑے اور یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی چاہتا ہوں جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اور اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے تو نے اسے پیدا کیا ہے۔

جماع کے وقت کی دعا

مجامعت کے لیے ستر کھولنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا.

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور

اس چیز سے شیطان کو دور رکھ جو تو نے ہمیں دی۔

اِنزال کے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطٰنِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا.

ترجمہ: اے اللہ! جو کچھ تو نے ہمیں دیا اس میں شیطان کا حصہ نہ بنا۔

عقیقے کی دعا

عقیقہ اگر لڑکے کے لیے ہو تو جانور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لَّهٗ مِنَ النَّارِ. بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ.

ترجمہ: اے اللہ! یہ فلاں بن فلاں کا عقیقہ ہے، اِس کا خون اُس کے خون کے بدلے، اِس کا گوشت اُس کے گوشت کے بدلے، اِس کی ہڈی اُس کی ہڈی کے بدلے، اس کی جلد اُس کی جلد کے بدلے اور اِس کے بال اُس کے بال کے بدلے۔ اے اللہ! اسے اس کے لیے جہنم سے آزادی کا ذریعہ بنا دے۔ اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

دعا میں فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ کی جگہ بچے اور اس کے باپ کا نام لے اور اگر عقیقہ لڑکی کی طرف سے ہو تو دعا اس طرح پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لَّهَا مِنَ النَّارِ. بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ.

ترجمہ: اے اللہ! یہ فلانی بنت فلاں کا عقیقہ ہے، اِس کا خون اُس کے خون کے بدلے، اِس کا گوشت اُس کے گوشت کے بدلے، اِس کی ہڈی اُس کی ہڈی کے بدلے، اس کی جلد اُس کی جلد کے بدلے اور اِس کے بال اُس کے بال کے بدلے۔ اے اللہ! اسے اس کے لیے جہنم سے آزادی کا ذریعہ بنادے۔ اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

دعا میں **فُلَانۃ بِنۡتِ فُلَانٍ** کی جگہ لڑکی اور اس کے باپ کا نام لیں۔

قربانی کی دعائیں

جب قربانی کا جانور ذبح کرنے کے لیے لٹایا جائے تو سب سے پہلے یہ پڑھیں:

اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ. اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُكِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. لَا شَرِیۡكَ لَهٗ، وَ بِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ، اَللّٰهُمَّ مِنۡكَ وَ لَكَ.

ترجمہ: میں نے ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا چہرہ اُس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ تجھ ہی سے (تیری ہی عطا سے) ہے اور تیرے ہی لیے ہے۔

اب **بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ** کہتے ہوئے جانور کے سینے پر پاؤں رکھ کر چھری پھیریں اور کہیں: **اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلۡ مِنِّیۡ** (اگر قربانی دوسرے کی طرف سے کر رہے ہوں تو

مِنِّی کی جگہ مِنْ کہہ کر اس کا اور اس کے والد کا نام لیں) كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

ترجمہ: اے اللہ! یہ قربانی میری طرف سے (یا فلاں بن فلاں کی طرف سے) قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے قبول فرمائی۔

ازالۂ غم کے لیے دعا

جب ذہن میں الجھن ہو اور ذہن پریشانی کا شکار ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے اس سے الجھن سکون میں بدل جائے گی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَائُكَ، اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَ نُوْرَ بَصَرِيْ وَ جِلَاءَ حُزْنِيْ وَ ذَهَابَ هَمِّيْ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے، میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے اور میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل وانصاف پر مبنی ہے۔ میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنا نام رکھا یا جو کچھ تو نے اپنی کتاب میں اتارا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا تو نے اسے

اپنے پوشیدہ علم میں اختیار کیا کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، آنکھوں کا نور، میرے غم کا دافع اور پریشانی کو لے جانے والا بنادے۔

ننانوے بیماریوں کا علاج

ان کلمات کا کثرت سے ورد ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ بیماری غم اور الجھن ہے:

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

ترجمہ: گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی عطا سے ہے۔

جب مصیبت کا خطرہ ہو

جب کسی شخص کو مصیبت یا کسی ہولناک کام میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو یا کوئی بڑا کام درپیش ہو تو پڑھے:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ، نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا.

ترجمہ: اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، وہ بہترین آقا اور بہترین مددگار ہے۔ ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔

دفعِ مصیبت کے لیے

جب کوئی مصیبت آجائے یا کسی کا انتقال ہو جائے تو پڑھیں:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ، اَللّٰھُمَّ عِنۡدَكَ اَحۡتَسِبُ مُصِیۡبَتِیۡ فَاۡجُرۡنِیۡ فِیۡھَا وَ اَبۡدِلۡنِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَا.

ترجمہ: بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری مصیبت کا اجر تیرے پاس ہے پس مجھے اس کا ثواب عطا فرما اور اس مصیبت کو بہتری سے بدل دے۔

یا یہ پڑھیں:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ، اَللّٰھُمَّ اۡجُرۡنِیۡ فِیۡ مُصِیۡبَتِیۡ وَ اَخۡلِفۡ لِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَا.

ترجمہ: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بلا شبہ ہم اسی کی طرف واپس پھرنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے عوض بہتری عطا کر۔

جب کسی سے خوف ہو

اگر کسی سے کسی قسم کا خوف محسوس ہو تو پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَکۡفِنَاہُ بِمَا شِئۡتَ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اس سے کفایت کر (بچا) جیسے تو چاہے۔

یا یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَنَدْرَأُبِكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ.

ترجمہ: اے اللہ! بے شک ہم ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور تیری مدد سے ان کے شرکو دور کرتے ہیں۔

ظالم سے محفوظ رہنے کی دعا

ظالم بادشاہ یا کسی صاحبِ اقتدار ظالم سے خوف ہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِهٖ فُلَانٍ (فلان کی جگہ اس کا نام ذکر کریں) وَجُنُوْدِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ. اَللّٰهُمَّ كُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَ عَزَّ جَارُكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ.

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق پر غالب ہے، اللہ تعالیٰ اس چیز سے زیادہ غالب ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور پرہیز کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے اپنے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے میں اس کے فلاں بندے، اس کے لشکر، اس کے متبعین اور اس کے گروہ چاہے وہ جن ہوں یا انسان سب سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! ان کے شر سے میری نگہبانی فرما۔ تیری تعریف بڑی ہے، تیری حفاظت غالب ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

نمازِ حاجت

جب کسی شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی بھی انسان کی طرف کوئی حاجت ہو تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہدیۂ درود بھیجے، پھر یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ حکمت والا کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے جو بہت بڑے عرش کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے ان اچھی خصلتوں کا سوال کرتا ہوں جو رحمت کو واجب کرتی ہیں اور بخشش لازم کرنے والے کام، ہر قسم کے گناہ سے بچاؤ، ہر نیکی سے غنیمت اور ہر نافرمانی سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں۔ میرے کسی گناہ کو معاف کیے بغیر نہ چھوڑ، کسی غم کو دور کیے بغیر اور ہر اس حاجت کو جو تجھے پسند ہے پورا کیے بغیر نہ چھوڑ۔ اے سب سے بہتر رحم فرمانے والے۔

توبہ کا طریقہ

جب کوئی شخص غلطی سے یا جان بوجھ کر گناہ کر بیٹھے تو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں توبہ کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا ہاتھ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اٹھائے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا.

ترجمہ: اے اللہ! میں اس گناہ سے تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور کبھی بھی اس گناہ کی طرف نہیں پھروں گا۔

ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے "ہائے میرے گناہ" "ہائے میرے گناہ" حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں یہ دعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ.

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہوں سے تیری رحمت کہیں زیادہ وسیع ہے اور میرے اعمال کی بہ نسبت تیری رحمت کی کہیں زیادہ امید ہے۔

جب وہ شخص ایک مرتبہ دعا مانگ چکے تو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے انھیں تین مرتبہ فرمایا کہ دوبارہ کہو، چناں چہ انھوں نے مزید تین مرتبہ یہ دعا مانگی، اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمھارے گناہ بخش دیے۔

شبِ قدر کی دعا

جب شبِ قدر کی علامات دیکھیں تو پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادے۔

دعاے حفاظت

اگر کوئی شخص کسی بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس بیماری اور مصیبت سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے مجھے اس سے عافیت عطا فرمائی جس میں تجھے مبتلا فرمایا ہے اور اس کے ذریعے مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

سحر و جادو کا علاج

اگر کسی شخص پر کسی نے جادو کر دیا تو اسے چاہیے کہ درج ذیل عمل روزانہ پابندی سے کرے۔ یاد رہے کہ اگر جادو کی وجہ سے کوئی بیماری لاحق ہو گئی تو اس بیماری کا علاج طبیب سے کروانا چاہیے، یہ عمل محض جادو کی کاٹ کے لیے مفید ہے۔ جس شخص پر جادو کا اثر ہو اسے چاہیے کہ مندرجہ ذیل آیتیں اور سورتیں روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیے۔

(۱) تین مرتبہ:

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ۝ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ

عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ وَ یُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

(۲) سات مرتبہ:

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَ اَلْقَیْنَا عَلٰى كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝

(۳) تین مرتبہ:

اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا ۝ وَّ اَكِیْدُ كَیْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ۝

(۴) سورۂ الم نشرح مکمل تین مرتبہ۔

(۵) سورۂ فلق اور سورۂ ناس سات سات مرتبہ۔

رات کو سوتے وقت سورۂ فلق اور سورۂ ناس سات سات مرتبہ پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کر کے پورے بدن پر پھیر لینا چاہیے اس سے بھی جادو کا اثر زائل ہوتا ہے۔

نظر کا علاج

چھوٹے بچوں کو عموماً نظر بد لگ جاتی ہے اور کبھی کبھی بڑوں کو بھی لگ جاتی ہے۔ جسے نظر بد لگ جائے اس پر مندرجہ ذیل آیۂ کریمہ پڑھ کر دم کر دی جائے ان شاء اللہ اسے اس سے نجات ملے گی۔

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝

(ترجمہ: اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمھیں گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں۔)

جسے نظر لگ جائے اس پر یہ پڑھ کر دم کرنا بھی مفید ہے:

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ حَرَّھَا وَ بَرْدَھَا وَ وَصَبَھَا.

ترجمہ: اے اللہ! اس سے اس کی گرمی، سردی اور بیماری دور فرما۔

قوتِ حافظہ وذہن کھولنے کے لیے

یہ وظیفہ خاص کر دینی علوم حاصل کرنے والے طلبہ کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سبق یاد کرنے سے پہلے اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں ان شاء اللہ قوتِ حافظہ مضبوط ہوگا:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ.

ترجمہ: اے اللہ ہم پر اپنی حکمتیں کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت کشادہ فرمادے اے عزت وجلال والے!

قوتِ حافظہ بڑھانے اور ذہن کھولنے کے لیے دوسری دعا یہ ہے، اسے اکتالیس مرتبہ پڑھنا چاہیے:

اِلٰھِیْ اَنْتَ اِلٰہٌ عَالِمٌ وَّ اَنَا عَبْدُکَ جَاھِلٌ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ فَھْمًا کَامِلًا وَّ طَبْعًا زَکِیًّا وَّ قَلْبًا صَفِیًّا حَتّٰی اَعْبُدَکَ وَلَا تُھْلِکْنِیْ بِالْجَھَالَۃِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

ترجمہ: میرے معبود! تو ہر چیز کا جاننے والا ہے اور میں تیرا ان پڑھ بندہ ہوں۔ میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے علم نافع مکمل سمجھ، صاف طبیعت اور ستھرا دل

عطا فرما یہاں تک کہ میں تیری عبادت کروں اور مجھے جہالت سے ہلاک مت فرما۔ تیری رحمت سے اے تمام رحم فرمانے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

روزی کی تلاش کے لیے

جو شخص روزی تلاش کرنے میں بہت پریشان رہتا ہو اور ضرورت بھر کمائی نہیں ہو پاتی ہو اسے چاہیے کہ چاند کی پہلی تاریخ سے چودھویں تاریخ تک اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص بسم اللہ شریف کے ساتھ پڑھے۔ ان شاء اللہ اس کی مشکل دور ہوگی۔

بانجھ پن کے ازالے کے لیے

چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھیں اور جس دن عورت حیض سے پاک ہو کر غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزانہ سوتے وقت کھانا شروع کرے، اس پر پانی نہ پیے اور اس درمیان میں ضرور شوہر کے ساتھ سوئے ان شاء اللہ اولاد ہوگی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝

ترجمہ: یا جیسے اندھیریاں کسی کُنڈے کے دریا میں اس کے اوپر موج موج کے

اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لیے کہیں نور نہیں۔

شوگر کے مرض سے چھٹکارے کے لیے

شوگر کے مریض یہ آیۂ کریمہ روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر پانی پہ دم کر کے پئیں ان شاء اللہ شوگر کے مرض سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔

رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا.

اے میرے رب! مجھے صدق سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ دے۔

مریض کی عیادت کے وقت

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتے تو اس کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَذۡهِبِ الۡبَاۡسَ رَبَّ النَّاسِ اِشۡفِهٖ اَنۡتَ الشَّافِیۡ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاۤؤُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا.

ترجمہ: اے لوگوں کے رب! تکلیف دور فرما، اسے شفا عطا فرما اس لیے کہ تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، ایسی شفا جس کے بعد کوئی بیماری نہیں۔

درود ہائے مبارکہ

فضائلِ درود

سرکارِ مدینہ رحمتِ عالم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بکثرت بھیجا کرو کہ یہی وہ واحد عمل ہے جو سنتِ الٰہیہ ہے کہ اللہ رب العزت جل جلالہٗ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکثرت درود وسلام کے پھول نچھاور فرماتا ہے، اس کے فرشتے بھی یہی گلدستہ پیش کرتے ہیں اور اللہ عزوجل ہم سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ ہم بھی اس کی اطاعت وفرماں برداری کریں اور پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (سورۂ احزاب، آیت:۵۶)

درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکریم ہے۔ علما نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کا معنیٰ یہ بیان کیا ہے:

یا ربّ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر، ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے، آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر، ان کا ثواب زیادہ کر کے، اوّلین و آخِرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیا، مرسلین وملائکہ اور تمام خَلق پر ان کی شان بلند کر کے۔

درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعاے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

درود کے بہت سے الفاظ اسلاف کرام و بزرگانِ دین سے منقول ہیں مگر ان میں سے بعض کو نمایاں خصوصیات حاصل ہیں۔ یہاں درود کے چند الفاظ مع فضائل درج کیے جا رہے ہیں۔

درودِ رضویہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے پر اور ان کی آل پر۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! آپ پر خوب خوب درود وسلام ہو۔

اس کے چالیس فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ یہاں چند ذکر کیے جاتے ہیں۔

☆ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھے گا، جو ان کی عظمت تمام جہان سے زیادہ دل میں رکھے گا، جو ان کی شان گھٹانے والوں سے، ان کے ذکر پاک مٹانے والوں سے دور رہے گا دل سے بیزار ہوگا ایسا کوئی مسلمان اس درود شریف کو

پڑھے گا اللہ تعالیٰ تین ہزار نعمتیں اس پر اتارتا رہے گا۔

☆ اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

☆ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دے گا۔

☆ اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

☆ قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کریں گے۔

☆ اس کے ماتھے پر یہ لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں۔

☆ اس کے ماتھے پر تحریر فرمادے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

☆ اس کے مال میں ترقی دے گا۔

☆ اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اولاد میں برکت دے گا۔

☆ دشمنوں پر غلبہ دے گا۔

☆ دلوں میں اس کی محبت رکھے گا۔

☆ کسی دن خواب میں زیارتِ اقدس سے مشرف ہوگا۔

☆ ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

☆ قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لیے واجب ہوگی۔

☆ اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی اس سے ناراض نہ ہوگا۔

اس درود شریف کی تمام سنیوں کے لیے اجازت فرمائی ہے بشرطے کہ بدمذہبوں سے بچیں۔

پڑھنے کا طریقہ

اس درودِ مقبول کو اکثر حضرات درود جمعہ بھی کہتے ہیں۔ بعد نماز جمعہ مدینۂ منورہ کی جانب منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھے۔ بہتر ہے دو چار دس بیس حضرات مل کر پڑھیں۔ یہ ایک درود دس کے برابر ہے اور ہر درود کا ثواب دس گنا ہے۔ گویا جو اس درود کو ایک بار پڑھے سو درود کا ثواب پائے ، اسی طرح دس افراد مل کر ایک ایک بار پڑھیں تو ہر ایک فرد ایک ہزار کا ثواب پائے، ایک ہزار گناہ مٹیں، ایک ہزار نیکیاں ملیں، ایک ہزار بار اس پر رحمت ہو۔ یہ تو صرف ایک بار پڑھنے کا ثمرہ ہے، اسی طرح ہر ایک نے سو سو بار پڑھا تو کتنا اجر ملے گا۔

جب درود ختم کرے تو دعا کے لیے جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اٹھا کر امام یا کوئی ایک فرد دعائے شجرۂ منظوم پڑھے اور سب آمین کہیں۔ اس کے بعد فاتحہ پڑھ کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابۂ کرام و دیگر بزرگان دین کی روح کو ثواب بخشیں، اس کے بعد مناجات منظوم پڑھیں اور اپنے لیے دعا کریں، ساتھ میں تمام سنی مسلمانوں کے لیے بھی ایمان پر خاتمے اور بخشش کی دعا کریں۔ مدینۂ منورہ کا رخ یہاں سے مغرب اور شمال کے درمیان پڑتا ہے اس لیے قبلے سے داہنے ہاتھ ترچھے ہو کر کھڑے ہوں تو آپ کا رُخ مدینۂ منورہ کی جانب ہو جائے گا۔

درودِ غوثیہ

جو کوئی اس درود شریف کو روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پابندی سے پڑھے وہ اللہ کی رحمتوں سے مالا مال ہوگا۔ جو شخص اس درود کو روزانہ کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑھے اسے سات

نعمتیں حاصل ہوں گی (۱) اس کے رزق میں برکت ہوگی۔(۲) اس کے تمام کام آسان ہو جائیں گے۔(۳) اسے نزع کے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔(۴) وہ جاں کنی کی سختیوں سے محفوظ رہے گا۔(۵) اس کی قبر میں وسعت ہوگی۔(۷) اس کو کسی کی محتاجی نہ ہوگی۔(۷) مخلوقِ خدا اس سے محبت کرے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو جود و کرم کے خزینے ہیں اور آپ کی آل پر درود نازل فرما، برکت نازل فرما اور سلام بھیج۔

درود تاج

اس درود کو روزانہ پابندی سے پڑھنے سے دل گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور پڑھنے والا نیک راستہ اختیار کرتا ہے۔ چالیس ہفتوں تک جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں اس درود پاک کو ایک سوستر (۱۷۰) مرتبہ پڑھنے والا حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی روزی میں برکت چاہتا ہے تو روزانہ پابندی کے ساتھ بعد نماز فجر اس درود پاک کو سات مرتبہ پڑھے۔ کسی نیک مقصد یا حاجت کے لیے آدھی رات کے بعد سچے دل سے چالیس مرتبہ پڑھنا مفید ہے۔ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلانے سے اسے شفا ملتی ہے۔ حاملہ عورت کو کسی بھی قسم کا خلل ہو تو سات دنوں تک سات سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلانے سے اللہ کے فضل سے ہر قسم کا خلل دور ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْمِعْرَاجِ وَ الْبُرَاقِ وَ الْعَلَمِ. دَافِعِ الْبَلَآءِ وَ الْوَبَآءِ وَ الْقَحْطِ وَ الْمَرَضِ وَ الْاَلَمِ. اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ. سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ. جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَ الْحَرَمِ. شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ. جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ. صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ. وَ اللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَ الْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَ الْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَ قَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَ الْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَ الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ. سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ. رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ. مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَ الْغُرَبَآءِ وَ الْمَسَاکِیْنِ. سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَ سِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ. صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ. اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ. نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ. یٰۤاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ. صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

ترجمہ: اے اللہ! درود نازل فرما ہمارے سردار، ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم پر جو تاج والے، معراج، براق اور علم والے ہیں۔ بلا، وبا، قحط، بیماری اور تکلیف کو دور کرنے والے ہیں۔ جن کا نام لوح و قلم میں لکھا ہوا، بلند، کندہ کیا ہوا اور نقش کیا ہوا ہے۔ عرب وعجم کے سردار۔ ان کا بدن گھر میں بھی اور حرم میں بھی مقدس، عطر فشاں، پاکیزہ اور روشن ہے۔ چاشت کے وقت کے چمکتے سورج، اندھیری رات میں چمکتے چاند، بلندیوں کے صدر، ہدایت کے نور، مخلوق کے لیے جائے پناہ اور تاریکیوں میں چراغ۔ اچھی خصلت والے، امت کی شفاعت کرنے والے، جود و کرم والے۔ اللہ آپ کی حفاظت فرمانے والا ہے، جبریل آپ کے خادم ہیں، براق آپ کی سواری ہے، معراج آپ کا سفر ہے، سدرۃ المنتہٰی آپ کا مقام ہے، قاب قوسین آپ کا مطلوب ہے، وہی آپ کا مقصود ہے اور وہیں آپ موجود ہیں۔ سارے رسولوں کے سردار، آخری نبی، گنہ گاروں کی شفاعت کرنے والے، غریبوں کے دل کے قرار، سارے جہاں کے لیے رحمت، عاشقوں کے دل کا سکون، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے لیے چمکتا سورج، سالکوں کے لیے چراغ راہ اور مقربین کے لیے روشن چراغ۔ فقیروں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنے والے۔ جن وانس کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں کے امام، دونوں جہاں میں ہمارے لیے وسیلہ، قاب قوسین والے، دونوں پورب اور دونوں پچھّم کے رب کے محبوب، حسن اور حسین کے نانا جان، ہمارے اور جن وانس کے آقا، ابو القاسم محمد بن عبد اللہ جو اللہ کے نور ہیں۔ اے ان کے جمال کے نور کی زیارت کے خواہش مندو! ان پر، ان کی آل پر، ان کے اصحاب پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو۔

درود تُنَجِّیْنَا

جوکوئی اس درود پاک کوروزانہ قبلہ کی طرف چہرہ کر کے با ادب بیٹھ کر تین سو بار پڑھے اللہ کے فضل وکرم سے اس کی سخت سے سخت مشکل آسان ہوجائے گی۔ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جوکوئی اس درودشریف کوروزانہ ۱۰ رمرتبہ صبح اور ۱۰ رمرتبہ شام میں پڑھےاللہ تعالیٰ اسے برائیوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے غم مٹائے گا۔بیمار اگر اس درود پاک کو کثرت سے پڑھےتو اللہ کے کرم سےاس کی بیماری دور ہوجائے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوٰتِ وَ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَا اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر،خوف اور آفتوں سے نجات ہوجائے،جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں پوری ہوجائیں،جس کی بہ دولت ہم تمام گناہوں سے پاک وصاف ہوجائیں،جس کے وسیلے سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن ہوجائیں اورجس کے

ذریعے ہم زندگی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے غایت درجہ فائدہ حاصل کریں۔ یقینا تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اور درجات کو بلند کرنے والا ہے۔ اے حاجتوں کو پوری کرنے والے، بلاؤں کو دفع کرنے والے اور سخت مشکلات کو حل کرنے والے! میری مدد فرما، میری مدد فرما، میری مدد فرما۔ یقینا تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

درود ماہی

یہ درود ہر قسم کی مصیبت اور آفت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت سے حفاظت میں رکھتا ہے۔ اسے کثرت سے پڑھنے والا دشمن کے حملے اور حاسد کے حسد سے ہمیشہ پناہ میں رہتا ہے۔ یہ درود شیطان کے وسوسوں کو دور کرتا ہے۔ جو شخص اسے روزانہ بعد نمازِ فجر ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت اور عزت افزائی کے لیے غیبی مخلوق سے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو ہر لحاظ سے درود پڑھنے والے کی حفاظت پر مامور رہتا ہے۔ جو شخص رمضان المبارک میں روزانہ پابندی سے تراویح کے بعد ۴۱ مرتبہ اسے پڑھے گا اسے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلَآئِقِ وَ اَفْضَلِ الْبَشَرِ وَ شَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَ النَّشْرِ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی کُلِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ وَ

بِفَضْلِكَ وَ بِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ يَا قَدِيْمُ يَا دَآئِمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا وِتْرُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

درودِ مُقدّس

درودمقدس دین ودنیا کے فیوض وبرکات کا خزانہ ہے اور اسے پڑھنے کا ثواب بے پناہ ہے اس لیے بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ عمر بھر میں اسے ایک بار پڑھنا راہِ خدا میں کئی حج کرنے اور نفلی روزے رکھنے کے برابر ہے۔ اس درود کے بدولت زندگی بھر کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ اس درودِ پاک کو روزانہ بعد نماز فجر ایک بار پڑھنے سے عالمِ سکرات میں آسانی پیدا ہوگی۔ جو شخص جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں سوتے وقت یہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے چار چیزیں عنایت فرمائے گا۔ (۱) اللہ کی خوشنودی۔ (۲) نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی۔ (۳) بغیر حساب جنت میں داخلہ۔ (۴) رزق میں فراخی۔

جو شخص تہجد کے وقت ۷ مرتبہ درود مقدس پڑھ کر سجدہ ریز ہوکر دعا کرے گا ان شاء اللہ اس کی دعا قبول ہوگی اور اس کی حاجت پوری ہوگی۔

يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ اَقْوَالِ مُحَمَّدٍ وَّ اَفْعَالِ مُحَمَّدٍ وَّ اَحْوَالِ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۝ يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ بَدَنِ مُحَمَّدٍ وَّ بَطْنِ مُحَمَّدٍ وَّ بَرَكَتِ مُحَمَّدٍ وَّ بَيْعَةِ مُحَمَّدٍ وَّ بُرَاقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۝ يَا

اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ تَوَلُّدِ مُحَمَّدٍ وَّ تَعَبُّدِ مُحَمَّدٍ وَ تَہَجُّلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَا اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ ثَنَآءِ مُحَمَّدٍ وَّ ثَوَابِ مُحَمَّدٍ وَّ ثَمَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ جَلَالِ مُحَمَّدٍ وَ جَمَالِ مُحَمَّدٍ وَ جَلِّ مُحَمَّدٍ وَ وَجْھَةِ مُحَمَّدٍ وَّ جُعْدِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ حُسْنِ مُحَمَّدٍ وَّ حَسَنَاتِ مُحَمَّدٍ وَّ حُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّ حَالِ مُحَمَّدٍ وَّ حُلْیَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ خِلْقَةِ مُحَمَّدٍ وَّ خُلُقِ مُحَمَّدٍ وَّ خُطْبَةِ مُحَمَّدٍ وَّ خَیْرَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ دِیْنِ مُحَمَّدٍ وَّ دِیَانَةِ مُحَمَّدٍ وَّ دَوْلَةِ مُحَمَّدٍ وَّ دَرَجَاتِ مُحَمَّدٍ وَّ دُعَآءِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ ذَاتِ مُحَمَّدٍ وَّ ذِکْرِ مُحَمَّدٍ وَّ ذَوْقِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ رُوْحِ مُحَمَّدٍ وَّ رَأْسِ مُحَمَّدٍ وَّ رِزْقِ مُحَمَّدٍ وَّ رَفِیْقِ مُحَمَّدٍ وَّ رَضَآءِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ زُھْدِ مُحَمَّدٍ وَّ زَھَادَةِ مُحَمَّدٍ وَّ زَارِیْ مُحَمَّدٍ وَّ زِیْنَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ سِیَادَةِ مُحَمَّدٍ وَّ سَعَادَةِ مُحَمَّدٍ وَّ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَّ سِرِّ مُحَمَّدٍ وَّ سَلَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ شَرْعِ مُحَمَّدٍ وَّ شَرَفِ مُحَمَّدٍ وَّ شَوْقِ مُحَمَّدٍ وَّ شَادِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ صِدْقِ مُحَمَّدٍ وَّ صَوْمِ مُحَمَّدٍ وَّ صَلٰوةِ مُحَمَّدٍ وَّ صَفَآءِ مُحَمَّدٍ وَّ صَبْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ ضِیَآءِ مُحَمَّدٍ وَّ ضَمِیْرِ مُحَمَّدٍ وَ ضَعَآءِ مُحَمَّدٍ وَّ ضُعْفِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۝ یَآ

اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ طَلْعَةِ مُحَمَّدٍ وَّ طَهَارَةِ مُحَمَّدٍ وَّ طُهْرِ مُحَمَّدٍ وَّ طَرِيْقِ مُحَمَّدٍ وَّ طَوَافِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ ظَاهِرِ مُحَمَّدٍ وَّ ظُهْرِ مُحَمَّدٍ وَّ ظِلِّ مُحَمَّدٍ وَّ ظُهُوْرِ مُحَمَّدٍ وَّ ظُفْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ عِشْقِ مُحَمَّدٍ وَّ عَرَفَاتِ مُحَمَّدٍ وَّ عِلْمِ مُحَمَّدٍ وَّ عُلُوِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ غُرْبَةِ مُحَمَّدٍ وَّ غَارِ مُحَمَّدٍ وَّ غُزْوَةِ مُحَمَّدٍ وَّ غَيْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ قَوْلِ مُحَمَّدٍ وَّ قَدْرِ مُحَمَّدٍ وَّ قَنَاعَةِ مُحَمَّدٍ وَّ قُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ فَخْرِ مُحَمَّدٍ وَّ فَقْرِ مُحَمَّدٍ وَّ فِرَاقِ مُحَمَّدٍ وَّ فَضْلِ مُحَمَّدٍ وَّ فَضِيْلَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ كَلَامِ مُحَمَّدٍ وَّ كَشْفِ مُحَمَّدٍ وَّ كِتَابَةِ مُحَمَّدٍ وَّ كِيْنَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ لَيْلِ مُحَمَّدٍ وَّ لِقَآءِ مُحَمَّدٍ وَّ لِيَاقَةِ مُحَمَّدٍ وَّ مُجَاهَدَاتِ مُحَمَّدٍ وَّ مُشَاهَدَاتِ مُحَمَّدٍ وَّ مُلَاحَظِ مُحَمَّدٍ وَّ مَسَاحَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ نَازِ مُحَمَّدٍ وَّ نَمَازِ مُحَمَّدٍ وَّ نَصِيْرِ مُحَمَّدٍ وَّ نَقِيْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ وُرُوْدِ مُحَمَّدٍ وَّ وَقَارِ مُحَمَّدٍ وَّ وُجُوْدِ مُحَمَّدٍ وَّ وَدِيْعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ هِمَّةِ مُحَمَّدٍ وَّ هِدَايَةِ مُحَمَّدٍ وَّ هَدِيَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ يَآ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ يَارِیْ مُحَمَّدٍ وَّ يَكَانِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۞ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلَّمَ ۞ بِعَدَدِ

مَا هُوَ الْمَكْتُوبُ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَسَاعَةٍ وَنَفَسٍ وَلُحَيَّةٍ أَلْفِ مِائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ إِلَى يَوْمِ الْعِلْمِ ٥ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٥ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ٥

درود اکبر

اگر مدینۂ منورہ کی زیارت نصیب ہو تو یہ درود پاک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ کے سامنے پڑھنا چاہیے اس لیے کہ اس درود پاک میں جس قدر القاب و آداب اور تفصیلات سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا گیا ہے اس کا صحیح لطف روضۂ اطہر کی جالیوں کے سامنے پڑھنے سے ہوگا اور صلاۃ وسلام پیش کرنے والے کا مناسب وقت بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف ہوگا۔ یاد رکھیں مدینۂ منورہ میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار نیکیوں کے برابر ملتا ہے تو وہاں اس درود پاک کا پڑھنا کس قدر عظیم ثواب کا باعث ہوگا۔

حصہ اول

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيَّ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ خَلْقِ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بِهٖ هَدَانَا اللّٰهُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً مِّنَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَنَا عِنْدَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ رُسُلِ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَارَ خَلْقِ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ كَرَّمَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ عَصِمَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ وَقَاہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ حَمَاہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ كَفَاہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ اَدَّبَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ عَرَّجَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ كَلَّمَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ قَرَّبَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ اَعْلَاہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ اَدْنَاہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ وَقَّرَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَهْبَطَ وَحْیِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاكَلِیْمَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِبْنَ عَبْدِاللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ اَبْلَغَ رِسَالَةَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَطْلِعَ اَنْوَارِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَخْزَنَ اَسْرَارِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتِمَ الْاَنْبِیَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَارَ الْاَصْفِیَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَشْھَدَ کَمَالِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مِرْاٰۃَ جَمَالِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَرَاہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَغْنَاہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ رَفَعَ اللّٰہُ ذِکْرَہٗ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ کَلِمَہٗ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا زَکِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ اَبْطَحِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ اَحْمَدُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَامِدُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَحْمُوْدُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُصْطَفٰی
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُجْتَبٰی
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُرْتَضٰی
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰهٰ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الدَّعْوَةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الْعَرَبِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الْمَدَنِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الْمَکِّیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الْحَرَمِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الْحِجَازِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الْحَفِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الرَّاْفِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الْهَاشِمِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ الْقُرَشِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ التَّقِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاَیُّهَا النَّبِیُّ التَّقِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ النَّاقَةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الْقَنَاعَةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الشَّفَاعَةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الْكَوْثَرِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الْمِنْبَرِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ التَّاجِ وَاللِّوَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الْخُلُقِ وَالْحَیَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الصِّدْقِ وَالصَّفَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الْمِعْرَاجِ وَالْقُرْبَةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الْمِحْرَابِ وَالْعِزَّةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ النُّبُوَّةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الشَّرِیْعَةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ اللِّوَآءِ الْمَعْقُوْدِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامُرَوِّجَ السُّنَنِ وَالْفَرْضِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَاتِمَ الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَظْهَرَ الشَّرِیْعَةِ وَالطَّرِیْقَةِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَعْدِنَ الْحَقِیْقَۃِ وَالْمَعْرِفَۃِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَیُّھَا الْبَدْرَ التَّمَامِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ ظَلَّلَہُ الْغَمَامُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنَامِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مِصْبَاحَ الظَّلَامِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَبَا الْاَیْتَامِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ الْفُقَرَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَنِیْسَ الْغُرَبَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ الثَّقَلَیْنِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْکَوْنَیْنِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْحَرَمَیْنِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اِمَامَ الْقِبْلَتَیْنِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاٰخِرِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحِبَّ الْمَسَاکِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غِیَاثَ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَ الْمُتَّقِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حصۂ دوم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُجَاھِدِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُشْفِقِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُنْذِرِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُنْجِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُنْفِقِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُخْلِصِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُصْلِحِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشَّاھِدِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ التَّآئِبِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَآئِفِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَآئِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاكِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنِيْبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرِيْحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُجِيْبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْعِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَشِّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقَرَّبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَفْرُوْحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحِبِّيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُلَبِّيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُلْهَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْسِنِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَرْهِنِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَطِّيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفْلِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَشْهُوْدِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْفِقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُقْبِلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْحَامِدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّامِتِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُخْبِتِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّامِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْوَاعِظِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُظَفَّرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّاجِدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْحَافِظِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّالِحِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَرْزُوْقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الذَّاکِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الطَّاھِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُطَھَّرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُبَلِّغِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُشَفَّعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُؤَلِّفِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُؤَدِّبِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُصَدِّقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُوَحِّدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُقَدِّسِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُھْتَدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفَاتِحِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفَاضِلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّالِکِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الطَّالِبِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّابِقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّآئِمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرَّبَّانِیِّیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الطَّآئِفِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْبَاکِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْخَاشِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْخَاضِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْجَآئِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشَّافِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرَّاغِبِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاجِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاجِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّءُوْفِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَارِّيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَاصِلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَاقِفِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَارِثِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الدَّاعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاٰمِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاهِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاٰخِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاٰمِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاُمِّيِّيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَصْلَحِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَمْلَحِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَعْقَلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَعْدَلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَفْضَلِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَقْرَبِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَفْقَہِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَشْجَعِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَطْھَرِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَزْھَدِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَصْدَقِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَرْشَدِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَلْطَفِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْجَبِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَکْرَمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَشْرَفِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَصْفِیَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوْلِیَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعُلَمَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفُقَھَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفُصَحَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْبُلَغَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النُّصَحَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْخُطَبَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصُّلَحَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعُلَمَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْحُکَمَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْحُنَفَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السُّعَدَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشُّھَدَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشُّرَفَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْکُبَرَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْکُرَمَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرُّحَمَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْغُرَبَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الظُّرَفَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النُّقَبَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النُّجَبَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَخِلَّآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَحِبَّآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُسَبِّحِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُھَلِّلِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحَقِّقِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّاكِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّابِعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَاضِلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفَضَّلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَوَّامِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَسَاكِيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَانِتِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُخْبِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُمَكِّنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّيَّاحِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقْسِطِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرِيْدِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطِيْعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقِيْمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَانِعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحَدِّثِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفَسِّرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاكِعِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْوَرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَحْمُوْدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَخْلُوْقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۨ السَّیِّدِ الْمُصْطَفٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۨ السَّیِّدِ الْمُرْتَضٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۨ السَّیِّدِ التِّھَامِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۨ السَّیِّدِ الْحِجَازِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۨ السَّیِّدِ الْقُرَشِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۨ السَّیِّدِالْحَرَمِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۨ السَّیِّدِالزَّکِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَاشِقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَعْشُوْقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفَائِزِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُعَلِّمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَعَلِّمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّائِحِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّاصِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشَّافِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّادِقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَصَدِّقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ التَّوَّابِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّافِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَسْمَعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُذَکِّرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرَّاشِدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوْرَعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُسْتَظْھِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَکِّیِّ و الْمَدَنِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ التَّقِیِّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حصہ سوم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا طَلَعَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا اَصْبَحَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا اَضَاءَ تْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا كُوِّرَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا نُصِبَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا زُلْزِلَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا انْفَطَرَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا فُجِّرَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا انْشَقَّتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا فُرِجَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا سُيِّرَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا كُشِطَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا نُصِفَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا بُذِلَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا عُطِّلَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا غَرَبَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا حُشِرَتْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَیْرٍ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبِلَادِ وَ الْقُرٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْوَرٰی و الثَّرٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِالْحَدَائِقِ وَ شَجَرِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ السَّفَرِ وَ مَنَازِلِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّرَفِ وَ اَشْرَافِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ السَّمٰوٰتِ وَ کَوَاکِبِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَفْلَاکَ وَ بُرُوْجِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَجْسَادِ وَ اَرْوَاحِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الطَّبَائِعِ وَ اَمْزَاجِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَحْیَاءِ وَ اَمْوَاتِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الْبُکُوْرِ وَ الْعَشِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْقَطْرِ وَ الْمَطَرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّجَرِ وَ اَوْرَاقِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَغْصَانَ وَ اَثْمَارِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ النَّبَاتِ وَ اَصْنَافِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَیَّامِ وَ سَاعَاتِھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْخَلْقِ وَ اَنْفَاسِھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْمَلٰٓئِکَةِ وَ تَسَابِیْحِھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ النُّجُوْمِ وَ کَوَابِھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشُّھُوْرِ وَ اَیَّامِھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبِحَارِ وَ اَنْھَارِھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْکَوَاکِبِ وَ مَنَازِلِھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الطُّیُوْرِ وَ رِیْشِھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّجَرِ وَ الثَّمَرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّوْكِ وَ الشَّجَرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَنْ اٰمَنَ وَ اتَّقٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَدَّقَ وَ اھْتَدٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ سَبَّحَ وَ صَلّٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الرَّمْلِ وَ الثَّرٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنَازِلِ الْقَمَرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَخْیَارِ اللّٰهِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَصْفِیَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَولِیَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَتْقِیَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْخِیَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ شُھَدَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فُقَرَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَ الْاَشْجَارِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّیْلِ وَ النَّھَارِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَرَکَاتِ الصَّائِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سَکَنَاتِ الْقَائِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ ذَرَّاتِ الْاَرْضِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْخَوَاطِرِ وَ الظُّنُوْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مِلْحِ الْعُیُوْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا بُعْثِرَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا نُشِرَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا ذُکِّرَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الصُّدُوْرِ اِذَا حُصِّلَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الْکِتَابِ اِذَا قُرِأَتْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الْحَصَاۃِ اِذَا رُمِیَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الْمِیَاہِ اِذَا بُذِلَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الْحَاجَاتِ اِذَا قُضِیَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الدَّرَجَاتِ اِذَا رُفِعَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الْجَنَّۃِ اِذَا اُزْلِفَتْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الْاٰخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعَ النَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَلِمَاتِکَ وَ اَلْفَاظِکَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَامَ شَھْرَ رَمْضَانَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْقَآئِمِیْنَ لَیْلَۃَ الْبَرَاءَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْقَآئِمِیْنَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْمَخْلُوْقَاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَلِمَاتِہِ التَّامَّاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَشْعَارِ الْمَوْجُوْدَاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سَوَاکِنِ سَبْعِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ الْاَلْوَاحِ وَ الْمَصَاحِفِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ شَامِلِ الْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَامِلِ الْفَضْلِ وَ الْاِمْتِنَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ وَالِی الْبِرِّ وَ الْاِحْسَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عَالِی الْقَدْرِ وَ الْمَکَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَلَأَ الْمِیْزَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا تَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا تَکَرَّرَ الْجَدِیْدَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ مِنَ الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ یُنْفَخُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْعَطِیَّاتِ وَ الْخَیْرَاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْمِعْرَاجِ وَ الْقَدَرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عِنْدَ ذِکْرِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا

صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ رَبَّنَا اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی اسْمِهٖ فِی الْاَسْمَآءِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ وَ عَلٰی رُوْحِهٖ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی قَلْبِهٖ فِی الْقُلُوْبِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ وُضِعَ وَرُفِعَ ذِکْرُهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ عُرِضَ لَهُ الْبِحَارُ وَ عَجَائِبُهَا وَحِیْتَانُهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ عُرِضَ لَهُ النَّارُ بِاَبْدَانِهَا وَدَرَکَاتِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ هُوَ صَاحِبُ الْمَوْقِفِ الْمُعَظَّمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ بُعِثَ فِی الظُّلَمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَشَفَ عَنْ اُمَّتِهِ النِّقَمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ هُوَ رَسُوْلُ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ هُوَ الْوَفِیُّ بِالْعُهُوْدِ وَ الذِّمَمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ سَبَقَتْ اُمَّتُهُ الْاُمَمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ اُوْتِیَ جَوَامِعَ الْکَلِمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ انْتَظَمَ بِوُجُوْدِهِ الْعَالَمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۣ اَلَّذِیْ عَلَتْ کَلِمَتُهُ الْکَلِمَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۣ اَلَّذِیْ هُوَ شَافِی السَّقَمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَنْ لَّمْ یَضِلَّ وَ مَا غَوٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ اَوْحٰی اِلَیْهِ رَبُّهُ مَآ اَوْحٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍمَّنْ لَّمْ یَنْطِقْ عَنِ الْهَوٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ نَطَقَ وَحْیًا یُّوْحٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ عَلَّمَهُ شَدِیْدُ الْقُوٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ دَنٰی فَتَدَلّٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ کَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ صَدَّقَ فُؤَادُهُ مَا رَاٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ کَسَرَ اللَّاتَ وَ الْعُزّٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّمْ یُؤْثِرِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ بَلَغَتْ مَنَایَهُ الْمُنٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ وَّعَدْتَّهُ اَنْ یَّرْضٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ هَدَیْتَهُ فَاهْتَدٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ جَزَیْتَهُ بِالْحُسْنٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ نَهَیْتَهُ فَانْتَهٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ کَانَ فُؤَادُهُ اَوْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ رَّبُّهُ خَلَقَ الذَّکَرَ وَ الْاُنْثٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ رَّبُّہٗ رَبُّ الشِّعْرٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ اَبَارَ رَبُّہٗ قَوْمًا طَغٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ زَارَہٗ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ رَّبُّہٗ اَھْلَكَ عَادَ نِ الْاُوْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ نَزَلَ عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ بَلَغَ عِنْدَ جَنَّۃِ الْمَاْوٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ مَّا زَاغَ بَصَرُہٗ وَ مَا طَغٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ عَلِمَ الصُّحُفَ الْاُوْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّہُ الْاٰخِرَۃُ وَ الْاُوْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّہُ دَارٌ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّہُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّنْ لَّہُ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْکَائِنَاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُّعْجِزِ الْمَوْجُوْدَاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَرْفُوْعِ اِلَی الْعَلَاقِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَحْمُوْلِ عَلَی الْبُرَاقِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ اِلٰی خَیْرِ الْاُمَمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ بِاَکْرَمِ الصِّفَاتِ وَالشِّیَمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الشَّمْسِ الطَّالِعِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّجْمِ السَّاطِعِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُؤَیَّدِ بِالنَّصْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الرَّحِیْمِ عَلَی الْاُمَّةِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَاشِفِ الْغُمَّةِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْقَائِدِ اِلَی الْجَنَّةِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ الْمَلِكِ الْمَنَّانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ الْمَلِكِ الدَّیَّانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَحْمُوْدِ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَشْهُوْدِ فِی الْبُلْدَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ اِلٰی کَافَّةِ الْاِنْسَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَصُوْنِ عَنِ الْخِذْلَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمَعْصُوْمِ عَنِ الْکُفْرِ وَ الطُّغْیَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّاطِقِ بِالْقُرْاٰنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْوَاعِظِ بِالْقُرْاٰنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْقَارِئِ بِالْقُرْاٰنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ هَادِی الْاِنْسِ وَالْجَانِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْوَاهِبِ اللُّؤْلُؤِ وَ الْمَرْجَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْغَالِبِ بِالسُّلْطَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الظَّاھِرِ بِالْبُرْھَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الدَّافِعِ لِلْکُفْرِ وَ الطُّغْیَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْعَابِسِ عَنِ الْکِذْبِ وَ الْبُھْتَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْمُنْجِیْ عَنِ النِّیْرَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْمُبَلِّغِ اِلَی الْجِنَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن مُرْتَفِعِ الشَّانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن النَّاشِرِ بِلَا کِتْمَانٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الثَّابِتِ عَلَی الثُّکْلَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الدَّاعِیْ اِلَی الْاِیْمَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْمَلِیْحِ الْوَجْهِ وَ الْبَیَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الصَّافِحِ عَنِ اَھْلِ الْعُدْوَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْمَاحِیْ الْبِدْعَةِ وَ الْعِصْیَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْهَتْلَانِ الْاَجْفَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْمُرَغِّبِ اِلَی الْخَیْرَاتِ الْحِسَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْکَلِیْمِ الْمَلِكِ الْمَنَّانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْفَصِیْحِ اللِّسَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْبَدِیْعِ الْبَیَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن الْعَجِیْبِ الْبَیَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْعَدِيْمِ الْاَقْرَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْعَمِيْمِ الْاِحْسَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الطَّوِيْلِ الْاَحْزَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُعْطِي الْاَمَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُؤْنِسِ الْاِنْسَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُثَقِّلِ الْمِيْزَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمَرْفُوْعِ الشَّانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُكَرَّمِ بِالرَّوْحِ وَ الرَّيْحَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُعْجِزِ الْخَلْقَ عَنِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْفَصِيْحِ الْكَلَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْفَقِيْهِ الْعَلَّامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الشَّفِيْعِ لِكُلِّ الْاَنَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْبَدْرِ التَّمَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُطَهَّرِ مِنَ الْاٰثَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُبَشِّرِ بِالْمَقَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِي الشَّرْعِ وَ الْاَحْكَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِي الْجُوْدِ وَ الْاِكْرَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ذِي الْعَفْوِ وَ الْاِنْعَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ الْكِرَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذِی الْقَلْبِ السَّلِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذِی الْوِرْدِ الْمُسْتَقِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذِی الْعَطَآءِ الْجَسِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذِی الْجَنَّةِ النَّعِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ السَّیِّدِ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ الْمَلِكِ الْقَدِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذِی الْکَرَمِ الْعَمِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذِی الْعِزَّةِ الْمُقِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ السَّیِّدِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ
اَللّٰھُمَّ اَعْطِنَا الْمَرَامَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِ کْرَامِ
یَا ذَا الطَّوْلِ وَ الْاِنْعَامِ

حصۂ چہارم

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ اللِّوَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ الْفُقَرَآءِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِيْنَ الضُّعَفَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْكَوْثَرِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاَيُّهَا الشَّفِيْعُ الْاَكْبَرُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا يَبْقٰى مِنَ التَّحِيَّةِ شَيْءٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا يَبْقٰى مِنَ الْبَرَكَاتِ شَيْءٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا يَبْقٰى مِنَ الصَّلٰوةِ شَيْءٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا يَبْقٰى مِنَ التَّحَنُّنِ شَيْءٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِذَا ذَكَرَهُ الْاَبْرَارُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ صَلٰوةُ اللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِه وَ اَنْبِيَآءِه وَ رُسُلِه وَ جَمِيْعِ خَلْقِه عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ عَلٰٓى اٰلِه وَ اَصْحَابِه وَ اَزْوَاجِه وَ ذُرِّيَّتِه وَ اَهْلِ بَيْتِه وَ عِتْرَتِه اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جِبْرَآءِيْلَ وَ مِيْكَآءِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ وَ عِزْرَآءِيْلَ وَ مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ وَّ عَلٰى حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ كُلِّ وَقْتٍ وَّ حَالٍ وَّ زَمَانٍ عَدَدَ مَا

خَلَقْتَ وَ اَضْعَافَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِاَضْعَافٍ لَّا يُحْصِيْهَا غَيْرُكَ اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِيْدُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا يَنْقَطِعُ مَدُّهَا وَ لَا يُحْصٰى عَدُّهَا صَلٰوةً تَشْحَنُ الْهَوَآءَ وَ تَمْلَاُ الْاَرْضَ وَ السَّمَآءَ وَ صَلِّ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ حَتّٰى تَرْضٰى بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

درود شفا

یہ درود شریف گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پر دم کیا جائے اسے شفا حاصل ہوگی۔ پیٹ کے مریض کو پانی پہ دَم کر کے پلایا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَآئِهَا وَ عَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَآئِهَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِيَآئِهَا وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ دَآئِمًا اَبَدًا ۝

ترجمہ: اے اللہ! درود، سلام اور برکت نازل کر ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو دلوں کا علاج اور ان کی دوا ہیں، جسموں کی عافیت اور ان کے لیے شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی روشنی ہیں اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر ہمیشہ ہمیشہ۔

درودِ شبِ جمعہ

جو شخص ہر جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا اسے موت کے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی، قبر میں داخل ہوتے وقت بھی اسے آپ کی زیارت ہوگی یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۝

ترجمہ: اے اللہ! درود، سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو نبیِ اُمّی، عالی قدر اور عظیم المرتبت محبوب ہیں اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر۔

درود جمعہ

جو شخص جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کے لیے ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ۨ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ۝

ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نازل فرما جو کہ نبیِ اُمّی ہیں اور آپ کی آل پر اور خوب سلامتی نازل فرما۔

درود شفاعت

جو شخص یہ درود پاک ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اس کے لیے روز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جائے گی۔ اگر کوئی شخص شب براءت

میں اس درود پاک کو اکیس ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کے رزق میں اضافہ ہوگا اور اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اس درود پاک کو چالیس (۴۰) دنوں میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھے تو ان شاء اللہ بہت جلد وہ زیارت سے مشرف ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؈

ترجمہ: اے اللہ درود وسلام اور برکت بھیج اپنے حبیب شفیع المذنبین اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر۔

درودِ سعادت

اس درود پاک کو پڑھنے سے دین و دنیا میں سعادت حاصل ہوتی ہے اس لیے اسے درودِ سعادت کہتے ہیں۔ اس درود پاک کو ایک بار خلوص دل سے پڑھنے والے کو چھ لاکھ درود پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اور اسے ہر جمعہ کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنے والے کو ایسے کاموں کی توفیق ہوتی ہے جن سے اس کا نام دنیا میں زندہ رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ؈

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اس تعداد کے مطابق جو تیرے علم میں ہے ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہے۔

درودِ حل المشکلات

یہ درود پاک مشکلات کو آسان کرنے کے لیے بہت مؤثر ہے۔اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشا کی نماز کے بعد تازہ وضو کرکے دو رکعت نماز نفل پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ فارغ ہونے کے بعد قبلہ کی طرف منہ کرکے ایسی جگہ پر بیٹھے جہاں سوجانا ہو اور صدق دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم پڑھے، اس کے بعد دو زانو باادب بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں۔ اس درود پاک کو سو بار، دو سو بار، تین سو بار غرضے کہ پڑھتا جائے۔ جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ پر قبلے کی طرف منہ کر کے سو جائے، جب رات کے اخیر میں بیدار ہو تو پھر اسی جگہ باادب بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے، پڑھتے وقت اپنی حاجت کا تصور کرے۔ ان شاء اللہ ایک رات میں یا تین راتوں میں حاجت پوری ہو جائے گی۔ آخری رات جمعہ کی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کے علاوہ کسی وقت بھی یہ درود ہزار بار پڑھنا بہت مجرب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِكْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود، سلام اور برکت نازل فرما۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میری مدد کیجیے میری کوشش تنگ ہو چکی ہے۔

دعائیں

دعا کی اہمیت وفضیلت

جب بندہ بے کس و بے بس ہو جاتا ہے، اسے چاروں طرف سے پریشانیاں گھیر لیتی ہیں،کوئی چارۂ کار نظرنہیں آتا، ہر حیلہ ناکام ہونے لگتا ہے، ہر طرف سے ناکامیاں اسے گھیر لیتی ہیں اور بچنے کی کوئی سبیل نظرنہیں آتی تو اس کے لیےاس مصیبت سے چھٹکارے کا ایک ہی راستہ بچتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نمناک آنکھوں سے اپنے معبود کی بارگاہ میں اپنا ہاتھ پھیلا لے، گڑگڑا کر اسے اپنا روداِدِ غم سنائے اوراسی سے اس اندوہناک کیفیت سے چھٹکارا دینے کا سوال کرے۔وہ دعائیں سنتا ہے، دست گیری کرتا ہےاورغم واندوہ سے نجات بھی عطافرماتا ہے۔

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شب و روز کے معمولات میں دعائیں بھی شامل ہیں اور ہر کام کے شروع اور اختتام پر حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعدد دعائیں بھی منقول ہیں جن کے پڑھنے سے ہمیں جہاں سنتوں پر عمل کا ثواب ملتا ہے وہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارا کام آسان بھی فرماتا ہے۔

دعا کی مقبولیت کے اسباب

ہم اپنی ضرورتوں کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں کرتے ہیں، ہماری بہت سی دعائیں مقبول ہو جاتی ہیں اور بعض دعائیں رد بھی کر دی جاتی ہیں۔اگر ہمیں یہ معلوم ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی مقبولیت کے کیا اسباب ہیں اور ان کی رعایت کے ساتھ ہم دعا کریں تو یقین ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آداب دعا جس قدر ہیں سب اسبابِ اِجابت ہیں کہ ان کا اجتماع ان شاء اللہ مُورثِ اِجابت ہوتا ہے بلکہ ان میں بعض بمَنزِ لہٗ شرط ہیں جیسے حضورِ قلب اور نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اور بعض دیگر نیکیاں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بزرگوار حضرت علامہ نقی علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ" میں دعا کی مقبولیت کے متعدد اسباب تحریر کیے ہیں۔ اختصارًا لکھے جارہے ہیں:

(۱) دل کو حتی الامکان دوسروں کے خیالات سے پاک کرے۔

(۲) بدن ولباس ومکان پاک ونظیف وطاہر ہوں۔

(۳) دعا سے پہلے کوئی عملِ صالح کرے کہ خدائے کریم کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو۔ صدقہ خاص طور پر پوشیدہ طور پر کرنا زیادہ اثر رکھتا ہے۔

(۴) کھانے پینے لباس وکسب میں حرام سے احتیاط کرے کہ حرام کھانے والے اور حرام کام کرنے والے کی دعا اکثر رد ہوتی ہے۔

(۵) دعا سے پہلے گزشتہ گناہوں سے توبہ کرے۔

(۶) وقتِ کراہت نہ ہو تو دو رکعت نماز خلوصِ قلب سے پڑھے۔

(۷) دعا کے وقت باوضو قبلہ رُو باادب دوزانو بیٹھے یا گھٹنوں کے بل کھڑا ہو۔

(۸) اعضا کو خاشع اور دل کو حاضر کرے۔

(۹) نگاہ نیچی رکھے۔

(۱۰) دعا کے لیے اول وآخر حمدِ اِلٰہی بجا لائے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو

دوست رکھنے والا نہیں، تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا اور بے شمار عطا فرماتا ہے۔
(حمد کا مختصر وجامع کلمہ "لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ" اور "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ" ہے۔)

(۱۱) اول وآخر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کے آل واصحاب پر دُرود بھیجے کہ درود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے اور پروردگار کریم اس سے برتر کہ اول وآخر کو قبول فرمائے اور درمیان کورد کردے۔

(۱۲) شروع میں اللہ عزوجل کو اس کے محبوب ناموں سے پکارے۔ خصوصًا "يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ" کہے۔ پانچ مرتبہ "يَارَبَّنَا" کہنا بھی مؤثر ہے۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ کے اسماوصفات اوراس کی کتابوں خصوصًا قرآن اور ملائکہ وانبیاے کرام بالخصوص حضور سیّد الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کے اولیا واصفیا خصوصًا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے توسّل اور انھیں اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لیے وسیلہ بنائے کہ محبوبانِ خدا کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱۴) اپنی عمر میں جو نیک عمل خلوص کے ساتھ اللہ کی رضا جوئی کے لیے کیا ہو اُس سے توسل کرے کہ رحمتِ الٰہی کا سبب ہے۔

(۱۵) بہ کمالِ ادب ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر سینے یا شانوں یا چہرے کے مقابل لائے یا پورے اٹھائے یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہو۔

(۱۶) ہتھیلیاں پھیلی رکھے اور ہاتھ کھلے رکھے، کپڑے وغیرہ سے پوشیدہ نہ ہوں۔

(۱۷) دعا نرم وپست آواز سے ہو کہ اللہ تعالیٰ سمیع وقریب ہے جس طرح چلّانے سے سنتا ہے اسی طرح آہستہ بھی سنتا ہے۔

(۱۸) دعامیں تکرار چاہیے کیوں کہ بار بار مانگنا سچی تڑپ پر دلیل ہے۔

(۱۹) دعا معنی کو سمجھنے کے ساتھ ہو۔

(۲۰) کوشش کرے کہ آنکھوں سے آنسو چھلک جائیں کہ قبولیت کی دلیل ہے۔ رونا نہ آئے تو رونے کی طرح مُنہ بنائے کہ نیکوں کی صورت بھی نیک ہے۔

(۲۱) دعا عزم و جزم یعنی پختہ ارادے اور یقین کے ساتھ ہو، یوں نہ کہے کہ الٰہی! تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ سے اپنی کُل حاجتیں مانگے۔

(۲۳) جب اپنے لیے دعا مانگے تو سب اہلِ اسلام کو اس میں شریک کر لے۔ ساتھ ہی والدین و مشائخ کے لیے بھی ضرور دعا کرے۔ سنّت یوں ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا مانگے، پھر والدین و دیگر اہلِ اسلام کو شریک کرے۔

(۲۴) جہاں تک ہو سکے دعا کی قبولیت کے اوقات اور جگہوں کی رعایت کرے۔

(۲۵) آمین پر ختم کرے کہ دعا کی مُہر ہے۔

(۲۶) دعا سے فارغ ہونے کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے کہ وہ خیر و برکت جو بذریعۂ دعا حاصل ہوئی اشرفُ الاعضاء یعنی چہرے سے مَس ہو۔

(۲۷) دعا کے قبول میں جلدی نہ کرے۔

(۲۸) اپنے گناہ و خطا پر نظر کر کے دعا کو ترک نہ کرے کہ شیطان کی بھی دعا قبول ہوئی اور اسے قیامت تک مہلت ملی۔

(۲۹) تندرستی و خوشی و فراغ دستی کی حالت میں دعا کی کثرت کرے تا کہ سختی و رنج میں بھی دعا قبول ہو۔

(۳۰) دعا تنہائی میں کرے۔

(۳۱) جب دعا کا ارادہ ہو تو پہلے مسواک کر لے کہ اب اپنے رب سے مناجات کرے گا، ایسی حالت میں منہ کی بدبو سخت ناپسند ہے۔

(۳۲) جہاں تک ہو سکے عربی زبان میں دعا کرے۔

(۳۳) تنہا اپنی دعا پر قناعت نہ کرے بلکہ نیک لوگوں، بچوں، مساکین اور بیوہ عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کر کے ان سے بھی دعا چاہے کہ قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔

دُعا قبول نہ ہونے کے اسباب

حضرت شقیق بن اِبراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ حضرت اِبراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بصرہ کے بازار سے گزر رہے تھے کہ لوگ ان کے ارد گرد اکٹھا ہو گئے اور پوچھنے لگے:

اے ابو اسحاق! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: **اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ**۔ (مجھے پکارو میں تُم لوگوں کی پُکار سنوں گا۔) اور ہم مدتوں سے اسے پکار رہے ہیں لیکن ہماری دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے بصرہ والو! تُم لوگوں کے دِل دس چیزوں میں مر چکے ہیں: پہلی چیز یہ ہے کہ تُم لوگوں نے اللہ کے بارے میں جانا لیکن اس کا حق ادا نہیں کیا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ تُم لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہو لیکن اُس پر عمل نہیں کرتے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ تُم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا دعوٰی کرتے ہو لیکن اُن کی سُنّت کو چھوڑ دیتے ہو۔ چوتھی چیز یہ ہے کہ تُم لوگ شیطان سے دُشمنی کا دعوٰی

کرتے ہو لیکن عملی طور پر اُس کی موافقت کرتے ہو۔ پانچویں چیز یہ ہے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ہمیں جنّت حاصل کرنا پسند ہے لیکن اس کے لیے کام نہیں کرتے۔ چھٹی چیز یہ ہے کہ تُم لوگ کہتے ہو ہم جہنم میں جانے سے ڈرتے ہیں لیکن اپنے آپ کو اُس کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ ساتویں چیز یہ ہے کہ تُم لوگ کہتے ہو کہ موت حق ہے لیکن اس کے لیے تیاری نہیں کرتے۔ آٹھویں چیز یہ ہے کہ اپنے مُسلمان بھائیوں بہنوں کی خامیاں تلاش کرنے اور اُنھیں بڑھا چڑھا کر اُن کی تشہیر کرنے میں مشغول رہتے ہو اور اپنی خامیوں کو معمولی سمجھتے ہو۔ نویں چیز یہ ہے کہ اپنے رب کی نعمتیں کھاتے پیتے اور استعمال کرتے ہو لیکن اس کا شکر ادا نہیں کرتے نہ زبان سے اور نہ عمل سے۔ دسویں چیز یہ ہے کہ تُم لوگ اپنوں کے مردے تو دفناتے ہو لیکن ان مرنے والوں کی زندگی اور موت سے کچھ سبق حاصل نہیں کرتے۔

انسان کا دعا کرنا اور خداوند عالم سے راز و نیاز کرنا یہ بھی توفیق الٰہی کی وجہ سے ہے چاہے اس کی دعا مستجاب ہو یا نہ ہو، کیوں کہ ہر کسی کو بارگاہ الٰہی میں شرفیاب ہونے اور حضرت حق سے گفتگو کرنے کی توفیق نہیں ہوتی اور یہ خود ایک دعا کرنے والے کے لیے بہترین چیز ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود روایات میں دعا کے مستجاب نہ ہونے کی بہت سی وجوہات بیان ہوئی ہیں:

(۱) کام کرنے کے لیے سعی و کوشش نہ کرنا اور دعا پر اکتفا کرنا۔

(۲) گناہوں کا ارتکاب۔

(۳) والدین کی نافرمانی۔

(۴) باطنی نجاست۔

(۵) نفاق۔

(۶) نماز میں سستی۔

(۷) نیکی اور صدقہ نہ کرنا

(۸) بدزبانی۔

(۹) مومنین اور دوستوں کے لے بددعا کرنا۔

(۱۰) فقط مشکلات اور پریشانی میں دعا کرنا۔

(۱۱) حرام اور ناپاک غذاؤں کا استعمال۔

یہ نکتہ جاننا ضروری ہے کہ دعا کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان کام نہ کرے، کیوں کہ اس صورت میں دعا کرنے والے کی دعا مستجاب نہیں ہوتی۔

حضرت ابو القاسم حُبُلی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھ جائے اور کہے: مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، میرے پاس میرا رزق آجائے گا۔ آپ نے فرمایا: یہ نِرا جاہل ہے۔

بہت سے گناہ دعا کے قبول نہ ہونے کا سبب بن جاتے ہیں۔ مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی دعا کے قبول نہ ہونے کی شکایت کی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمھاری دعا کس طرح قبول ہو جب کہ تم نے اس کے راستوں کو بند کر دیا ہے۔ اپنے اعمال کی اصلاح کرو، اپنے نفس کو خالص کرو، امر بالمعروف و نہی عن المنکر انجام دو، اس وقت خداوند عالم تمھاری دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔

اگر کوئی شخص کسی مومن یا اپنے دوستوں کے لیے بددعا کرے اور بغیر کسی وجہ کے ان کا برا چاہے تو اس کی دعا اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتی۔

اگر کوئی شخص خوشی اور آسائش کے وقت خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا نہ کرے اور

فقط مشکلات اور پریشانی میں خدا سے دعا کرے تو ممکن ہے کہ اس کی دعا قبول نہ ہو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خداوند عالم مشکلات اور پریشانی میں تمھاری دعاؤں کو قبول کرے تو خوشی اور آسائش و آرام کی زندگی میں خدا کو فراموش نہ کرو۔

حرام اور مشتبہ روزی کھانے والے کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ اس لیے ہمیں اپنے کھانے پینے میں بھی اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہمارے پیٹ میں کوئی حرام لقمہ نہ جائے۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے پیٹ میں حرام کا ایک لقمہ چلا گیا تو چالیس دن تک اس کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

دعا مانگنے کا طریقہ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کسی غافل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ اس لیے دعا یقینِ کامل اور قطعیت کے ساتھ مانگی جائے۔ بس دل میں یہ یقین ہو کہ اللہ رب العالمین ہے، وہ دعا کو سنتا بھی ہے اور قبول بھی کرتا ہے، وہ صرف اس کی دعا نہیں سنتا جو اس سے غافل اور بے پروا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے کہ اے اللہ! تُو اگر چاہے تو مجھے بخش دے، تُو چاہے تو مجھ پر اپنی رحمت فرما اور تُو چاہے تو مجھے روزی عطا فرما بلکہ اپنی جانب سے پورے عزم اور قطعیت سے اللہ سے دعا مانگے اور یقین کر لے کہ بے شک وہی جو چاہے گا کرے گا، کوئی بھی ایسا نہیں جو اس پر زور ڈال کر اس سے اپنا کام کروا سکے۔

سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے قریب تر ہوتا ہے، اس لیے بہتر ہے کہ سجدے کی حالت میں اس سے دعا مانگی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے، پس تم اس حالت میں خوب دعا مانگا کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ جب نیند کا غلبہ ہو تو ذکر کرو اور نماز ملتوی کر دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ نیند کے عالم میں بد دعا نکل جائے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ دعا کرنے سے قبل وضو کر لیا جائے پھر قبلہ رخ ہو کر دو زانو بیٹھیں، دعا شروع کرنے سے قبل اللہ کی جانب لو لگائی جائے، دل کو حتی الامکان دنیوی خیالات سے پاک کر لیا جائے اور اعضا کو عاجزی کے انداز میں رکھا جائے۔ انفرادی دعا کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ آہستہ ہو۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے ستّر درجے افضل ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے ہاتھ اٹھا کر ایسے دعا مانگا کرو کہ ہتھیلیوں کا رخ سامنے ہو، ہاتھ الٹے کر کے نہ مانگا کرو اور جب دعا کر چکو تو دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔

دعا مانگتے وقت ہمیشہ گزشتہ گناہوں سے مغفرت اور موجودہ اور آئندہ زمانے کے گناہوں سے تحفظ کے سوا اور کچھ نہ مانگا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اچھی اطاعت وعبادت، شریعت کے احکام پر عمل درآمد، نافرمانیوں سے بچاؤ، اللہ کی رضا پر راضی رہنا، سختیوں پر صبر، نعمتوں کی زیادتی اور ان کا شکر اور ایمان کے ساتھ مرنے کی دعا کی جائے۔ یہ دعا کی جائے کہ آخرت میں انبیا، صدیقین، شہدا و صالحین کا ساتھ ملے۔

اپنے رب کے حضور جب بھی دعا مانگیں تو خوب رغبت سے مانگیں۔ دعا مانگتے وقت

کوئی چیز ایسی نہ مانگیں جس میں گناہ ہو۔ اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں، دعا کے بعد اس کی قبولیت پر پورا یقین رکھیں۔

دعا کی قبولیت کے مخصوص اوقات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علامہ نقی علی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریر فرمودہ کتاب ''اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ'' کی شرح بہ نام ''ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ'' فرمائی ہے۔ اس میں دعا کی قبولیت کے متعدد اوقات کا ذکر ہے، فائدے کے لیے یہاں اجمالاً ذکر کیے جارہے ہیں:

(۱) شب قدر (۲) روز عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد (حاجی اور غیر حاجی دونوں کے لیے (۳) رمضان المبارک کا پورا مہینہ (۴) شب جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) (۵) جمعہ کا دن (۶) آدھی رات گزرنے کے بعد (۷) سحر کے وقت (۸) ساعتِ جمعہ یعنی غروب شمس سے پہلے تک (۹) بدھ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان (۱۰) مسجد کی طرف جاتے وقت (۱۱) اذان کے وقت (۱۲) تکبیر کے وقت (۱۳) اذان واقامت کے درمیان (۱۴) جب امام وَ لَا الضَّآلِّیْنَ کہے (اس وقت آمین کہی جائے) (۱۵-۱۹) پانچوں فرض نمازوں کے بعد (۲۰) سجدے میں (۲۱) قرآنِ مقدس کی تلاوت کے بعد (۲۲) توجہ سے قرآن شریف سننے کے بعد (۲۳) قرآن کریم کے ختم کے بعد (۲۴) جہاد میں صف باندھنے کے بعد (۲۵) جب کفار سے لڑائی بالکل جوش میں ہو (۲۶) آبِ زمزم پی کر (۲۷) افطار کے وقت (۲۸) بارش کے وقت (۲۹) جب مرغ اذان دے (۳۰) مسلمانوں کے مجمع میں (۳۱) اللہ اور اس کے

رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ذکر کی محفل میں (۳۲) مسلمان میت کے پاس، خصوصًا جب اس کی آنکھیں بند کریں (۳۳) جب دل میں رقّتِ پیدا ہو (۳۴) سورج ڈھلنے کے وقت (۳۵) رات کو نیند سے بیدار ہو کر (۳۶) سورۂ اخلاص پڑھ کر (۳۷) ماہِ رجب کی چاند رات (۳۸) شب براءت (۳۹) عید الفطر کی رات (۴۰) عیدالاضحیٰ کی رات (۴۱) رات کی پہلی تہائی میں (۴۲) رات کی آخری تین تہائی (۴۳) اذان کے وقت حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد (۴۴) سورۂ انعام کی تلاوت کے وقت جب ''مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ ؕ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ'' پر پہنچیں تو دونوں لفظ ''اللہ'' کے درمیان (۴۵) بخاری شریف پڑھنے کے دوران جب اصحابِ بدر کے اسما کا باب آئے۔

یہ اوقات ذکر کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت مصنف علام قدس سرہٗ کا وہ چھتیس ذکر کر کے وَغَیْرُ ذٰلِکَ فرمانا خود بتاتا تھا کہ انھیں میں حصر نہیں بلکہ اور بھی ہیں، تو فقیر کا یہ نو بڑھانا اسی کلمۂ وغیر ذٰلک کی شرح تھی اور ہنوز حصر نہیں''۔ (ص:۱۲۷)

اس سے پتہ چلا کہ دعا کی قبولیت کے یہ جو اوقات بیان کیے گئے ہیں، مشہور تر ہیں ان کے علاوہ بھی اور اوقات ہیں جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ویسے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے کرم اور بندے کے اخلاص اور خشوع پر بھی دعا کی قبولیت موقوف ہے۔ اگر اخلاص اور خشوع کے ساتھ دعا نہ کی جائے تو ان اوقات میں بھی قبولیت کے امکانات کم ہیں اور اگر اخلاص وخشوع کے ساتھ کی جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جب چاہے دعائیں قبول فرمالے گا۔

دعا کی قبولیت کے مقامات

اللہ تعالیٰ بندوں سے ان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور پکارنے والا اسے جہاں سے بھی پکارے وہ اس کی پکار سنتا ہے مگر بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص فضل وکرم اور اس کی مخصوص رحمتیں جھما جھم برستی ہیں لہٰذا ایسے مقامات مقدسہ پر اللہ عزوجل دعائیں جلد قبول فرماتا ہے۔

(۱) مَطاف، یعنی کعبۂ معظّمہ کے اِرد گرد کا وہ حصہ جس میں طواف کیا جاتا ہے۔

(۲) ملتزم، یہ کعبۂ مقدسہ کی مشرقی دیوار کے جنوبی حصے کا نام ہے جو خانۂ کعبہ کے دروازے اور حجرِ اسود کے درمیان واقع ہے۔ یہاں لپٹ کر دعا کرنی چاہیے۔

(۳) مُستَجَار، کعبۂ معظّمہ کے رکنِ شامی اور رکنِ یمانی کے درمیان کا حصہ مستجار ہے۔

(۴) خانۂ کعبہ کا اندرونی حصہ۔

(۵) میزابِ رحمت کے نیچے۔

(۶) حطیم کے اندر۔

(۷) حجرِ اسود کے قریب۔

(۸) رکنِ یمانی کے پاس۔

(۹) مقامِ ابراہیم کے پیچھے۔

(۱۰) چاہِ زمزم کے پاس۔

(۱۱) صفا پہاڑی پر۔

(۱۲) مروہ پہاڑی پر۔

(۱۳) مسعٰی (سعی کے لیے مخصوص جگہ) میں، خصوصًا میلینِ اخضرین کے درمیان۔

(۱۴) میدانِ عرفات میں، خصوصًا موقفِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس۔

(۱۵) میدانِ مزدلفہ، خصوصًا جبلِ قُزح پر یا اس کے پاس۔

(۱۶) میدان منٰی میں۔

(۱۷) تینوں جمروں کے پاس۔

(۱۸) خانۂ کعبہ جہاں سے پہلی مرتبہ نظر آئے۔

(۱۹) مسجد نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں۔

(۲۰) جہاں ایک مرتبہ دعا قبول ہو گئی ہو وہاں۔

(۲۱) اولیا اور علما کی مجالس میں۔

(۲۲) مواجہِ اقدس کے پاس۔

(۲۳) منبرِ اطہر کے پاس۔

(۲۴) مسجدِ نبوی کے ستونوں کے قریب۔

(۲۵) مسجدِ قُبا شریف میں۔

(۲۶) مسجد فتح میں، خصوصًا بدھ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان۔

(۲۷) جو مسجد بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے، اس میں۔

(۲۸) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کنوؤں کے پاس۔

(۲۹) جبلِ اُحد کے پاس۔

(۳۰) جن جگہوں پر حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حیاتِ ظاہری میں تشریف لے گئے تھے، وہاں۔

(۳۱) جنۃ البقیع شریف کے مزارات۔

(۳۲) اُحد کے مزارات۔

(۳۳) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مقدس۔

(۳۴) حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مقدس۔

(۳۵) حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مقدس۔

(۳۶) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مقدس۔

(۳۷) حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مقدس۔

(۳۸) تمام اولیا، علما، صلحا رحمہم اللہ تعالیٰ کے مزارات اور خانقاہیں۔

دُعا کی قبولیت میں اسمِ اعظم کا اثر

حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے ساتھ جو بھی دعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ سے جو کچھ سوال کیا جائے وہ عطا فرماتا ہے، وہ اسم اعظم اس آیۂ مبارکہ میں ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تیری پاکی ہے، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔

(سورۂ انبیا، آیت: ۸۷)

حضرت عبداللہ بن بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ان الفاظ میں دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا أَحَدٌ۔

(ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس کی نہ کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔)

اس پر آقائے کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم ہے جس کے ساتھ اللہ سے جو بھی مانگا جائے عطا فرماتا ہے اور جو بھی دعا کی جائے قبول فرماتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تیری ہی سب تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، بہت مہربان، بہت زیادہ احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنے والا۔ اے جلال اور احسان والے!

ایک روایت میں یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ کے ساتھ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بھی آیا ہے۔

بعض دیگر کلمات:

وَ اِلٰھُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝

ترجمہ: اور تمھارا معبود ایک معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑی رحمت والا مہربان۔

الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝

ترجمہ: الٓمّٓ، اللہ ہے جس کے سوا کسی کی عبادت نہیں، آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔

ایک روایت میں ہے کہ اسمِ اعظم تین سورتوں میں ہے:

(۱) سورۂ بقرہ (۲) سورۂ آلِ عمران (۳) سورۂ طٰہٰ

دعاے مستجاب

یہ دعا روزانہ کم از کم ایک مرتبہ پڑھنی چاہیے، اگر روز نہ پڑھ سکیں تو ہفتے میں ایک بار پڑھیں، اگر ہفتے میں بھی نہ پڑھ سکیں تو مہینے میں ایک بار پڑھیں، اگر مہینے میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک دفعہ ضرور پڑھیں۔ اگر خود نہ پڑھ سکیں تو کسی دوسرے سے پڑھوا کر سن لیں۔ اس دعا کے پڑھنے والے کے لیے خداوندِ کریم دوزخ کے دروازے بند کر دے گا، جنت کے دروازے کھول دے گا اور خداے تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے گا تو وہ اسے عطا فرمائے گا۔ اس دعا کو پڑھنے والا سات چیزوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (۱) فقیری (۲) دنیا کی تکلیف (۳) جاں کنی کی تلخی (۴) عذابِ قبر (۵) منکر نکیر کے سوالات کے وقت ہونے والی دشواری (۶) قیامت کی سختی (۷) دوزخ کا عذاب اور اللہ تعالیٰ بہشت میں اسے اپنا دیدار نصیب کرے گا۔

جو کوئی اس دعا کو پڑھے گا یا اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو سر درد، آنکھ کے درد، کانوں کے درد، دانتوں کے درد، سینے کے درد، کمر کے درد، گھٹنوں کے درد، ہڈیوں کے درد وغیرہ جیسی تکلیفوں سے اسے راحت ملے گی۔ حمل کے آخری ایام میں عورت اپنے پاس رکھے تو اسے ولادت کے وقت آسانی ہو۔

اس دعا کی خاصیات بہت ہیں، یہاں مختصراً لکھی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمُصَوِّرُ الْحَكِیْمُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْبَصِیْرُ الصَّادِقُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الصَّمَدُ الْمَعْبُوْدُ
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

دعائے نصفِ شعبان المعظم

شعبان المعظم کی پندرہویں شب یا پندرہویں تاریخ میں یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں:

(۱) تین مرتبہ:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا يَا غَفُوْرُ.

(۲) ایک مرتبہ:

اِلٰهِىْ جُوْدُكَ دَلَّنِىْ عَلَيْكَ وَ اِحْسَانُكَ اَوْصَلَنِىْ اِلَيْكَ وَ كَرَمُكَ قَرَّبَنِىْ لَدَيْكَ، اَشْكُوْ اِلَيْكَ مَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ وَ اَسْئَلُكَ مَا لَا يَعْسُرُ عَلَيْكَ، اِذْ عِلْمُكَ بِحَالِىْ كَفَانِىْ عَنْ سُؤَالِىْ، يَا مُفَرِّجَ كَرْبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ، فَرِّجْ عَنِّىْ مَا اَنَا فِيْهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَ مَأْمَنُ الْخَآئِفِيْنَ ۝

اَللّٰھُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ، وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ، وَاَمَانُ الْخَآئِفِيْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِىْ عِنْدَكَ فِىْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَىَّ فِى الرِّزْقِ فَامْحُ، اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِىْ وَحِرْمَانِىْ وَطَرْدِىْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِىْ، وَ اَثْبِتْنِىْ عِنْدَكَ فِىْ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ، فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِىْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ، عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ، يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ، اِلٰهِىْ بِالتَّجَلِّى الْاَعْظَمِ، فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ، اَلَّتِىْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ، اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ، وَ اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

شب براءت کی دعائیں

شب براءت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدے کی حالت میں جو دعائیں مانگیں وہ یہ ہیں:

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ. اَعْفِرُ وَجْهِیْ فِی التُّرَابِ لِسَيِّدِیْ وَحَقَّ لَهٗ اَنْ يُّسْجَدَ.

ترجمہ: میں تیرے عفو ودرگزر کے ساتھ تیری سزا سے اور تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور تیرے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری ویسی تعریف نہیں کرسکتا جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی۔ میں اپنا چہرہ خاک آلود کرتا ہوں اپنے آقا کے لیے اور سجدہ اسی کے لیے روا ہے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا تَقِيًّا مِّنَ الشَّرِّ نَقِيًّا لَا جَافِيًا وَّلَا شَقِيًّا.

ترجمہ: اے اللہ! مجھے پرہیزگار دل عطا فرما، بُرائی سے پاک، نہ ظالم نہ بدبخت۔

خاص سجدے کی یہ دعا تھی:

سَجَدَ لَكَ خَيَالِیْ وَ سَوَادِیْ وَ اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ فَهٰذِهٖ يَدِیْ وَ مَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰی نَفْسِیْ يَا عَظِيْمُ يُرْجٰی لِكُلِّ عَظِيْمٍ يَا عَظِيْمُ اغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ. سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ.

ترجمہ: تیرے لیے میرے خیال اور میرے سراپا وجود نے سجدہ کیا اور تجھ پر میرا دل ایمان لایا۔تو یہ میرا ہاتھ تو تیرے حوالے ہے اور جو کچھ گناہ اس کے ذریعے میں نے کیے وہ بھی تیرے سپرد ہیں۔اے عظمت والے جس سے ہر بڑی مشکل میں امید لگائی جاتی ہے۔ اے عظمت والے بڑے گناہ معاف فرما۔میرے چہرے نے سجدہ کیا اس کو جس نے اسے پیدا کیا اور اس کے لیے کان آنکھ بنائے۔

نوٹ: اگر سجدے میں نہ کر سکیں تو بیٹھ کر (دیکھ کر) بھی دعا پڑھ سکتے ہیں۔اول وآخر درود شریف ضرور پڑھیں۔

نیچے لکھی ہوئی دعا دعاے محمدی ہے، یہ دعا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تعلیم فرمائی تھی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا کریم ہے، تو معافی کو پسند فرماتا ہے تو میری بخشش فرما۔

یہ دعا بھی پڑھنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے عفو، عافیت اور ہمیشہ کی بخشش چاہتا ہوں دین، دنیا اور آخرت میں۔

دعائے ختم القرآن

ختمِ قرآن کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ. اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ. وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًی وَّرَحْمَةً. اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَ عَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَ ارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَ اٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

دعائے گنج العرش

جوکوئی اس دعا کو پابندی سے روزانہ پڑھے گا اللہ تعالٰی اس کی روزی میں برکت عطا فرمائے گا۔ جسے اولاد نہ ہوتی ہو اکیس دن تک مشک اور زعفران سے لکھ کر میاں بیوی دونوں کو پلایا جائے ان شاءاللہ نیک اولاد ہوگی۔ اگر مقروض پڑھے تو اسے بارِ قرض سے بہت جلد سبک دوشی نصیب ہو۔ اگر کسی شخص پر جادو کردیا گیا ہو تو یہ دعا زعفران سے لکھ کر پہلی بارش کے پانی میں گھول کر اسے پلایا جائے، اس سے جادو کی کاٹ ہوگی۔ جو شخص روزانہ پابندی سے یہ دعا پڑھے گا اللہ تبارک و تعالٰی کے کرم سے اس کا دینی و دنیوی مطلوب حاصل ہو، اس کے مشکل کام آسان ہوں گے، رزق میں کشادگی ہوگی اور وہ دشمن، شیطان سے محفوظ ہوگا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْكَرِيْمِ الْحَكِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَوِيِّ الْوَفِيِّ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللَّطِيْفِ الْخَبِيْرِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الصَّمَدِ الْمَعْبُوْدِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَفُوْرِ الْوَدُوْدِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْوَكِيْلِ الْكَفِيْلِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّقِيْبِ الْحَفِيْظِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الدَّآئِمِ الْقَآئِمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْبَارِئِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَسِيْبِ الشَّهِيْدِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَلِيْمِ الْكَرِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْاَوَّلِ الْقَدِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَاضِىْ الْحَاجَاتِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّبِّ الْاَعْلٰى

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْبُرْهَانِ السُّلْطَانِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَلِيْمِ الْحَكِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّتَّارِ الْغَفَّارِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ الدَّيَّانِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَفُوْرِ الشَّكُوْرِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَظِيْمِ الْعَلِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَ الْعَظَمَةِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَلِيْمِ الْعَلَّامِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الشَّافِيْ الْكَافِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَظِيْمِ الْبَاقِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الصَّمَدِ الْاَحَدِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ خَالِقِ الْمَخْلُوْقَاتِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْخَالِقِ الرَّزَّاقِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْفَتَّاحِ الْعَلِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْغَنِيِّ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْهَيْبَةِ وَ الْقُدْرَةِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْكِبْرِيَآءِ وَ الْجَبَرُوْتِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّتَّارِ الْعَظِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ عَالِمِ الْغَيْبِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَمِيْدِ الْمَجِيْدِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَكِيْمِ الْقَدِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَادِرِ السَّتَّارِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَنِيِّ الْعَظِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَلَّامِ السَّلَامِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ النَّصِيْرِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَنِيِّ الرَّحْمٰنِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ قَرِيْبِ الْحَسَنَاتِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ وَلِيِّ الْحَسَنَاتِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الصَّبُوْرِ السَّتَّارِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْخَالِقِ النُّوْرِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَنِيِّ الْمُعْجِزِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْفَاضِلِ الشَّكُوْرِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغَنِيِّ الْقَدِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْمُبِيْنِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْخَالِصِ الْمُخْلِصِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ صَادِقِ الْوَعْدِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِي الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَوِيِّ الْعَزِيْزِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ عَلَّامِ الْغُيُوْبِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ سَتَّارِ الْعُيُوْبِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْغُفْرَانِ الْمُسْتَعَانِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ السَّتَّارِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الرَّحِيْمِ الْغَفَّارِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْغُفْرَانِ الْحَلِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ مَالِكِ الْمُلْكِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْبَارِئِ الْمُصَوِّرِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقُدُّوْسِ السُّبُّوْحِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ ذِی الْاٰلَآءِ وَ النَّعْمَآءِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَقْصُوْدِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰهِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوْحٌ نَجِیُّ اللّٰهِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اِسْمٰعِیْلُ	ذَبِیْحُ	اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	مُوْسٰی	کَلِیْمُ	اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	دَاوٗدُ	خَلِیْفَۃُ	اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	عِیْسٰی	رُوْحُ	اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَسُوْلُ	اللّٰہِ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ اَفْضَلِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبِنَا وَسَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

تحریک کے اجتماعات میں کی جانے والی دعائیں

تحریک سُنّی دعوتِ اسلامی کے معمولات میں سے ہے کہ اس کے اجتماعات کے اختتام پر اجتماعی ذکر و دعا کی جاتی ہے۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر بھی لاکھوں کا مجمع ایک ساتھ ذکر الٰہی کرتا ہے اور مخصوص انداز میں دعائیں کی جاتی ہیں۔ وہ دعائیں یہاں نقل کی جارہی ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
وَ عَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَ سَلَّمَ

میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! اب دعا کا وقت ہوا چاہتا ہے، اپنی اپنی آنکھوں کو بند کرلیں، گردن کو جھکالیں، دل و دماغ میں جتنے بھی تصورات وتخیلات آتے ہوں انھیں نکالنے کی کوشش کریں۔ اس کریم کے کرم پر قربان جایئے کہ اس نے توبہ کی توفیق بھی دی اور تصور ہی تصور میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربارِ گہربار میں حاضری کی سعادت بھی ہمیں عطا فرمائی۔

تصور کریں کہ ہمارا یہ قافلہ شہرِ نور کی طرف رواں دواں ہے، روے زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو مدینے جانے کی تڑپ نہ رکھتا ہو، مدینہ سے محبت نہ رکھتا ہو۔ اللہ رب العزت زندگی دے تو مدینے میں اور موت دے تو مدینہ میں۔

ہم جانتے ہیں کہ آقاے کریم رؤوف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے منگتوں کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے ،ان کی شان اتنی ارفع واعلیٰ ہے کہ مانگو تو بھی دیتے ہیں اور چپ رہو تو بھی عطا فرماتے ہیں۔ مخلوق میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کی جھولی میرے سرکار کے در سے نہ بھری جاتی ہو۔

آؤ! تصور ہی تصور میں اپنے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ کی طرف بڑھیں۔ یہ دیکھو! پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیارا شہر آ گیا، مسجدِ نبوی شریف کے مینار نظر آنے لگے، اس شہر پاک کی طرف بڑھتے چلو جس کی مٹی بھی لوگوں کے لیے شفا ہے۔ اس شہرِ پاک میں چلو جس شہرِ پاک کا ادب و احترام فرشتے بھی کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

کسی پریشان حال غموں میں ڈوبے ہوئے شخص کو اگر یقین ہو جائے کہ میرے غم کا ازالہ اور میری پریشانیوں کا علاج یقینی طور پر فلاں جگہ ہونے والا ہے تو جب وہ اس جگہ کے لیے روانہ ہوتا ہے اور وہ منزل اسے مل جاتی ہے تو جو خوشی اسے ہوتی ہے وہی کیفیت اپنی

بناتے ہوئے چلیں۔ یہ دیکھو! پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجدِ نبوی شریف آ گئی، باب البقیع کے پاس ادب کے ساتھ تصور ہی تصور میں اذنِ حضوری طلب کریں اور مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہو جائیں۔

یہ دیکھو! سنہری جالیوں کے سامنے گنہ گاروں اور منگتوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے، آؤ! انھی میں ہم بھی شامل ہو جاتے ہیں اور ادب و احترام کے سے تحفۂ درود و سلام پیش کرتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ

اب اپنے خالی ہاتھوں کو پھیلائیں اور رسولِ گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر آج تک کے کیے ہوئے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کریں۔ یاد رکھیں! اللہ تبارک و تعالیٰ کو توبہ کرنے والے بندے بہت پسند ہیں، میرا رب توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور وہ ہمارے دلوں کے حالات سے واقف بھی ہے۔ آؤ! سب سے پہلے اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کریں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ
مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

بارگاہِ رب العزت میں توبہ کرنے کے بعد معبود کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے

آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کریں:

میرے سرکار! رب اس وقت تک ہماری توبہ قبول نہ فرمائے گا جب تک آپ بھی ہمارے بخشش کی دعا نہ فرمادیں، آپ بھی ہماری مغفرت کی دعا نہ فرمادیں۔ میرے سرکار! میرے آقا! آپ کے پہلو میں آرام فرمانے والے سیدنا صدیقِ اکبر کی صداقت کا واسطہ، ان کی قربانیوں کا واسطہ، ان کی محبت کا واسطہ، ہم سب کی بخشش کی دعا فرمادیجیے، ہم سب کی نجات کی دعا فرمادیجیے، ہماری مغفرت کی دعا فرمادیجیے۔

میرے سرکار! گناہوں کی وجہ سے ہمارے دل کا قرار ختم ہو چکا ہے، گناہوں کی وجہ سے ہمارا سکون غارت ہو چکا ہے، گناہوں کی وجہ سے دنیا اور آخرت کے لیے ہم اپنے آپ کو جواب دہی کے معاملے میں بہت پریشان محسوس کر رہے ہیں۔ اگر آج آپ نے اپنے لبہائے مبارک کو جنبش دے دی تو مولیٰ ضرور ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

میرے سرکار! آپ رحمۃٌ للعالمین ہیں، آپ شفیعُ المُذنبین ہیں، آپ رؤف ورحیم ہیں۔ اُمتی کو معمولی سی بھی تکلیف ہو تو آپ بے چین و بے قرار ہو جاتے ہیں۔ آج آپ کے اُمتی کرب واضطراب کی وادیوں سے گزر رہے ہیں، غموں نے گھیر لیا ہے، گناہوں کے دلدل میں پھنس گئے ہیں، برائیوں نے اپنے دامن میں جکڑ لیا ہے۔ ہم تصور ہی تصور میں آپ کی بارگاہ میں عرض گذار ہیں، اگر آپ ہماری فریاد رسی نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟

میرے سرکار! آپ کو اپنی امت سے بے پناہ محبت ہے، ایک ماں جتنا اپنے بچے سے پیار کرتی ہے اس سے کئی گنا زیادہ آپ کو اپنی امت سے پیار ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں، ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی زندگی رب کی نافرمانی میں گزاری ہے، رب کے ارشاد کے خلاف اور آپ کے فرمودات کے خلاف ہم نے زندگی بسر کی ہے۔ ہم آج مجرم کی طرح

آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں، اس امید پر کہ آپ لبوں کو جنبش دے دیں گے تو مولیٰ ہماری خطاؤں کو معاف فرمادے گا۔

میرے سرکار! آج کا مسلمان رات گناہوں میں گزارتا ہے، رب کی نافرمانی میں گزارتا ہے۔ آپ کتنے مہربان ہیں کہ آپ کے امتی تو رات گناہوں میں گزاریں اور آپ پوری رات رب کی بارگاہ میں روتے روتے ہم سیہ کاروں کی بخشش کی دعا کرنے میں گزاریں۔آج ہم آپ کی بارگاہ میں بھیک مانگ رہے ہیں، ہم پر کرم کی نظر فرمادیں، ہم پر رحمت بھری نظر فرمادیں، ہم سیہ کاروں کی معافی کی دعا فرمادیں، بخشش کی دعا فرمادیں، نجات کی دعا فرمادیں۔

میرے سرکار! گناہوں کی وجہ سے ہمارے دل سیاہ ہوگئے ہیں، آپ ہم پر نظر کرم فرمادیں کہ ہمارے دل کی سیاہی مٹ جائے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

میرے سرکار! بے علم کو کون پوچھتا ہے، بے عمل کو کون پوچھتا ہے، بے ہنر کو کون پوچھتا ہے، گنہ گار کو کون پوچھتا ہے، نافرمان کو کون پوچھتا ہے۔ایک آپ ہی تو ہیں کہ ؎

کر کے تمھارے گناہ مانگیں تمھاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

میرے سرکار! میرے آقا! ہم سیہ کاروں کی خطاؤں کو نہ دیکھیں، ہم گنہ گاروں کے

گناہوں کو نہ دیکھیں، ہم بے عملوں کی بے عملی کو نہ دیکھیں، ہم کیسے ہی نکمے سہی لیکن آپ کے امتی ہیں۔ آج عالمی سطح پر مسلمان پریشانیوں کے شکار ہیں۔ کوئی بے روزگاری کا شکار ہے، کوئی قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے، کوئی بیماری میں ڈوبا ہوا ہے۔ آج رب کی توفیق سے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ میرے سرکار! ایسی کرم کی نظر فرما دیجیے کہ سب کی بگڑی بن جائے، سب کی پریشانیاں دور ہوجائیں، سب کے غم دور ہو جائیں، سب کی تکلیفیں دور ہوجائیں، ہم سب کی دنیوی پریشانیاں بھی دور فرما دیجیے اور آخرت کی تکلیف سے بھی ہمیں نجات کا پروانہ عطا فرما دیجیے۔

میرے سرکار! ہم آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں کسی عمل کو وسیلہ بنانے کی جسارت نہیں کر سکتے اس لیے کہ ہمارا کوئی عمل ریا سے خالی نہیں ہے، کسی عمل میں اخلاص نہیں ہے، کسی عمل کے بارے میں یقین نہیں ہے کہ وہ رب کی بارگاہ میں مقبول ہے یا نہیں۔ بس آپ کی بارگاہ میں عرض ہے ؎

تیری سرکار میں لاتا ہے رضؔا اس کو شفیع
جو مِرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

میرے سرکار! ہم پر کرم کی نظر فرما دیں، رحمت بھری نظر فرما دیں، شفقت بھری نظر فرما دیں، ہمیں اپنا بنالیں، اپنا غلام بنالیں، اپنی محبت کی چاشنی عطا فرما دیں، اپنی محبت کا جام عطا فرما دیں، سوئیں تو آپ کی محبت میں، اٹھیں تو آپ کی محبت میں، ہمارے دل و دماغ میں آپ کی محبت غالب ہوجائے، ہمیں اپنی محبت میں گم فرما دیجیے۔

(آقائے کریم رؤوف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بارگاہ میں التجا کرنے کے بعد اب معبودِ برحق کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:)

یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ! یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ! یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ! اِرْحَمْ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ، اِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ مُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ، یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ! یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ! یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ! اِقْضِ حَاجَاتِنَا بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَ حَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ۔

یا اللہ! یا رحمٰن! یا رحیم! تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں معروضات پیش کرنے کے بعد اب تیری بارگاہ میں التجا کرتے ہیں۔ تو قادرِ مطلق ہے، تو رحمٰن و رحیم ہے۔ اے میرے مولیٰ! تیرے بندوں کا تیری بارگاہ میں ہاتھ پھیلانا تجھے بہت پسند ہے، میرے کریم دنیا کے لوگوں کا معاملہ تو ایسا ہے کہ اگر کسی سے مانگو تو وہ ناراض ہو جاتا ہے لیکن تیری شان یہ ہے کہ تجھ سے نہ مانگیں تو تو ناراض ہوتا ہے۔ میرے کریم! آج مانگنے کے لیے ہم نے ہاتھ پھیلا دیے، اے میرے پالنہارِ حقیقی! تیرا ہی فرمان ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا

میرے کریم! اے اللہ! اے میرے پالنہارِ حقیقی! اے میرے معبودِ برحق! اے خالقِ ارض و سما! ہم آج تیری بارگاہ میں بھیک مانگنے کے لیے حاضر ہیں، تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعدہ بھی حق ہے اور تیرا وعدہ بھی حق ہے۔ اے اللہ! آج تیری بارگاہ میں بھیک مانگتے ہوئے ہم یہی عرض کرتے ہیں: مولیٰ! ہم سب کے گناہوں کو معاف فرما دے،

ہم سب کی خطاؤں کو معاف فرما دے، جانے ان جانے میں ہم سے جو بھی لغزش ہوئی ہے اسے معاف فرما دے۔تو ہی تو گناہوں کو چھپانے والا ہے،تو ہی غَفّار ہے۔ ہمارے دلوں میں گناہوں سے نفرت پیدا فرما دے۔

میرے کریم! آج ہم لوگ جب اپنی قوم کی نوجوان نسل کو انٹرنیٹ،آئی فون اور دیگر آلات کے ذریعے گناہوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ ہماری نوجوان نسل کو سمجھ عطا فرما اور انھیں اپنا دامن گناہوں کی آلودگی سے محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

میرے کریم! ہمیں اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو تیری بارگاہ میں کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔اگر تو حساب لے گا تو ہم میں حساب دینے کی طاقت نہیں ہے۔میرے مولیٰ! اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم سب کے گناہوں کو معاف فرما دے، ہماری خطاؤں کو معاف فرما دے۔

میرے مولیٰ! ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا فرما، تجھے راضی کرنے کی تڑپ پیدا فرما، ہم کبھی سجدوں کے ذریعے تجھے راضی کریں، کبھی تلاوتِ قرآن کے ذریعے، کبھی استغفار کے ذریعے اور کبھی تیری بارگاہ میں آنسو بہا کر تجھے راضی کریں۔

میرے کریم! تیرا کرم ہے، تیرا احسان ہے کہ تو نے ہمیں مانگنے سے پہلے ہی بہت کچھ عطا کر دیا ہے مگر ہم تیری نعمتیں کھا کر شیطان کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ہم اس بات پر بہت شرمندہ ہیں۔ ہم تیری بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما، ہم تیری نعمتیں کھا کر تجھے راضی کرنے کی کوشش کریں، ہم اپنی طاقت و قوت تیری عبادت میں صرف کریں، تیری اطاعت میں صرف کریں اور تیری عطا

کردہ زندگی کو ہم تجھے راضی کرنے میں گزاریں۔

مولیٰ! ہم آخرت کو بھول گئے ہیں، تیری بارگاہ کی حاضری کو بھول گئے ہیں، ہم اسی دنیا کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں، ہم دھوکے میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ میرے مولیٰ! ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ ہمارے سینوں کو دنیا کی محبت سے خالی فرما کر ان میں آخرت کی محبت بھر دے، ہمیں آخرت کے لیے کھیتی کرنے کی توفیق نصیب فرما، ہمیں دنیا میں ایسے کاموں کی توفیق عطا فرما جو ہمیں آخرت میں کام آئیں۔

میرے مولیٰ! بے نمازیوں کو شوقِ نماز نصیب فرما۔ نمازیوں کے ٹوٹے پھوٹے سجدوں کو قبول فرما۔ قرض کے بوجھ تلے دبے ہوؤں کو قرض سے رہائی نصیب فرما۔ غموں میں گھرے ہوئے لوگوں کے غموں کو دور فرما دے۔ جن کے کام نہ بنتے ہوں ان کے کاموں کو بنا دے۔ ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا ہے اور تجھ پر بھروسہ کرکے ہم نے تیری بارگاہ میں ہاتھ پھیلایا ہے۔ مولیٰ! کرم کی نظر فرما دے۔ بیماروں کو شفا نصیب فرما۔ تو ہی حقیقی شفا دینے والا ہے، تو اپنے کرم سے ہم میں جو بیمار ہیں ان سب کو شفا عطا فرما۔ بے روزگاروں کے لیے اسبابِ رزق پیدا فرما۔ جو برسرِ روزگار ہیں انھیں رزقِ حلال عطا فرما۔ جو بے اولاد ہیں انھیں نیک صالح اولاد عطا فرما۔ ہمارے ملک کو جملہ فسادات سے محفوظ فرما، اسے امن و امان کا گہوارہ بنا دے۔

میرے مولیٰ! ہم سب سے وہ کام لے جس سے تو اور تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہو جائیں۔ ہمیں مذہبِ مہذّب مذہبِ اہلِ سنت مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رکھ اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ فرما۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَتُبْ عَلَیْنَاؕ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝

اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ یَارَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ۝

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝

قرآنی دعائیں

جب بچہ کچھ کچھ بولنے لگتا ہے تو ماں باپ اسے بولنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھاتے ہیں اور جب وہ ماں باپ سے اپنی توتلی زبان میں کسی چیز کا مطالبہ کرنے لگتا ہے تو وہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اس کا مطالبہ پورا کرتے ہیں۔

بلاتمثیل اللہ تبارک وتعالیٰ ستر ماؤں سے زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔خود اس نے ہمیں دعا کرنے اور مانگنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھایا ہے۔اس کی رحمتیں تو پکار پکار کر کہتی ہیں: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ ترجمہ: تم مجھ سے مانگو میں تمھیں دوں گا۔

قرآنی آیات کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بہت سی دعائیں سکھائیں تاکہ ہم اس کے سکھائے ہوئے الفاظ میں اس سے سوال کریں اور اس کی رحمتیں ہمیں آگے بڑھ کر اپنی آغوش میں لے لیں۔ چند قرآنی دعائیں ملاحظہ فرمائیں:

دنیا و آخرت کی بھلائی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا کہ ہمارے لیے دعا کریں۔آپ نے ان کے لیے یہ دعا فرمائی۔انھوں نے مزید دعا کا تقاضا کیا تو آپ نے فرمایا: تم اور کیا چاہتے ہو؟ تمھارے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی تو مانگ چکا ہوں۔

(تفسیر القرطبی، حصہ دوم، ص:۴۳۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے: (صحیح بخاری، حصہ ہشتم، ص: ۸۳)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: اے ربّ ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (سورہ بقرہ، آیت: ۲۰۱)

شیطانی وسوسوں سے حفاظت کے لیے

حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں سوتے وقت پڑھنے کے لیے کچھ دعائیں تعلیم فرماتے تھے۔ ان میں شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے یہ دعا بھی شامل تھی: (الدر المنثور، حصہ ششم، ص: ۱۱۴)

رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ.

ترجمہ: اے میرے رب! تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے۔

(سورۂ مومنون، آیت: ۹۷)

خاتمہ بالخیر کی دعا

جب فرعون کے دربار میں جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں عاجز آکر ایمان لے آئے تو فرعون نے انھیں سخت انتقام کی دھمکی دی۔ ان لوگوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں انھیں ثابت قدم رکھنے اور ایمان پر خاتمہ فرمانے کی دعا ان الفاظ میں کی:

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ.

ترجمہ: اے رب ہمارے! ہم پر صبر اُنڈیل دے اور ہمیں مُسلمان اٹھا۔

(سورۂ اعراف، آیت: ۱۲۶)

مصیبت سے نجات کی دعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی تھی وہ دعا کوئی بھی مسلمان کرے تو قبولیت کا سبب ہوتی ہے۔ روایات میں ہے کہ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ''ہم اسی طرح مسلمانوں کو نجات دیتے ہیں'' لہٰذا جو مسلمان بھی اعترافِ ظلم کر کے دعا مانگے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔ (تفسیر القرطبی، حصہ ہشتم، ص: ۳۱۴)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ.

ترجمہ: کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔

(سورۂ انبیاء، آیت: ۸۷)

بیماری سے شفا

حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری سے نجات کی دعا ان الفاظ میں کی، ان میں آپ نے اپنا حالِ زار پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے رحم طلب کیا۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور معجزانہ طور پر آپ کی بیماری دور ہوگئی۔

رَبِّ اِنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ.

ترجمہ: اے میرے رب ! مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب رحم والوں سے بڑھ کر رحم والا ہے۔

نوٹ: قرآنی آیت میں لفظ رَبِّ نہیں ہے اور اِنِّی کی جگہ اَنِّی ہے، یہاں بہ طور دعا یہ الفاظ پڑھے جائیں گے۔

اللہ کے قہر سے بچنے کی دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی صفات میں یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ وہ پوری رات اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سجود و قیام میں گزار دیتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کے لیے یہ دعا کرتے ہیں:

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا.

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم سے پھیر دے جہنّم کا عذاب، بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (طوق) ہے۔ (سورۂ فرقان، آیت: ۶۵)

حسد اور کینے سے بچنے کے لیے

ایک صحابیِ رسول نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے بعد آپ نے فرمایا: یہ جنتی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تجسس ہوا کہ کس عمل کی بنیاد پر ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہوا؟ آپ فرماتے ہیں: میں اس شخص کے پاس جا کر مہمان بنا، اس نے میری خوب خاطر تواضع کی۔ میں نے رات میں تہجد پڑھی، وہ سوئے رہے۔ صبح میں نفل روزہ رکھا، انھوں نے نہ رکھا۔ آخر کار میں نے ان سے پوچھ ہی لیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے لیے جنت کی بشارت دی ہے، آپ اپنا وہ عمل تو بتاؤ جس

کی بنیاد پر آپ کو یہ شرف ملا ہے؟ انھوں نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سے پوچھ لیجیے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے ان کے عمل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے میری طرف سے جا کر کہو کہ اپنا عمل بتا دیں۔ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بتایا کہ میرے دو عمل ہیں۔ (۱) میری نظر میں دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے، جتنی مل جائے یا واپس چلی جائے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ (۲) میرے دل میں کسی کے خلاف حسد یا کینہ نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بلاشبہ آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم پر فضیلت دی ہے۔ (الدر المنثور، حصہ ہشتم ص: ۱۱۴-۱۱۵)

حسد اور کینے سے بچنے کی یہ دعا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو تعلیم فرمائی ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے رب ہمارے! بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔ (سورۂ حشر، آیت: ۱۰)

علمی ترقی کی دعا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعلیمِ اُمت کے لیے دنیا میں جلوہ افروز ہوئے تھے، آپ کو علمی ترقی کی یہ دعا اللہ تعالیٰ نے سکھائی تاکہ آپ کی امت کے لیے کارآمد ثابت ہو:

رَبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا.

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت: ۱۱۴)

معاملے کی آسانی کے لیے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے دربار میں جا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم پہنچانے کا حکم ہوا اس وقت آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کی تھی۔

حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ثُبیر پہاڑ کے دامن میں یہی دعا کرتے دیکھا۔ آپ بارگاہِ خدا میں عرض کر رہے تھے: مولیٰ میں تجھ سے وہی دعا مانگتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے مانگی تھی۔

(الدر المنثور، حصہ پنجم، ص: ۵۶۶)

رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ ۝ وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۡ ۝ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ ۝ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ ۝

ترجمہ: اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔

(سورۂ طٰہٰ، آیت: ۲۵-۲۸)

قرض سے نجات کی دعا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرض سے نجات کے لیے یہ دو آیات پڑھنے کی نصیحت کی اور فرمایا: جو مصیبت زدہ مسلمان یہ آیات

پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا قرض اور مصیبت دور کر دے گا۔ حضرت مُقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب فارس اور روم پر غلبہ چاہا تو آپ کو یہ دعا سکھائی گئی۔ (الدر المنثور، حصہ دوم، ص:۱۷۲)

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

ترجمہ: اے اللہ ملک کے مالک! تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردے سے زندہ نکالے اور زندے سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔ (سورۂ آلِ عمران، آیت:۲۶-۲۷)

برحق فیصلے کی دعا

حضرت قتَادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی جنگ درپیش ہوتی تو اس موقع پر بالخصوص یہ دعا کرتے۔ (الدر المنثور، حصہ پنجم، ص:۶۸۹)

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ.

ترجمہ: اے میرے رب! حق فیصلہ فرما دے اور ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد

درکار ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو۔ (سورۂ انبیا، آیت: ۱۱۲)

آسان معاملے کی دعا

اصحابِ کہف کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ چند نوجوان تھے جو ایمان کی حفاظت کے لیے غاروں میں روپوش ہوگئے اور وہاں یہ دعا کرتے رہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا.

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کے سامان کر۔ (سورۂ کہف، آیت: ۱۰)

نیک اولاد کے لیے دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشن کے جاری رہنے کے لیے صالح اولاد کی یہ دعا کی جس کے نتیجے میں انھیں ایک حلیم لڑکے کی بشارت ملی۔

رَبِّ هَبۡ لِىۡ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ.

ترجمہ: الٰہی مجھے لائق اولاد دے۔ (سورۂ صافات، آیت: ۱۰۰)

جامع دعا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص وضو کر کے اللہ تعالیٰ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا کھانا پینا عطا کرتا ہے، اس کی بیماری کو گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے اور اسے سعادت مندوں والی زندگی اور شہدا والی

موت نصیب ہوتی ہے۔اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، بخشے جاتے ہیں۔ اسے قوتِ فیصلہ اور صالحیت عطا ہوتی ہے اور دنیا میں اس کا ذکر باقی رہتا ہے۔

(الدر المنثور، حصہ ششم، ص:۳۰۶)

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَ اجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے حکم عطا کر اور مجھے ان سے ملا دے جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں اور میری سچّی ناموری رکھ پچھلوں میں اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں۔ (سورۂ شعراء، آیت:۸۳-۸۵)

نیک بیوی اور نیک اولاد کے لیے

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے ذکر میں قرآنِ مقدس میں فرمایا کہ وہ لوگ یہ دعا کرتے ہیں:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا.

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ (سورۂ فرقان، آیت: ۷۴)

والدین کے لیے دعا

اُمتِ مصطفی کو اپنے والدین کے حق میں یہ دعا سکھائی گئی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرمایا کرتے تھے: بیٹا والدین کا احسان اُتار نہیں سکتا اگرچہ وہ ان کے کہنے پر اپنے بال بچوں اور اپنا گھر چھوڑ کر نکل جائے۔ (الدرالمنثور، حصہ پنجم،ص:۲۷۰)

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا.

ترجمہ: اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دنوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔ (سورۂ اسرا، آیت:۲۴)

اعمال کا وزن

حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز کے بعد یا مجلس سے اٹھتے ہوئے یہ آیات پڑھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اعمال کا وزن کرتے وقت کھلا اور وافر وزن عطا کرے گا۔ (الدرالمنثور، حصہ ہفتم ص:۱۴۱)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: پاکی ہے تمھارے رب کو عزّت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔

(سورۂ صافات، آیت:۱۸۰-۱۸۲)

انجامِ کار خدا کو سونپنے کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انھوں نے یہی دعا کی تھی:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

ترجمہ: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا ہی اچھا کارساز۔ (سورۂ آل عمران، آیت: ۱۷۳)

اللہ کی بارگاہ سے فیصلہ طلب کرنے کے لیے

حضرت سعید بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دعا کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک ایسی آیت کا علم ہے جسے پڑھنے والا خدا سے جو مانگے اسے دیا جاتا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد کا آغاز اس دعا سے کرتے اور اس سے پہلے اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ بھی کہتے۔ (تفسیر قرطبی، حصہ: ۱۵، ص: ۲۶۵)

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ.

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، نہاں اور عیاں کے جاننے والے! تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔

(سورۂ زُمر، آیت: ۴۶)

رنج و غم کے ازالے کی دعا

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص صبح یا شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دنیوی اور اخروی سارے رنج و غم دور کر دیتا ہے۔

(الدر المنثور، حصہ چہارم، ص: ۳۳۴)

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

ترجمہ: پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کسی کی

بندگی نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ (سورۂ توبہ، آیت: ۱۲۹)

عبادات اور دعاؤں کی قبولیت کے لیے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اس عمل کی قبولیت کے لیے یہ دعا فرمائی تھی:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

ترجمہ: اے رب ہمارے! ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا۔

(سورۂ بقرہ، آیت: ۱۲۷)

اسلامی بارہ مہینے

اسلامی بارہ مہینے

☆ مُحَرَّمُ الْحَرَام

☆ صَفَرُ الْمُظَفَّر

☆ اَلرَّبِيْعُ الْاَوَّل

☆ اَلرَّبِيْعُ الثَّانِى

☆ جُمَادَى الْاُوْلٰى

☆ جُمَادَى الْاٰخِرَة

☆ رَجَبُ الْمُرَجَّب

☆ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم

☆ رَمَضَانُ الْمُبَارَك

☆ شَوَّالُ الْمُكَرَّم

☆ ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَام

☆ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَام

ماہِ محرم

محرم الحرام ہجری سال کا پہلا مہینہ ہے، جس کی بنیاد نبی اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واقعۂ ہجرت پر ہے۔ مسلمانوں کے نئے سال کی ابتدا ماہِ محرم سے ہی ہوتی ہے، ماہِ محرم کے جو فضائل و مناقب صحیح احادیث سے ثابت ہیں ان کی تفصیل آئندہ آئے گی۔

حرمت والا مہینہ

اللہ تعالیٰ قرآنِ مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ

ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔

یعنی ابتدا سے خدائے تعالیٰ نے بارہ مہینے مقرر فرما رکھے ہیں، جن میں چار کو خصوصی ادب و احترام اور عزت و تکریم سے نوازا گیا، یہ چار مہینے کون سے ہیں؟ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں یہ چار مہینے محرم الحرام، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور رجب المرجب ہیں۔

اس مہینہ کے اہم واقعات

۱۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان کے مطابق عرش پر استوا

فرمایا۔

۲۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن بارش نازل ہوئی۔

۳۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن پہلی رحمت نازل ہوئی۔

۴۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرتِ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔

۵۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ادریس علیہ السلام کو اس مقام بلند کی طرف اٹھالیا۔

۶۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہرایا۔

۷۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

۸۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔

۹۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرتِ داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔

۱۰۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکومت واپس ملی۔

۱۱۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دور فرمائی۔

۱۲۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضرتِ موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۱۳۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضرتِ موسیٰ علیہ السلام جادوگروں پر غالب آئے۔

۱۴۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق فرمایا۔

۱۵۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضرت یونس علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۱۶۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا فرمائی۔

۱۷۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضرتِ یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس ہوئی۔

۱۸۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضرتِ یوسف علیہ السلام کنویں سے نکلے۔

۱۹۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن آپ قید سے آزاد ہوئے۔

۲۰۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

۲۱۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا تھا۔

۲۲۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔

۲۳۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرتبۂ شہادت ملا۔

۲۴۔ اسی مہینے میں عاشورا کے دن قیامت آئے گی۔ (عجائب المخلوقات، غنیۃ الطالبین)

وجہِ تسمیہ

اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام ہے، محرم کو محرم اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس ماہ میں جنگ وقتال حرام ہے اور حرمت کی تاکید کے لیے اسے محرم کا نام دے دیا گیا۔

شبِ عاشورا کی عبادت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس دن روزہ رکھے تو چالیس سال کا کفّارہ ہوگا اور جس نے عاشورا کی شب عبادت کی تو گویا کہ اس نے ساتوں آسمان والوں کے برابر عبادت کی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

جس نے عاشورا کی شب یعنی نو محرم کا دن گزار کر آنے والی رات کو عبادت کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی عمر طویل فرمائے گا۔

۱۔ عاشورا کی شب بعد نمازِ عشا چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار اور دس بار سورۂ اخلاص پڑھیں، پھر سلام پھیرنے کے بعد سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اللہ رب العزت سے بخشش طلب کریں، خدائے تعالیٰ اپنی رحمتِ کاملہ سے اس نماز کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

۲۔ عشا کی نماز کے بعد آٹھ رکعت چار سلام سے پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھیں، پھر سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ درودِ پاک، ستر مرتبہ استغفار کرکے دعائے مغفرت کریں، اللہ رب العزت اس نماز پڑھنے والے کی قبر کو روشن کرکے اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا اور بروزِ محشر اسے مغفرت عطا ہوگی۔

۳۔ عشا کی نماز کے بعد چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ

کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھیں، یہ نماز گناہ بخشوانے کے لیے افضل ہے، پروردگارِ عالم اس نماز کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمادے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

۴۔ عشا کی نماز کے بعد چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد پھر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں، اللہ تبارک و تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو بہشت جنت میں ہر قسم کی نعمت عطا فرمائے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

۵۔ عاشورا کے دن چار رکعت نماز ظہر سے پہلے پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زِلزال ایک مرتبہ، سورۂ کافرون ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ درودِ پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ خدائے تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر اس کی مغفرت فرمادے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

٦۔ عاشورا کی ظہر کی نماز سے پہلے چھ رکعت نماز تین سلام کے ساتھ اس ترکیب سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ شمس ایک مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ قدر ایک مرتبہ، تیسری میں سورۂ زلزال ایک مرتبہ، چوتھی میں سورۂ اخلاص ایک مرتبہ، پانچویں میں سورۂ فلق ایک مرتبہ اور چھٹی میں سورۂ ناس ایک مرتبہ پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد اپنا سر سجدے میں رکھ کر ایک مرتبہ سورۂ کافرون پڑھ کر جس مراد کے لیے دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ضرور قبول ہوگی۔

یومِ عاشورا کی فضیلت و نفل نمازیں

عاشورا کا دن خدا ے تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول دنوں میں سے ایک دن ہے اور اعمالِ صالحہ وصدقات وخیرات کی قبولیت کا دن ہے، اسی لیے حضراتِ صوفیاے کرام کا ارشاد ہے:

۱۔ جو آج کے روز کسی فقیر پر صدقہ کرے گویا اس نے تمام فقرا پر صدقہ کیا۔

۲۔ جو آج کسی بھولے بھٹکے کی سیدھے راستے کی جانب رہنمائی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورِ ایمان سے معمور کر دے گا۔

۳۔ جو آج غصّہ کو ضبط کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی مرضی پر راضی ہونے والوں میں لکھ دے گا۔

۴۔ جو آج کسی مسکین کی عزت بڑھائے اللہ تعالیٰ اسے قبر میں کرامت بخشے گا۔

یہی وہ دن ہے جس سے متعلق نبیِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۔ جو شخص آج اپنے اہل وعیال پر کشادہ دلی سے خرچ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے تمام سال کے لیے فراخی نصیب فرمائے گا، حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے پچاس سال اس کا تجربہ کیا اور ہر سال فراخی پائی۔

۲۔ جو شخص آج کے دن غسل کرے مرض الموت کے علاوہ اس سال کسی اور مرض میں مبتلا نہ ہو گا۔

۳۔ جو شخص آج اچھی نیت کے ساتھ سرمہ لگائے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں کبھی تکلیف نہیں ہو گی۔

۴۔ جو شخص عاشورا کی شب قیام و ذکر اور دن روزے میں گزارے جب مرے گا تو

اسے اپنی موت کا پتہ بھی نہ چلے گا۔(یعنی نزع کی سختی سے محفوظ رہےگا)

۵۔ جو شخص عاشورا کے روز (محض رضائے الٰہی کے حصول کی نیت سے) روزہ رکھے گا تو گویا اس نے تمام سال کے روزے رکھے۔

۶۔ جو مسلمان آج کے روز صدقہ کرے گا تو اسے ایک سال کے صدقہ کے برابر ثواب ملے گا۔

۷۔ جو شخص آج کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرے (اس کی دلجوئی کرے، اس کی حاجت پوری کرے) اللہ تبارک وتعالیٰ ہر بال کے عوض جنت میں اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔

۸۔ جو آج کے دن صلہ رحمی کرے وہ حضرت یحییٰ اور حضرت یونس علیہما السلام کے ساتھ جنت میں ہوگا اور ان کی خدمت کا شرف پائے گا۔

عاشورے کے روزے کی عظمت

محرم الحرام میں روزہ رکھنے کی بہت فضیلت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ ، بَعْدَ رَمَضَانَ ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ ، وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ ، بَعْدَ الْفَرِيضَةِ ، صَلَاةُ اللَّيْلِ .

ترجمہ: ماہ رمضان کے بعد افضل ترین روزے ماہِ محرم الحرام کے روزے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں روئے زمین پر

مال خرچ کرے تو اسے اس قدر بزرگی حاصل نہ ہوگی جس قدر کوئی عاشورا کے روز روزہ رکھے، اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے، وہ جس دروازے سے داخل ہونا پسند کرے گا داخل ہو جائے گا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عاشورا کے دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ رات و دن کی ہر ساعت کے بدلے اس پر سات لاکھ فرشتے نازل فرمائے گا جو قیامت تک دعا و استغفار کریں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ کی آٹھ جنتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بہشت میں ساٹھ لاکھ فرشتے مقرر کرے گا کہ عاشورا کے روزہ دار کے لیے روزہ رکھنے کے دن سے اس بندہ کی موت تک محلات اور شہر تعمیر کریں، درخت اگائیں اور نہریں جاری کریں۔

حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ

ترجمہ: عاشورا کے دن روزہ رکھنے پر مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا۔ (مشکوٰۃ شریف، بیہقی)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں:

مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَہٗ عَلٰی غَیْرِہٖ اِلَّا ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی دن کے روزے کو اس دن یعنی یومِ عاشورا کے روزے پر بزرگی دیتے ہوئے رکھنے کی جستجو کرتے نہیں دیکھا۔

حضرتِ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

اَرْبَعٌ لَّمْ یَکُنْ یَّدَعُھُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

صِيَامَ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ وَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ترجمہ: چار چیزیں ایسی تھیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں کیا، یومِ عاشورا کا روزہ، ذوالحجہ کے عشرہ یعنی نو دن کے روزے، ہر ماہ کے تین دن یعنی ایامِ بیض کے روزے اور فجر کی فرض سے پہلے کی دو رکعتیں۔

وظائف

۱۔ محرم کی پہلی شب سے شبِ عاشورا تک روزانہ بعد نمازِ عشا کلمۂ توحید ایک سو مرتبہ گناہوں کو بخشوانے کے لیے پڑھنا بہت افضل ہے۔

۲۔ محرم الحرام کی پہلی رات سے شبِ عاشورا تک عشا کی نماز کے بعد اول و آخر درود شریف کے ساتھ ایک سو مرتبہ یہ دعا پڑھنی افضل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ بِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۳۔ یومِ عاشورا کو کسی وقت باوضو ہو کر ستر مرتبہ پڑھے:

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

ایک سال زندگی کا بیمہ

یہ دعا بہت مجرّب ہے، حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرم کو طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے

پڑھوا کرسن لے تو ان شاء اللہ تعالیٰ سال بھر تک اس کی زندگی کا بیمہ ہوجائے گا، ہرگز موت نہ آئے گی اور اگر موت آنی ہی ہے تو عجیب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔

یَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَا مُغِیْثَ اِبْرَاهِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِی النَّاقَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَا نَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ،

یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ رَحِیْمَهُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِكَ وَ مَحَبَّتِكَ وَ رِضَاكَ وَ اَحْیِنَا حَیٰوةً طَیِّبَةً وَّ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَ الْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَ جَدِّهٖ وَ بَنِیْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ ۝

پھر سات بار یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَ مُنْتَهَی الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰی وَ زِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ وَ لَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ ۝ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ وَ عَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا نَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ وَ هُوَ حَسْبُنَا

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

محرم الحرام کے ممنوعہ اعمال

اس پہلے اسلامی مہینے میں جہاں بہت سارے نیک اعمال اور جائز رسمیں مسلمانوں میں رائج ہیں وہیں کچھ لوگ جہالت اور لاعلمی کی بنیاد پر اس ماہ میں کئی خلافِ شرع کام بھی کرتے ہیں جن سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ہر مسلمان کو ان تمام ناجائز اور خلافِ شرع کاموں سے بچنا چاہیے، اس مقدس مہینے میں ہمیں جن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے انھیں حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں فرماتے ہیں:

تعزیہ داری کہ واقعاتِ کربلا کے سلسلہ میں طرح طرح کے ڈھانچے بناتے اور ان کو حضرتِ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ پاک کی شبیہ کہتے ہیں، کہیں تخت بنائے جاتے ہیں، کہیں ضریح بنتی ہے اور علم اور شدے نکالے جاتے ہیں، ڈھول تاشے اور قسم قسم کے باجے بجائے جاتے ہیں، تعزیوں کا بہت دھوم دھام سے گشت ہوتا ہے، آگے پیچھے ہونے میں جاہلیت کے سے جھگڑے ہوتے ہیں، کبھی درخت کی شاخیں کاٹی جاتی ہیں، کہیں چبوترے کھدوائے جاتے ہیں، تعزیوں سے منتیں مانی جاتی ہیں، سونے چاندی کے علم چڑھائے جاتے ہیں، ہار، پھول، ناریل چڑھاتے ہیں، وہاں جوتے پہن کر جانے کو گناہ

جانتے ہیں بلکہ اس شدت سے منع کرتے ہیں کہ گناہ پر بھی ایسی ممانعت نہیں کرتے، چھتری لگانے کو بہت برا جانتے ہیں، تعزیوں کے اندر مصنوعی قبریں بناتے ہیں، ایک پر سبز غلاف اور دوسری پر سرخ غلاف ڈالتے ہیں، سبز غلاف والی کو حضرتِ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر اور سرخ غلاف والی کو حضرتِ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر یا شبیہ قبر بتاتے ہیں اور وہاں شربت مالیدہ وغیرہ پر فاتحہ دلواتے ہیں یہ تصور کر کے کہ حضرتِ امام عالی مقام کے روضہ اور مواجہہ اقدس پر دلا رہے ہیں، پھر یہ تعزیہ دسویں تاریخ کو مصنوعی کربلا میں لے جا کر دفن کرتے ہیں، گویا یہ جنازہ تھا جسے دفن کر آئے، پھر تیجہ، دسواں، چالیسواں سب کچھ کیا جاتا ہے اور ہر ایک خرافات پر مشتمل ہوتا ہے۔

حضرتِ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہندی نکالتے ہیں گویا ان کی شادی ہو رہی ہے اور مہندی رچائی جائے گی اور اسی تعزیہ داری کے سلسلہ میں کوئی پیک بنتا ہے جس کے کمر سے گھنگرو بندھے ہوتے ہیں گویا یہ حضرت امام عالی مقام کا قاصد اور ہرکارہ ہے جو یہاں سے خط لے کر ابن زیاد کے پاس جائے گا اور وہ ہرکاروں کی طرح بھاگا پھرتا ہے، کسی بچہ کو فقیر بنایا جاتا ہے، اس کے گلے میں جھولی ڈالتے اور گھر گھر اس سے بھیک منگواتے ہیں، کوئی سقہ (پانی پلانے والا) بنایا جاتا ہے، چھوٹی سی مشک اس کے کندھے سے لٹکتی ہے، گویا یہ حضرتِ عباس علمبردار ہیں کہ فرات سے پانی لا رہے ہیں اور یزیدیوں نے مشک کو تیر سے چھید دیا ہے، اسی قسم کی بہت سی باتیں کی جاتی ہیں، یہ سب لغو و خرافات ہیں، ان سے ہرگز سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش نہیں۔

یہ تم خود غور کرو کہ انہوں نے اِحیائے دین و سنت کے لیے یہ زبردست قربانیاں کیں اور تم نے معاذ اللہ اس کو بدعات کا ذریعہ بنایا، بعض جگہ اسی تعزیہ داری کے سلسلہ میں

براق بنایا جاتا ہے جو عجب قسم کا مجسمہ ہوتا ہے کہ کچھ حصہ انسانی شکل کا ہوتا ہے اور کچھ حصہ جانور کا سا، شاید یہ حضرتِ امام عالی مقام کی سواری کے لیے ایک جانور ہوگا، کہیں دُلدُل بنتا ہے، کہیں بڑی بڑی قبریں بنتی ہیں، بعض جگہ آدمی ریچھ، بندر، لنگور بنتے ہیں اور کودتے پھرتے ہیں، جن کو اسلام تو اسلام انسانی تہذیب بھی جائز نہیں رکھتی، ایسی بری حرکت اسلام ہرگز جائز نہیں رکھتا، افسوس کہ محبتِ اہل بیت کرام کا دعویٰ اور ایسی بیجا حرکتیں، یہ واقعہ تمھارے لیے نصیحت تھا اور تم نے اُسے کھیل تماشا بنا لیا، اسی سلسلے میں نوحہ و ماتم بھی ہوتا ہے اور سینہ کوبی ہوتی ہے، اتنی زور زور سے سینہ کوٹتے ہیں کہ ورم ہو جاتا ہے، سینہ سرخ ہو جاتا ہے بلکہ بعض جگہ زنجیروں اور چھریوں سے ماتم کرتے ہیں کہ سینے سے خون بہنے لگتا ہے، تعزیوں کے پاس مرثیہ پڑھا جاتا ہے، مرثیے میں غلط واقعات نظم کیے جاتے ہیں، اہلِ بیتِ کرام کی بے حرمتی اور بے صبری اور جزع فزع کا ذکر کیا جاتا ہے اور چوں کہ اکثر مرثیہ رافضیوں ہی کے ہیں بعض میں تبرّ اُ بھی ہوتا ہے مگر سُنّی بھی اسے بے تکلف پڑھ جاتے ہیں اور انھیں اس کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ کیا پڑھ رہے ہیں، یہ سب ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔

اظہارِ غم کے لیے سر کے بال بکھیرتے ہیں، کپڑے پھاڑتے اور سر پر خاک ڈالتے اور بھوسا اڑاتے ہیں یہ بھی ناجائز اور جاہلیت کا کام ہیں، ان سے بچنا نہایت ضروری ہے، احادیث میں ان کی سخت ممانعت آئی ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے امور سے پرہیز کریں اور ایسے کام کریں جن سے اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہوں کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔

تعزیوں اور علم کے ساتھ بعض لوگ لنگر لٹاتے ہیں یعنی روٹی یا بسکٹ اور کوئی چیز اونچی جگہ سے پھینکتے ہیں، یہ ناجائز ہے کہ رزق کی سخت بے حرمتی ہوتی ہے، یہ چیزیں کبھی

نالیوں میں بھی گرتی ہیں اور اکثر لوٹنے والوں کے پاؤں کے نیچے بھی آتی ہیں اور بہت کچھ کچل کر ضائع ہوتی ہیں، اگر یہ چیزیں انسانیت کے طریق پر فقرا کو تقسیم کی جائیں تو بے حرمتی بھی نہ ہو اور جن کو دیا جائے انھیں فائدہ بھی پہنچے مگر وہ لوگ لٹانے ہی کو اپنی نیک نامی تصور کرتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج: ۱۶ ص: ۲۴۷، ۲۴۹)

اسی طرح سیدنا سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ماہِ محرم میں کئے جانے والوں کی سخت مذمت فرمائی ہے، آپ تحریر فرماتے ہیں ''تعزیہ ممنوع ہے، شرع میں کچھ اصل نہیں اور جو کچھ بدعات ان کے ساتھ کی جاتی ہیں سخت ناجائز ہیں، تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے اگرچہ حرام نہیں ہو جاتی مگر اس کے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز کی وقعت بڑھانے اور اس کے ترک میں اس سے نفرت دلانی ہے لہٰذا نہ کھائی جائے، ڈھول بجانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج: ۱۰ ص: ۱۸۹)

محرم کے مشروع اعمال

محرم الحرام کے مہینہ میں:

☆ امام حسین اور شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی یاد میں سبیل قائم کر کے لوگوں کو پانی پلا کر ایصالِ ثواب کیا جائے۔

☆ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے۔

☆ نذر و نیاز کا اہتمام کیا جائے۔

☆ شہدائے کربلا کی سیرت پر کتابیں شائع کی جائیں۔

☆ اجتماعات کیے جائیں، شربت، کھچڑا وغیرہ بنا کر لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔

ماہِ محرم کے اعراس

ایک محرم الحرام	حضرت شیخ ابوالحسن علی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
دو محرم الحرام	حضرت معروف کرخی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چار محرم الحرام	مشہور تابعی حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
پانچ محرم الحرام	حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
آٹھ محرم الحرام	حضور شیرِ بیشۂ اہلِ سنت مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرسِ پاک۔
چودہ محرم الحرام	زبدۃ الاتقیاء حضور مفتیٔ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
اٹھارہ محرم الحرام	حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
انیس محرم الحرام	حضرت سید احمد جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
بیس محرم الحرام	حضور شاہ ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
اٹھائیس محرم الحرام	حضور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

ماہِ صفر المظفر

صفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے، لیکن بعض ناسمجھ لوگ اسے منحوس سمجھتے ہیں، حالانکہ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے جس کا بیان آگے آئے گا۔

ماہِ صفر کی وجہِ تسمیہ

صفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے، حرمت والے چار مہینے ہیں:

۱۔ رجب

۲۔ ذوالقعدہ

۳۔ ذوالحجہ

۴۔ محرم

ان چار مہینوں میں عرب والے جنگ نہیں کرتے تھے، تلواروں کو بند کر لیتے اور اپنے گھروں میں آرام کرتے، لوٹ مار سے رک جاتے اور اپنے دشمنوں سے بےخوف ہو جاتے، آخری حرمت والے تین مہینے یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم الحرام چونکہ ایک دوسرے کے پیچھے اکٹھے آتے تھے، اس لیے جیسے ہی یہ مہینے ختم ہوتے اور صفر کا آغاز ہوتا عرب والے جنگ وجدال کے لیے پھر گھروں سے سفر کو روانہ ہو جاتے اور گھروں کو خالی چھوڑ جاتے اسی مناسبت سے اس ماہ کو صفر کہا جانے لگا جیسا کہ عرب والے کہتے ہیں صفر المکان (مکان خالی ہو گیا) گویا ماہ صفر کے آغاز پر ہی لڑائیوں کی ابتدا ہو جاتی، گھر خالی رہ جاتے، اس لیے عرب والے ظہورِ اسلام سے قبل صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔

ماہِ صفر اور موجودہ عمل

عرب والے دور جاہلیت (یعنی اسلام سے قبل کے دور میں) صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے اور آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بعض مسلمان صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے ہوئے شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے، سفر کرنا نامبارک سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض اس من گھڑت نحوست کو دور کرنے کے لیے چنوں کو ابال کر گھنگھنیاں تقسیم کرتے اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس سے نحوست اور بے برکتی دور ہو جاتی ہے، یہ سب باتیں گھڑی ہوئی ہیں جن کا اسلام سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے، ان تمام غلط عقائد ہی کے متعلق ہمارے رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ.

(صحیح البخاری کتاب الطب)

ترجمہ: مرض کا متعدی ہونا نہیں (یعنی اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مرض دوسرے کو نہیں لگتا) اور نہ بدفالی ہے نہ ہامہ اور نہ صفر۔

وَ لَا طِیَرَۃَ کا مطلب یہ کہ بدشگونی لینا جائز نہیں، عرب کے لوگوں کو عادت تھی کہ کسی کام کو نکلتے یا کسی جگہ جانے کا ارادہ کرتے تو پرندہ یا ہرن کو چھچھکارتے اگر وہ دائیں جانب بھاگتا تو اسے مبارک سمجھتے اگر بائیں جانب جاتا تو اس کام کو اپنے لیے نفع بخش نہ سمجھتے اور اس کے کرنے سے رک جاتے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس توہم پرستی سے روک دیا۔

وَ لَا ھَامَۃَ کا مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب یہ عقیدہ رکھتے تھے اگر کسی شخص کو قتل کر دیا جائے تو اس کی کھوپڑی سے ایک جانور نکلتا ہے جس کا نام ھامہ ہے وہ ہمیشہ ان الفاظ میں

فریاد کرتا رہتا ہے "مجھے پانی پلادو" جب تک قاتل کو قتل نہ کر دیا جائے وہ فریاد کرتا رہتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ ہامہ سے مراد اُلّو ہے، عرب والے سمجھتے تھے جس گھر پر اُلّو آ کر بیٹھ جائے اور بولے تو وہ گھر ویران ہوجاتا ہے یا کوئی اس گھر سے مرجاتا ہے، یہ اعتقاد ہمارے زمانہ میں بھی پایا جاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو بھی باطل قرار دیا ہے۔

وَلَا صَفَرَ کا مطلب کے متعلق چند الگ الگ اقوال ہیں جن میں یہ بھی ہے کہ اس سے مراد صفر کا مہینہ ہے جو محرم کے بعد آتا ہے، عوام اس کو منحوس سمجھتے اور اسے آفات کا موجب سمجھتے تھے اس لیے یہ اعتقاد بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باطل قرار دیا اور فرمایا: صفر میں کوئی نحوست نہیں ہے۔

تیرہ تیزی وغیرہ کے احکام

صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخوں کو منحوس سمجھا جاتا ہے ان ابتدائی تاریخوں کو تیرہ تیزی کہتے ہیں، ان کی نحوست کو زائل کرنے کے لیے مختلف عملیات کیے جاتے ہیں، یہ سب جہالت کی باتیں ہیں دینِ اسلام ایسی توہمات سے پاک ہے، بعض لوگ ان تیرہ تاریخوں کو شادیاں وغیرہ نہیں کرتے ہیں حالانکہ اسلام میں کسی دن کو منحوس سمجھ کر شادی سے رک جانے کی کوئی اصل نہیں ہے جیسا کہ روایت میں ملتا ہے کہ عرب والے شوال کے مہینے کو منحوس سمجھ کر اس میں شادی نہیں کیا کرتے تھے، نبی اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس باطل خیال کو ختم کرنے کے لیے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شوال کے مہینے ہی میں نکاح فرمایا، چنانچہ ایک موقع پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا میری شادی بھی شوال میں ہوئی اور رخصتی بھی شوال میں ہوئی، اگر یہ منحوس ہے تو مجھ سے زیادہ نصیبہ والی عورت کون

ہے؟ گھریلو زندگی مجھ سے زیادہ کامیاب کس نے گزاری؟ اس لیے یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیے کہ مہینہ اور سال میں کوئی دن منحوس بھی ہوتا ہے بلکہ کسی دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا اور اسے برا بھلا کہنا یہ خدائے تعالیٰ کو برا بھلا کہنا ہے، حدیثِ مبارکہ میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يُؤْذِيْنِيْ اِبْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْاَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

ترجمہ: آدم کا بیٹا مجھے گالی دے کر تکلیف دیتا ہے، وہ زمانے کو گالی دیتا ہے حالاں کہ زمانہ میں ہی ہوں، میرے ہی دستِ قدرت میں حکم ہے، میں ہی دن ورات کو بدلتا ہوں۔

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رات اور دن خدائے تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے اور مہینوں اور سالوں کو بھی پیدا کیا ہے اور ان چیزوں میں عیب لگانا دراصل خدائے تعالیٰ کی کاریگری میں عیب نکالنا ہے۔

ماہِ صفر کا آخری بدھ اور سیر وسیاحت

صفر کے آخری بدھ کے بارے میں عوام میں یہ مشہور ہے کہ نبی اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دن بیماری سے صحت یاب ہوئے تھے، اور غسلِ صحت فرمایا تھا اور شہر سے باہر تشریف لے گئے تھے، اس لیے بعض لوگ اسے سنت سمجھتے ہوئے اپنے کاروبار بند کرتے ہیں اور سیر وسیاحت کے لیے نکل پڑتے ہیں حالانکہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے جیسا کہ حضور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:

آخری چہار شنبہ (بدھ) کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے صحت پانے کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرضِ اقدس جس میں وفاتِ مبارکہ ہوئی، اس کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتنوں کو توڑ دینا گناہ اور اضاعتِ مال ہے، بہر حال یہ سب باتیں بالکل بے اصل اور بے معنی ہیں، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اور حضور صدر الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

ماہِ صفر کا آخر چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر وتفریح وشکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں، اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے، یہ سب باتیں بے اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع ہیں، اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں، سب بے ثبوت ہیں، بلکہ حدیث کا یہ ارشاد ''لاصفر'' یعنی صفر کوئی چیز نہیں ایسی تمام خرافات کو دور کر دیتا ہے۔

ماہِ صفر کے نوافل وعبادات

ماہِ صفر کی پہلی رات میں نمازِ عشا کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پندرہ دفعہ پڑھے، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق پندرہ بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس پندرہ مرتبہ پڑھے، سلام کے بعد چند مرتبہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پڑھے، پھر ستر مرتبہ درود

شریف پڑھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بہت زیادہ ثواب عطا کرے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔

وہ درود شریف ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

ماہِ صفر کے روزے

ہر ماہ ایامِ بیض یعنی قمری مہینوں کے تیرہ، چودہ اور پندرہ کے روزے رکھنا مستحب ہے، ان روزوں کی فضیلت کے بارے میں قطب الاقطاب سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں:

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرہ تاریخ کا روزہ تین ہزار برس چودہ تاریخ کا روزہ دس ہزار برس اور پندرہ تاریخ کا روزہ ایک لاکھ تیرہ ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایامِ بیض کے روزے سفر و حضر میں نہیں چھوڑتے تھے۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ایامِ بیض کا روزہ رکھے گا وہ سال بھر روزہ رکھنے والا قرار پائے گا۔

(بخاری شریف)

اس مہینہ میں چاہیے کہ ہر پیر، جمعرات اور جمعہ اور تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخوں میں روزہ رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

ماہِ صفر کے اوراد و وظائف

۱۔ روزانہ بارہ سو مرتبہ یارحمن یا سلام کہے۔

۲۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ صبح و شام سات سات مرتبہ یہ الفاظ پڑھے اللہ عزوجل اس کی تمام پریشانیوں میں کفایت کرے گا:

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خوف ہوتا تو یہ دعا فرماتے تھے، ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اسے پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! ہم تجھے دشمنوں کے مقابل کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۴۔ روزانہ دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھیں۔

۵۔ پانچ سو مرتبہ پڑھیں:

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ.

۶۔ آدھا گھنٹہ درود شریف

۷۔ حضرت امام علی رضا بن موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یَا مُجِیْبُ ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے قبول ہوگی۔

ماہِ صفر کے اہم اعراس

ایک صفر المظفر	حضور وارث علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
گیارہ صفر المظفر	والدِ تاج الشریعہ حضور ابراہیم رضا جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
اٹھارہ صفر المظفر	حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
انیس صفر المظفر	حضرت سید احمد کالپی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
پچیس صفر المظفر	حضور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چھبیس صفر المظفر	سید حسن جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
ستائیس صفر المظفر	فاتحِ بیت المقدس حضرت صلاح الدین ایوبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
اٹھائیس صفر المظفر	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
اٹھائیس صفر المظفر	امام ربانی مجدد الفِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

ماہِ ربیع الاوّل

ماہِ ربیع الاول بے حد متبرک اور فضیلت والا مہینہ ہے، اسی مبارک مہینہ میں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے ، اس لیے بڑی برکت ورحمت والا مہینہ ہے، اس ماہِ مبارک میں جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے، اگر ہو سکے تو اس مبارک مہینے میں ہر روز غسل کرے، ایک ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک چراغاں کرے۔

وجہِ تسمیہ

ربیع موسمِ بہار کو کہا جاتا ہے، اس کا نام ربیع الاول اس لیے ہوا کہ ابتدا میں جب اس مہینہ کا نام رکھا گیا تو اس وقت موسمِ بہار کی ابتدا تھی، اس لیے اسے ربیع الاول شریف کہا جاتا ہے، اس مہینے کو ماہِ نور بھی کہا جاتا ہے یعنی نور والا مہینہ۔

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تاریخِ ولادت

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارک بارہ ربیع الاول شریف کو ہوئی یہی صحیح قول ہے چنانچہ حضرت امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مصنف میں حضرت عفان بن سعید بن سینا، حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام الفیل (جس سال ابرہہ کے ہاتھیوں نے کعبہ پر چڑھائی کر کے اپنی تباہی کا سامان کیا تھا) بروز پیر بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

(البدایۃ والنھایۃ، سیرتِ ابن ہشام)

چند مؤرخین کے اقوال:

۱۔ امام ابن اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی ولادت ۸۰ھ میں اور وفات ۱۵۱ھ میں ہوئی فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ بروز ۱۲ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔" (الوفاء لابن الجوزی) حضرت علامہ ابن اسحاق نے اس کی تصحیح بھی کی ہے۔

۲۔ علامہ ابن ہشام فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔" (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام)

۳۔ امام ابن جریر طبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت بروز پیر ۱۲ ربیع الاول عام الفیل میں ہوئی۔" (تاریخ الامم والملوک)

ماہِ ربیع الاول کے اہم واقعات

۱۔ اس ماہِ مبارک میں سب سے بڑا واقعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہے جو خدائے تعالیٰ کی اس امّتِ محمد یہ پر سب سے بڑی نعمت ہے جس پر خدائے تعالیٰ نے اپنا احسان جتلایا ہے۔

۲۔ اس مبارک مہینہ میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے۔

۳۔ اسی مبارک مہینہ میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجدِ قبا کی بنیاد رکھی۔

۴۔ اسی مبارک مہینہ میں اذان کی ابتدا ہوئی تھی۔

۵۔ اسی مبارک مہینہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تھے۔

شبِ میلاد افضل یا لیلۃ القدر

شبِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کئی وجوہات سے لیلۃ القدر سے افضل ہے:

۱۔ اس مبارک رات میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے جبکہ لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر ہونے کا شرف سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب ملا، لہٰذا وہ رات جس میں آپ جلوہ گر ہوئے اس رات سے زیادہ شرف والی ہوگی جسے اس رات میں تشریف لانے والی شخصیت کے سبب سے شرف ملا، لہٰذا شبِ میلاد لیلۃ القدر سے افضل ہوئی۔ (المواہب اللدنیہ)

۲۔ اگر لیلۃ القدر کی عظمت اس بنا پر ہے کہ اس میں قرآن کا نزول ہوا تو شبِ ولادت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں وہ ذات تشریف لائی جس پر قرآن نازل ہوا اور اگر اس بنیاد پر ہے کہ لیلۃ القدر میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزارِ اقدس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو اترتے ہیں، مزارِ اقدس کا طواف کرتے ہیں اور بارگاہِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرضِ نیاز کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا اوران ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتوں میں سے جن کی باری ایک بار آتی ہے پھر دوبارہ کبھی نہیں آئے گی، فرشتے

تو دربارِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں، وہ اتریں تو رات ہزار مہینوں سے افضل ہو جائے اور ساری کائنات کے سرکار اتریں تو اس کی کوئی فضیلت ہی نہ جانی جائے؟ شبِ میلاد اور ماہِ ربیع الاول پر کروڑوں اور عربوں مہینوں کی فضیلتیں قربان ہوں اور ایک خاص بات یہ کہ لیلۃ القدر کی فضیلت فقط اہلِ ایمان کے لیے ہے مگر مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد صرف اہلِ ایمان ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری کائنات کے لیے رحمت ہے اور جمہور اہلِ سنت کے صحیح اور مفتیٰ بہ قول کے مطابق جس وجہ سے میلادِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نوازا گیا وہ لیلۃ القدر کو شرف سے نوازنے کی وجہ سے کہیں زیادہ افضل واشرف ہے، لہٰذا شبِ ولادت افضل ہوئی۔ (المواہب اللدنیہ)

۳۔ لیلۃ القدر کے سبب سے امتِ محمدیہ کو فضیلت بخشی گئی اور شبِ میلادِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمام اشیا کو فضیلت سے نوازا گیا، حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمتِ عالم بنا کر بھیجا، تو اس نعمت کو جمیعِ کائنات کے لیے عام کر دیا گیا، پس شبِ ولادت نفع پہنچانے کے لحاظ سے کہیں زیادہ افضل ہے، لہٰذا اس اعتبار سے بھی شبِ میلاد لیلۃ القدر سے افضل ہے۔

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اسی کتاب میں مذکور ہے کہ امام طحاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض شوافع سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے افضل راتوں میں سے شبِ میلاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے پھر شبِ قدر پھر شبِ اسراء و معراج پھر شبِ عرفہ پھر شبِ جمعہ پھر شعبان کی پندرہویں شب پھر شبِ عید۔

یوم ولادت اور طریقہ سلف

ابن کثیر سلطان مظفر کے بارے میں بیان کرتے ہیں'' سلطان مظفر کا معمول تھا کہ وہ میلاد شریف کا اہتمام بڑے تزک واحتشام سے کرتے اور اس سلسلے میں وہ شان دار جشن کا انتظام کرتے تھے، انہی کے متعلق مروی ہے سلطان مظفر کے منعقدہ میلاد شریف کے ایک موقع پر جو شاہی دستر خوان بچھایا گیا، اس میں پانچ ہزار بھنے ہوئے بکرے کی سری، دس ہزار مرغ، ایک لاکھ مٹی کے ظروف اور تیس ہزار شیریں میوہ جات کا انتظام کیا گیا۔

محمد رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سلطان تلمسان کے کارندے معززین کے مشوروں سے شبِ میلاد النبی میں ایک عام دعوت کا اہتمام کرتے تھے جس میں بلا استثنا ہر خاص و عام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی۔ اس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کے فرش اور منقش پھول دار چادریں بچھائی جاتیں، سنہرے کار چوبی غلافوں والے تکیے لگائے جاتے، ستونوں کے برابر بڑے شمع دان روشن کیے جاتے، بڑے بڑے دستر خوان بچھائے جاتے، بڑے بڑے گول اور خوش نما نصب شدہ بخور دانوں میں بخور سلگایا جاتا تھا جو دیکھنے والوں کو پگھلا ہوا سونا معلوم ہوتا، پھر تمام حاضرین کے سامنے قسم قسم کے کھانے چنے جاتے، معلوم ہوتا تھا کہ موسمِ بہار میں رنگا رنگ پھول کھلے ہوئے ہیں، ایسے کھانے جن کی طرف دل کو رغبت ہو اور جنھیں دیکھ کر آنکھیں لذّت اندوز ہوں ان محفلوں میں اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی تھیں جن کی مہک سے فضا معطر ہو جاتی، مہمانوں کو حسبِ مراتب ترتیب وار بٹھایا جاتا، یہ ترتیب جسم کی مناسبت سے دی جاتی تھی۔ حاضرین پر عظمتِ نبوت کا جلال و وقار چھایا رہتا تھا، انعقادِ محفل کے بعد سامعین رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب و فضائل اور ایسے پاکیزہ خیالات و نصائح سنتے تھے کہ وہ گناہوں سے توبہ کرنے کی طرف راغب ہوجاتے۔ خطبا اسلوبِ بیان کے مدّو جزر اور خطابت کے تنوع سے سامعین کے قلوب کو گرماتے اور سامعین کو لذّت اندوز کرتے تھے۔

کتاب ''محمد رسول اللہ'' کے مؤلف شیخ محمد رضا مصری مزید فرماتے ہیں:

ہمارے زمانے میں بھی مسلمانانِ عالم اپنے اپنے شہروں میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ مصر کے علاقوں میں یہ محفلیں مسلسل منعقد کی جاتی ہیں اور ان میں برابر میلادِ نبوی سے متعلق بیانات ہوتے ہیں، فقرا و مساکین کو خیرات تقسیم کی جاتی ہے، خاص قاہرہ میں اس روز ظہر کے بعد ایک پیادہ جلوس کمشنر آفس کے سامنے سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان کی طرف روانہ ہوتا ہے ان راستوں میں ہجوم بڑھتا جاتا ہے۔ جلوس کے آگے پولیس کے سوار دستے اور دونوں طرف فوج کے کچھ افسر ہوتے ہیں، مصر میں یہ مبارک دن حکومت کی طرف سے منایا جاتا ہے، چناں چہ عباسیہ میں وزرا اور حکام کے لیے شامیانے نصب کیے جاتے ہیں اور خود شاہِ وقت یا ان کے نائب جلسہ گاہ میں حاضر ہوتے ہیں، شاہ کے پہنچنے پر فوج سلامی دیتی ہے، پھر وہ شامیانے میں داخل ہوتے ہیں اس کے بعد صوفیہ اور مشائخِ طریقت اپنے اپنے جھنڈے لیے وہاں حاضر ہوتے ہیں، جن کا خود بادشاہ استقبال کرتے ہیں، اس کے بعد بادشاہ خود شیخ المشائخ کے شامیانے میں حاضر ہوکر ذکر میلاد النبی سماعت فرماتے ہیں۔ ختم محفل پر شاہ میلاد بیان کرنے والوں کو شاہانہ خلعت عطا کرتے ہیں، پھر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے، انھیں شربت پلایا جاتا ہے، اس کے بعد توپوں کی گونج میں شاہانہ سواری واپس ہوتی ہے، اس دن تمام دفاتر میں عام تعطیل ہوتی ہے۔

عید میلاد کی شرعی حیثیت

دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے یہ عظیم خوشی کا دن ہے، اسی دن محسنِ انسانیت، خاتمِ پیغمبراں، رحمتِ ہر جہاں، انیسِ بیکراں، چارہ ساز دردمنداں، آقائے کائنات، فخرِ موجودات، نبی اکرم، نورِ مجسم، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاکدانِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

آپ کی بعثت اتنی عظیم نعمت ہے جس کے مقابلے میں دنیا کی ساری نعمتیں ہیچ ہیں۔ اللہ عزوجل کی عطا سے آپ قاسمِ نعمت ہیں، ساری عطائیں آپ کے صدقے میں ملتی ہیں:

حدیثِ پاک میں ہے:

اِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِيْ

ترجمہ: میں بانٹتا ہوں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت پر اپنا احسان جتایا۔

ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا.

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ انھی میں سے ایک رسول بھیجا۔

(سورۂ آلِ عمران، آیت: ۱۶۴)

حضراتِ انبیا و مرسلین علیہم السلام کی ولادت کا دن سلامتی کا دن ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَ السَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝

ترجمہ: اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔ (سورۂ مریم، آیت: ۳۳)

دوسری جگہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لیے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

ترجمہ: اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔ (سورۂ مریم، آیت: ۱۵)

ہمارے سرکار تو امام الانبیاء و المرسلین اور ساری کائنات سے افضل نبی ہیں، پھر آپ کا یوم میلاد کیوں نہ سلامتی اور خوشی کا دن ہوگا، بلکہ پیر کے دن روزہ رکھ کر اپنی ولادت کی خوشی تو خود سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منائی اور ان کی اتباع، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کرتے آئے اور آج تک اہلِ محبت کرتے آرہے ہیں۔

حدیثِ پاک میں ہے:

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی شریف)

دوسری حدیث میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزے کا سبب پوچھا گیا، فرمایا اسی میں میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (مسلم شریف)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے آکر ابولہب کو ولادتِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر دی، ابو

لہب سن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی سے اشارہ کر کے کہنے لگا ثویبہ! جا آج سے تو آزاد ہے۔

ابولہب جس کی مذمت میں پورا سورۂ لہب نازل ہوا ایسے بد بخت کافر کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی منانے سے کیا فائدہ حاصل ہوا امام بخاری کی زبانی سنیے:

جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس کو خواب میں بہت برے حال میں دیکھا، پوچھا کیا گزری؟ ابولہب نے کہا تم سے علاحدہ ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی، ہاں مجھے (اس کلمے کی) انگلی سے پانی ملتا ہے جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہوجاتی ہے کیوں کہ میں نے (اس انگلی کے اشارے سے) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اکبر اور جہانگیر بادشاہ کے زمانے کے عظیم محقق ہیں، ارشاد فرماتے ہیں:

اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کے لیے روشن دلیل ہے جو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں، یعنی ابولہب جو کافر تھا، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے اس کو انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے۔

(مدارج النبوۃ دوم ص:۲۶)

اس ماہ کے اورادووظائف

۱۔ پانچ سومرتبہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

۲۔ آدھا گھنٹہ درود شریف۔

۳۔ روزانہ دو رکعت صلوٰۃ التوبہ

۴۔ پورے ماہ تین روزے رکھے۔

ماہِ ربیع الاول کے اہم اعراس

دو ربیع الاول	خواجہ بہاء الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چھ ربیع الاول	حضرت سید احمد بادشاہ پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
تیرہ ربیع الاول	حضرت علاء الدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چودہ ربیع الاول	حضرت قطب الدین بختیار کا کی رضی اللہ عنہ کا عرسِ پاک۔
بائیس ربیع الاول	حضور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ کا عرسِ پاک۔
پچیس ربیع الاول	حضور اچھے میاں مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چھبیس ربیع الاول	حضرت بوشاہ علی قلندر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
ستائیس ربیع الاول	حضرت محی الدین ابونصر بغدادی رضی اللہ عنہ کا عرسِ پاک۔

ماہِ ربیع الآخر

ماہِ ربیع الآخر بڑا بابرکت مہینہ ہے، یہی وہ باشرف مہینہ جس میں حضور سید الاقطاب غوث الثقلین محی الدین والسنۃ شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی حنبلی معروف بہ پیرِ انِ پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصالِ مبارک ہوا۔

وجہ تسمیہ

اس مہینہ کا نام ربیع الآخر اس لیے ہے کہ اس مہینہ کا نام رکھنے کے وقت موسم ربیع کا آخر تھا اس لیے اس ماہ کا نام ربیع الآخر رکھا گیا۔

اس ماہ کے اہم واقعات

۱۔ اس مہینہ میں جنگِ یرموک ہوئی تھی، جس میں تقریباً سینتیس ہزار مسلمانوں کے مقابلے میں ساڑھے دس لاکھ رومی تھے، اللہ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کو اس میں شاندار فتح نصیب ہوئی تھی۔

۲۔ اسی ماہ میں بصرہ شہر کی تعمیر ہوئی تھی۔

۳۔ اسی مہینہ میں سوڈان فتح ہوا تھا۔

۴۔ فتح ارمینیا بھی اسی مہینہ میں ہوئی۔

۵۔ اسی مہینہ میں طرابلس مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔

گیارہویں شریف کی تاریخ و معمولات

اس مہینے کی گیارہویں تاریخ کو ایک خاص نسبت حاصل ہے، کیوں کہ اس دن پیر لاثانی، قطب ربّانی، غوث الثقلین، شیخ محی الدین جیلانی المعروف پیر دستگیر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس منایا جاتا ہے۔

دنیا بھر میں اس دن یعنی گیارہ ربیع الآخر کو مسلمان سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک کرتے ہیں۔جس کو بڑی گیارھویں شریف بھی کہا جاتا ہے۔

امام المحدثین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہم نے اپنے امام عارف کامل شیخ عبد الوہاب قادری قدس سرہ کو حضرت غوث اعظم کے یوم عرس (یعنی گیارہویں شریف) کی محافظت و پابندی فرماتے دیکھا ہے علاوہ ازیں ہمارے شہروں میں ہمارے دیگر مشائخ کے نزدیک بھی گیارہویں شریف مشہور و متعارف ہے۔

بے شک ہمارے ملک (ہندوستان) میں آج کل (عرس مبارک غوث پاک یعنی گیارہویں شریف کی) گیارہویں تاریخ مشہور ہے کہ امام عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کیمشائخ بھی اسی تاریخ کو گیارہویں شریف کا ختم دلایا کرتے تھے۔(ما ثبت بالسنۃ)

امام المحدثین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہم نے اپنے امام و سردار، عارف کامل شیخ عبدالوہاب قادری متقی قدس سرہ کو حضرت غوث اعظم کے یوم عرس (یعنی گیارہویں شریف) کی محافظت و پابندی فرماتے دیکھا ہے علاوہ ازیں ہمارے شہروں میں ہمارے دیگر مشائخ کے نزدیک بھی گیارھویں شریف مشہور و متعارف ہے۔

بے شک ہمارے ملک (ہندوستان) میں آج کل (عرس مبارک غوث پاک یعنی

گیارہویں شریف کی) گیارہویں تاریخ مشہور ہے کہ امام عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مشائخ بھی اسی تاریخ کو گیارہویں شریف کا ختم دلایا کرتے تھے۔

(ما ثبت بالسنۃ صفحہ، ۱۲۴ تا ۱۲۷)

اسی طرح استاذ المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ،، حضرت غوث پاک کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ اور شہر کے اکابر وغیرہ جمع ہوتے نماز عصر کے بعد مغرب تک قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور سرکار غوث پاک کی شان میں قصائد اور منقبت پڑھتے ، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے آس پاس مریدین حلقہ بنا لیتے اور ذکرِ جہر شروع ہوتا اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی اس کے بعد طعام و شیرینی جو نیاز ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے۔

ان مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف کا اہتمام کرنا ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے اور علما و صلحا نے گیارہویں شریف کے اہتمام کو ہمیشہ محبوب و مرغوب رکھا ہے اور اپنے معتقدین کو بھی فرمایا کہ گیارہویں شریف جیسے محمود و مستحسن فعل پر اپنے اسلاف کی پیروی کریں کہ ارشاد نبوی ہے :

مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ،

ترجمہ: جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

پھر گیارہویں شریف محبوب و مستحسن کیوں نہ قرار دی جائے کہ اس میں وہ اعمال انجام دیے جاتے ہیں جو اللہ عز وجل کے قرب و رضا اور رسول اللہ کی خوشنودی اور حصول خیر و برکت اور حصول اجر و ثواب کا ذریعہ ہیں۔ مثلاً گیارہویں شریف کی تقریب میں قرآن

شریف کی تلاوت کی جاتی ہے جس کے بارے میں حدیث مبارک میں فرمایا گیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں یعنی اگر قاری پڑھے الم تو الف پر دس، لام پر دس، اور میم پر دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

اسی طرح گیارہویں شریف میں درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور بے شمار احادیث مبارکہ ہیں جن میں درود وسلام پڑھنے کے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں، حدیث مبارک ہے: جو شخص ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اسے دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے، دس درجات بلند فرماتا ہے۔

سیرتِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ مبارکہ اہلِ محبت و ولایت کے لیے مشعلِ راہ رہی ہے، جنابِ غوثیت مآب ولایت وروحانیت کے مینارۂ نور کی حیثیت سے کائناتِ ارضی پر جلوہ گر ہوئے اور اسلام کی روحانی زندگی کو مشارق ومغارب کی پہنائیوں میں نافذ کرتے رہے، دنیائے اسلام کی روحانی بارگاہیں آپ ہی کی نگاہِ کرم سے منور ہوئیں اور ولایت کے تمام سلاسل آپ سے ہی فیض یاب ہوتے رہے۔

نام وکنیت

حضرتِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام حضرت سید عبد القادر جیلانی ہے، کنیت ابو محمد ہے، لقب محی الدین ہے مگر عامۃ المسلمین میں آپ محبوب سبحانی، غوث الثقلین اور غوث الاعظم کے نام سے مشہور ہیں۔

سلسلۂ نسب

آپ کا سلسلۂ نسب والد ماجد کی طرف سے گیارہ واسطوں سے اور بواسطۂ مادرِ محترمہ چودہ واسطوں سے امیر المومنین حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے، آپ والدِ ماجد کی نسبت سے حسنی ہیں۔

والد ماجد

حافظ ذہبی و حافظِ ابنِ رجب نے بیان کیا ہے کہ آپ یعنی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح جنگی دوست تھے، مؤلف کہتا ہے کہ جنگی دوست فارسی لفظ ہے جس کے معنی جنگ سے انسیت رکھنے والے ہیں۔

والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کی کنیت اُمّ الخیر اور اَمَۃُ الجباران کا لقب اور فاطمہ نام تھا آپ حضرت عبداللہ الصومعی الزاہد الحسینی کی دختر اور سراپا خیر و برکت تھیں۔

آپ مادرزاد ولی تھے

یہ بات نہایت ہی مشہور و معروف ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایامِ رضاعت میں ماہ رمضان میں دن کے وقت اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے۔ یہ بات لوگوں میں پھیل گئی کہ فلاں گھرانے میں ایک ولی پیدا ہوا ہے جو دن میں دودھ نہیں پیتا اور

روزے سے رہتا ہے۔

ایک دفعہ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کب معلوم ہوا کہ آپ ولی اللہ ہیں؟ فرمایا: میں جب مدرسے جاتا تو دیکھتا کہ ایک فرشتہ میرے ساتھ چل رہا ہے پھر جب مدرسے پہنچ جاتا تو وہ فرشتہ بچوں سے کہتا کہ ولی اللہ کے لیے جگہ دو۔ (اخبارالاخیار)

آپ کا علم وفضل

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ علم ظاہری اور باطنی کے عالم وفاضل تھے۔ ایک دن آپ کی مجلس میں ایک قاری نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی آپ نے اس کی تفسیر بیان کرنی شروع کی۔ پہلے ایک تفسیر پھر دوسری اور یہاں تک کہ ایک آیت کی گیارہ تفسیریں بیان فرمائیں۔ پھر چالیس وجوہ بیان فرمائی اور ہر معنی اور تفسیر کی علیحٰدہ علیحٰدہ سند اور دلیل پیش کی، حاضرین آپ کے علم اور فضل سے بے حد متاثر ہوئے اور دم بخود رہ گئے۔

(اخبارالاخیار)

آپ کی بے مثال عبادت

ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پچیس سال تک ترک دنیا کیے ہوئے میں نے عراق کے جنگلوں اور میدانوں میں اس طرح وقت گزارا کہ میں کسی کو نہ پہنچانتا اور نہ کوئی مجھے پہنچانتا تھا۔ اور رجال غیب اور جنات میرے پاس آتے تھے ان کو حق کی تعلیم دیتا رہا اور چالیس سال تک میں نے عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی اور پندرہ سال تک عشا کی نماز کے بعد ایک قرآن شریف ختم کرتا رہا اور ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ایک ہاتھ سے دیوار کا

سہارا لے کر عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ اور چالیس چالیس دن تک بغیر کھائے پیے عبادت میں وقت گزارتا۔ (اخبار الاخیار)

آپ کی بابرکت نسبت

ایک بزرگ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! دعا فرمایئے کہ میرا خاتمہ قرآن وسنت پر ہو، ارشاد فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا اور کیوں نہ ہوگا جب کہ تمہارے پیر و مرشد شیخ عبد القادر جیلانی ہیں۔ ان بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے تین مرتبہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایمان پر خاتمے کی درخواست کی اور تینوں مرتبہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی جواب ارشاد فرمایا۔

(اخبار الاخیار)

آپ کی لاجواب دستگیری

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کر دیا اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمتیں نازل کرے گا۔ اور وہ بغیر توبہ کے نہ مرے گا۔ اور اللہ عزوجل نے وعدہ کیا ہے کہ میرے تمام مریدین اور میری راہ پر چلنے والوں اور مجھ سے محبت رکھنے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ فرمایا کہ میرے تمام مریدین کے نام مجھ پر پیش کیے گئے جنہیں میری وجہ سے بخش دیا گیا۔

آپ نے یہ چند واقعات پڑھ کر اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ہمارے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کس قدر جلیل القدر ولی اللہ ہیں، لہٰذا علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف مناتا ہے اس پر رحمتوں کی بارش ہوتی ہے اور اس کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

لہٰذا تمام مسلمان بھائیوں کو چاہیے کہ ربیع الآخر کی گیارہویں تاریخ کو حسب توفیق کھانا پکا کر فاتحہ دلائیں اور اس کا ثواب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایصال کرے (ان شاء اللہ) اس کی برکات آپ اپنی آنکھوں سے دنیا ہی میں دیکھ لیں گے۔

ربیع الثانی کے وظائف

۱۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صبح سو مرتبہ پڑھ لیا کرو، دنیا تمھارے پاس ذلیل ہو کر آئے گی:

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ وَ بِحَمۡدِهٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ.

۲۔ روزانہ ۵۰۰ سو مرتبہ: سُبۡحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلۡقِهٖ

۳۔ پورے ماہ میں تین روزے رکھے۔

۴۔ روزانہ آدھا گھنٹہ درود شریف۔

۵۔ عشا کے بعد دو رکعت نفل۔

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص عشا کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد بیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، اس کے لیے جنت میں دو محل بنائے جاتے ہیں، جنھیں اہلِ جنت

بڑے شوق سے دیکھیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

ماہِ ربیع الثانی کی عبادات

چار رکعت نفل نماز:

اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں اور انتیسویں تاریخوں میں جوکوئی چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہزار بدیاں معاف کی جاتی ہیں اور اس کے لیے چار حوریں پیدا ہوتی ہیں۔

تیسری شب کے نوافل:

ربیع الثانی کے مہینے کی تیسری شب کو چار رکعت نماز ادا کرے، قرآن حکیم میں سے جو کچھ یاد ہے پڑھے۔ سلام کے بعد یَا سَمِیْعُ یَا بَدِیْعُ کہے۔

پندرہویں شب کے نوافل:

اس ماہ کی پندرہ کو چاشت کے بعد چودہ رکعتیں دو، دو رکعات ادا کرے۔ اس نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اقرأ سات بار پڑھے۔

ماہ ربیع الآخر کے نوافل:

اس مہینے کی پہلی، پندرہویں اور انتیسویں تاریخوں میں جو کوئی چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پانچ پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہزار گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے لیے چار حوریں پیدا ہوتی ہیں۔

ماہِ ربیع الآخر کے اعراس

پانچ ربیع الآخر	حضرت سید شاہ ابراہیم عرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
سات ربیع الآخر	امام دار الہجرۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
گیارہ ربیع الآخر	پیرانِ پیر روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چودہ ربیع الآخر	حجۃ الاسلام امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
پندرہ ربیع الآخر	حضرت رضا علی خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
انیس ربیع الآخر	محبوبِ الٰہی حضور نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
اکیس ربیع الآخر	امام سیدی اسماعیل حسن مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

ماہِ جمادی الاولیٰ

اسلامی سال کے پانچویں مہینے کا نام جمادی الاولی ہے، یہ نہایت بزرگ اور فضیلت والا مہینہ ہے اور اس میں عبادت کرنے کا بہت ثواب ہے۔

وجہ تسمیہ

اس ماہ کو جمادی الاولیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ اس مہینے کا نام رکھتے وقت ایسا موسم تھا کہ جس میں پانی سردی سے جم جاتا ہے۔

جمادی الاولیٰ کے نوافل

۱۔ اس مہینے کی پہلی تاریخ کو رات کے وقت یعنی بعد نماز عشا چار رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں تو اللہ عزوجل نوّے ہزار سال کی نیکیاں پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں لکھنے کا حکم فرماتا ہے اور نوے ہزار سال کے گناہ نامہ اعمال سے مٹانے کا حکم فرماتا ہے۔

۲۔ پہلی تاریخ بعد نماز عشا بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھنی ہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے، ان شاء اللہ العزیز اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اسے بے شمار نمازوں کا ثواب عطا کرے گا۔

جمادی الاولیٰ کے اہم واقعات

۱۔ اس مہینہ میں غزوۂ بنی سلیم ہوا تھا۔

۲۔ اسی مہینہ میں غزوۂ ذات الرقاع ہوا تھا۔

۳۔ اسی مہینہ میں وفد بن الحارث کے قبولِ اسلام کا واقعہ پیش آیا۔

۴۔ اسی مہینہ میں قحطانی قبائل نے اسلام قبول کیا تھا۔

جمادی الاولیٰ کے وظائف

۱۔ جو شخص اس ماہ میں یہ ورد پڑھتا ہے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگر چہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

روزانہ ہر نماز کے بعد ۴۰ مرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

۲۔ پورے ماہ میں تین روزے رکھیں۔

۳۔ روزانہ آدھا گھنٹہ درود شریف۔

۴۔ دو رکعت صلوٰۃ التوبہ۔

(صلوٰۃ التوبہ کا طریقہ نوافل کے باب میں ملاحظہ کریں۔)

ماہِ جمادی الاولیٰ کے اعراس

چھ جمادی الاولیٰ	سیدی حضور مجاہدِ ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
سترہ جمادی الاولیٰ	حجۃ الاسلام حضور حامد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
بائیس جمادی الاولیٰ	حضور سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

جمادی الآخرۃ

اسلامی سال کے چھٹے مہینے کا نام جمادی الآخرۃ ہے۔

وجہِ تسمیہ

جب اس مہینہ کا نام رکھا گیا اس وقت موسم بہار کا آخر تھا جس میں پانی جمتا تھا، اس لیے اسے جمادی الآخرۃ کہتے ہیں۔

اس ماہ کے اہم واقعات

۱۔ اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔

۲۔ اس ماہ کی ۲۲ تاریخ ۱۳ھ کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔

۳۔ اس ماہ کی نویں تاریخ کو سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارک ہوئی۔

۴۔ اس ماہ کی چودہ تاریخ کو سیدنا حضرت امام موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

۵۔ اس ماہ کی بیسویں تاریخ کو حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی ولادت مبارکہ ہوئی تھی۔ (عجائب المخلوقات)

جمادی الآخرۃ کے معمولات

۱۔ اس مہینے کی پہلی تاریخ میں چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تیرہ تیرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس شخص کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔

۲۔ روزانہ ۵۰۰ سو مرتبہ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.

۳۔ پورے ماہ میں تین روزے رکھے۔

۴۔ روزانہ آدھا گھنٹہ درود شریف۔

۵۔ دو رکعت صلوٰۃ التوبہ۔

۶۔ اس ماہ کی اکیسویں شب سے آخری تاریخ تک روزانہ ہر شب کو بعد نماز عشا بیس رکعت نفل دس سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو حُرمت رجب المرجب کا ثواب عطا کرے گا یعنی اس نماز کا مقصد ہے کہ ماہ رجب کے مبارک مہینہ کا استقبال عبادت الٰہی سے کیا، اس لیے اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔

۷۔ ماہ رجب المرجب کے استقبال کے مقصد سے اس ماہ کی آخری تاریخ کو روزہ رکھنا افضل ہے۔

ماہِ جمادی الآخرۃ کے اعراس

ایک جمادی الآخرۃ	حضور سیدی حافظِ ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
پانچ جمادی الآخرۃ	مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
آٹھ جمادی الآخرۃ	حضور شاہ مخدومِ ماہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
گیارہ جمادی الآخرۃ	سیدی آلِ مصطفیٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
سولہ جمادی الآخرۃ	حضور شاہِ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
بائیس جمادی الآخرۃ	یارِ غارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وصال۔
پچیس جمادی الآخرۃ	حضور تاج العلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چھبیس جمادی الآخرۃ	حضور عبدالوحید تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

ماہِ رجب المرجب

اسلامی سال کے ساتویں مہینے کا نام رجب المرجب ہے، یہ ان چار مہینوں میں سے ایک ہے جن کو قرآنِ کریم نے ذکر فرمایا ہے: مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ یعنی چار معظم مہینوں میں سے ایک معظم مہینہ رجب ہے اور کتبِ حدیث میں بھی رجب کی بڑی فضیلت وارد ہے، چند مبارک حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِيْ۔

ترجمہ: رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری اُمّت کا مہینہ ہے۔

آپ سے عرض کیا گیا: رجب کے اللہ کا مہینہ ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ یہ مہینہ مغفرت کے ساتھ خاص ہے، اس میں لوگوں کی جانوں کی حفاظت کی جاتی ہے، اسی مہینے میں اللہ نے انبیاے کرام علیہم السلام کو اپنے قرب سے نوازا اور اسی مہینے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں کو ان کے دشمنوں سے نجات بخشا۔

رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسے محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر ہے۔

بے شک رجب عظمت والا مہینہ ہے، اس میں نیکیوں کا ثواب دوگنا ہوتا ہے، جو شخص رجب کے ایک دن کا روزہ رکھے تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔

وجہِ تسمیہ

رجب ترجیب سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں تعظیم کرنا۔ اہل عرب اس مہینہ کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ کہتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے اس لیے اس کو رجب کا نام دیا گیا۔

ماہِ رجب کے اہم واقعات

۱۔ اسی مہینہ کی پہلی تاریخ کو حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تھے اور کشتی کا آغاز ہوا تھا۔

۲۔ اسی مہینہ میں پنجگانہ نمازیں فرض ہوئیں۔

۳۔ اسی مہینہ میں زکوٰۃ فرض ہوئی۔

۴۔ اسی مہینہ میں غزوۂ تبوک واقع ہوا۔

۵۔ اسی ماہ کی ستائیسویں تاریخ کو حضور رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی۔

ماہِ رجب کے روزے

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَہٗ اسْتَوْجَبَ عَلَی اللّٰہِ ثَلَاثَۃَ اَشْیَآءَ: مَغْفِرَۃً لِجَمِیْعِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَ عِصْمَۃً فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمُرِہٖ وَ اَمَانًا مِنَ الْعَطَشِ یَوْمَ الْعَرْضِ الْاَکْبَرِ۔

ترجمہ: جس نے ماہ رجب کا روزہ رکھا اس کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ذمۂ کرم پر لے لیا ہے، اس کے گذشتہ سارے گناہوں کی معافی، بقیہ عمر میں اس کی گناہوں سے حفاظت اور قیامت کے دن پیاس سے امان۔

ایک ضعیف العمر شخص کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک و سلم! میں پورے مہینے کا روزہ نہیں رکھ سکتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھو اس لیے کہ اس میں نیکیاں دس گنا ہو جاتی ہیں اور پندرہویں تاریخ کا اور آخری دن کا روزہ رکھو۔ تم کو پورے مہینے کے روزے رکھنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا۔

ایک مقام پر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب سے غافل مت ہونا، وہ ایسی رات ہے جسے ملائکہ ''رغائب'' (بڑی رغبت والی رات) کہتے ہیں۔ اس رات جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو زمین وآسمان کے سارے فرشتے کعبے میں اور اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! تم مجھ سے جو چاہو مانگ لو۔ فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! ہماری بس یہی خواہش ہے کہ تو ماہ رجب کے روزے رکھنے والوں کی مغفرت فرما دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انھیں معاف کر دیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ نَھْرًا یُقَالُ لَہٗ رَجَبٌ مَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ یَوْمًا وَّاحِدًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ النَّھْرِ۔

ترجمہ: جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام رجب ہے۔ جو کوئی ماہ رجب کے ایک دن کا بھی روزہ رکھے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اس نہر کے پانی سے سیراب فرمائے گا۔

حضرت سعید شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رجب کے مہینے میں ایک روزہ رکھا اس کا وہ روزہ ثواب میں ایک مہینے کے روزے کے برابر ہوگا، جس نے رجب کے سات دنوں کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کے سات دروازے بند کر دے گا، جو رجب کے آٹھ دنوں کے روزے رکھے گا اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے، جو رجب کے دس دنوں کے روزے رکھے گا اسے آسمان سے ایک منادی آواز دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا ہے، اب تو نئے سرے سے عمل کر اور جو زیادہ کرے گا اللہ اس کے لیے اجر وثواب میں اضافہ فرمائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ کہتے ہیں:

مَنْ صَامَ يَوْمَ سَبْعَةٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ صِيَامَ سِتِّيْنَ شَهْرًا وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ هَبَطَ فِيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ.

ترجمہ: جو کوئی ستائیسویں رجب کو روزہ رکھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے گا۔ یہی وہ دن ہے جس میں حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پیغام لے کر آئے تھے۔

چھٹی شریف

رجب کی چھ تاریخ کو مسلمان خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی چھٹی شریف (یوم عرس) مناتے ہیں یہ باعث خیر و برکت ہے۔ حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ چشتیہ کے شہنشاہ ہیں۔ خواجہ غریب نواز آپ کا لقب ہے، علما فرماتے ہیں: بزرگان دین کے اعراس میں رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں ہوتی ہیں لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ رجب شریف کی چھ تاریخ کو خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس کے سلسلے میں چھ رجب کو ضرور نیاز پکا کر اس پر فاتحہ دلائیں، پھر اسے بطورِ خاص غربا میں تقسیم کریں۔ اس نیک عمل سے جو برکتیں نازل ہوں گی اسے آپ دنیا ہی میں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور آخرت میں بھی برکات حاصل ہوں گی۔

سیدنا خواجہ غریب نواز کے مختصر حالات

ولادتِ مبارک

آپ کی جائے ولادت میں اختلاف ہے، مؤلف سیر العارفین نے آپ کا مَوْلَدْ سجستان لکھا ہے۔ بعض نے سنجار متصل موصل لکھا ہے۔ بعض نے متصل اصفہان سنجر لکھا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ حسبِ سیر الاقطاب آپ کا آبائی وطن سنجرستان (صوبہ سجستان یعنی سنجر یا سیسان ہے اور جائے ولادت صفاہان (اصفہان) ہے لیکن آپ کی بود و باش سنجان میں رہی جو سنجر کے نام سے مشہور ہے بقولِ ابوالفضل یہ قصبہ سنجر سیسان سے متعلق ہے۔ یہاں آپ کے خاندان کے افراد اب تک موجود ہیں، اس کے گرد پہاڑ ہیں پھل بکثرت ہوتے ہیں

باشندگان نیک خصلت ہیں۔

خلفاے عباسیہ سادات پر مظالم کرتے تھے اس لیے غالب گمان ہے کہ آپ کے اجداد نے ان کے مظالم سے تنگ آ کر دار الخلافت بغداد سے دور سنجر (جس کو ابوالفضل نے سنکر یا سنگر لکھا ہے اور گاف کو جیم سے بدل کر آپ کو سنجری لکھا ہے) میں اقامت اختیار کر لی تھی مگر آپ کی ولادت کے موقع پر آپ کی والدہ اصفہان میں تھیں تاہم سابقہ نسبت مکانی کی وجہ سے اصفہان میں بھی آپ کی نسبت سنجری ہی رہی۔

تاریخ وسن ولادت

آپ کی ولادت کے مختلف سنین ۵۲۳ھ اور ۵۳۷ھ کے درمیان لکھے گئے ہیں مگر بحوالہ کلمات الصادقین مؤلف مرأت الاسرار نے آپ کا بعمر ۹۷ سال ۶۲۷ھ میں وصال پانا لکھا ہے ۶۲۷ میں سے ۹۷ سال عمر کے کم کر دینے سے آپ کا سنہ ولادت ۵۳۰ھ برآمد ہوتا ہے یہی سالِ ولادت مؤلف مرأت الانساب (ص:۱۶۰) اور خاندان زبیر کبنوی (جلد اول ص:۳۱۶) وغیرہ نے لکھا ہے۔ مرقعہ خواجگان نے ص:۱۱ پر بحوالہ آئینہ تصوف اور بعض دوسرے تذکرہ نویسوں نے آپ کی تاریخِ ولادت ۹/جمادی الآخرہ لکھی ہے۔ ۵۳۰ھ کی یہ تاریخ ۱۵/مارچ ۱۱۳۶ء روز یکشنبہ سے مطابقت کرتی ہے۔

اسمِ گرامی اور خطابات والقاب

بعض کے نزدیک آپ کا پورا نام معین الدین حسن ہے مگر بعض کے نزدیک معین الدین ہے اور والدین کے پکارنے کا مختصر نام حسن ہے۔ بعدِ وصال آپ کی پیشانی پر بخط نور

''هٰذَا حَبِيْبُ اللهِ'' مرقوم تھا۔ اس لیے یہ دربارِ ایزدی سے عطا کردہ خطاب سمجھا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر جب آپ نے دربارِ رسالت میں سلام پیش کیا تو جوابِ سلام کے ساتھ قطب مشائخ بر و بحر کا خطاب عطا ہوا۔ عام طور سے لوگ آپ کو عطائے رسول، خواجہ اجمیر، خواجہ بزرگ ہند الولی، غریب نواز، سلطان الہند، نائب رسول فی الہند وغیرہ کے خطابات سے یاد کرتے ہیں۔ بعض حضرات فاتحہ کے موقعہ پر آپ کے نام کے ساتھ تاج المقربین والمحققین، سید العابدین، تاج العاشقین، برہان الواصلین، آفتابِ جہاں، رحمتِ ہندوستاں، پناہِ بے کساں، دلیل العارفین کے القاب لگاتے ہیں۔

چشتی کہلانے کی وجہ

یہ خیال غلط ہے کہ چشتی سلسلہ حضرتِ خواجہ غریب نواز سے شروع ہوا بلکہ اس کی ابتدا حضرتِ خواجہ ابواسحاق سے ہوئی، حضرت خواجہ ابواسحاق شامی جب بقصدِ حصولِ بیعت حضرت خواجہ ممشا دعلوی دینوری کے یہاں بغداد میں حاضر ہوئے اور شرفِ بیعت وارادت سے مشرف ہوئے تو حضرت خواجہ ممشا دعلو دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا ''تیرا نام کیا ہے؟'' عرض کیا اس عاجز کو ابواسحاق شامی کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آج سے ہم تجھ کو ابواسحاق چشتی کہیں گے اور جو تیرے سلسلۂ ارادت میں تا قیامِ قیامت داخل ہوگا وہ بھی چشتی کہلائے گا۔ پس حضرت خواجہ ابواسحاق شامی حسبِ فرمانِ مرشد چشت (شا قلان جو ہرات سے تیس کوس ہے) میں تشریف لائے اور رشد و ہدایت میں مصروف ہوئے۔ آپ کے سلسلہ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ ابو احمد چشتی، حضرت خواجہ محمد چشتی، حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی اور حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی بھی چشت میں قیام پذیر ہو کر مدفون

ہوئے بایں وجہ یہ سلسلہ چشتی کے نام سے مشہور ہوا چوں کہ مذکورہ بالا حضرات حضور خواجہ غریب نواز کے پیرانِ سلسلہ ہیں اس لیے حضرت خواجہ غریب نواز بھی چشتی کہلائے۔

رضاعت

آپ کا عہدِ طفلی عام بچوں جیسا نہ تھا بلکہ ایامِ رضاعت میں بھی شانِ غریب نوازی کا اظہار فرماتے تھے" بزمانۂ رضاعت جب کوئی عورت اپنا بچہ لے کر آپ کے یہاں آجاتی اور اس کا بچہ دودھ کے لیے روتا تو آپ کی والدہ آپ کا اشارہ سمجھ جاتیں اور آپ کا دودھ اسے پلا دیتیں۔اس نظارے سے آپ بہت خوش ہوتے اور فرطِ مسرت سے ہنستے۔تین چار سال کی عمر کے زمانہ میں آپ اپنے ہم عمر بچوں کو بلاتے اور انھیں کھانا کھلاتے۔

صغرِ سنی

ایک عید کے موقع پر حضرتِ خواجہ بزمانہ صغرِ سنی عمدہ لباس پہنے ہوئے نماز کے لیے جا رہے تھے،راستے میں آپ نے ایک نابینا لڑکے کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھا،آپ کو اس پر رحم آیا اسی وقت اپنے کپڑے اتار کر اس بچے کو دے دیے اور اس کو اپنے ساتھ عید گاہ لے گئے۔آپ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کبھی کھیل کود میں شریک نہ ہوتے تھے۔

نشوونما اور ابتدائی تعلیم

آپ کا نشوونما خراسان میں ہوا،ابتدائی تعلیم کے متعلق کتابوں میں تفصیلات نہیں ہیں مگر حال کے ایک تذکرہ میں لکھا ہے کہ ابتدائی تعلیم آپ نے گھر پر حاصل کی۔نو سال کی

عمر میں قرآنِ مجید حفظ کیا بعد ازآں آپ سنجر کے مدرسے میں داخل ہو گئے یہاں آپ نے تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑے عرصے میں بہت علم حاصل کرلیا۔

ایک مجذوب سے ملاقات

ایک دن آپ اپنے باغ کو سیراب کر رہے تھے کہ اپنے وقت کے مشہور مجذوب حضرت ابراہیم قندوزی کا وہاں سے گزر ہوا۔ حضرت خواجہ نے نہایت عزت و احترام کے ساتھ انھیں بٹھایا اور خوشۂ انگور سے ان کی تواضع کی۔ خواجہ کے حسنِ سلوک سے مجذوب کا دل خوش ہو گیا انہوں نے اپنی بغل سے سوکھی ہوئی روٹی کا ایک ٹکڑا نکالا اور دانت سے چبا کر حضرت خواجہ کو دیا، اسے کھاتے ہی دل کی حالت بدل گئی، کیف و سرمستی کے عالم میں باغ و پن چکی فروخت کر کے ساری قیمت فقرا اور مساکین میں تقسیم کر دی اور خراسان کی طرف نکل گئے۔ (ماہنامہ استقامت کا اولیاء نمبر، جولائی ۱۹۷۷ء، ص: ۶۳)

خراسان سے ہندوستان تک کا سفرنامہ

۵۴۵ھ سے ۶۳۲ھ تک کا اکثر زمانہ آپ نے سفر میں گزارا ہے اس درمیان میں کہیں ہفتوں، کہیں مہینوں اور کہیں سالوں تک قیام بھی ثابت ہے، دورانِ سفر میں جو جو مقامات آپ کے قدموں کے نیچے سے گزرے ہیں ان کی ایک اجمالی فہرست ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) خراسان (۲) سمرقند (۳) بخارا (۴) عراق، عرب (۵) ہارون (۶) بغداد (۷) کرمان (۸) ہمدان (۹) تبریز (۱۰) استر آباد (۱۱) خرقان (۱۲) میمنہ (۱۳) ہرات (۱۴) سبزہ وار

(۱۵)افغانستان (۱۶)غزنی (۱۷)رے (۱۸)فالوجہ (۱۹)مکہ معظّمہ (۲۰)مدینہ طیبہ (۲۱)بدخشاں (۲۲)دمشق (۲۳)جیلان (۲۴)اصفہان (۲۵)چشت (۲۶)ہندوستان براہِ ملتان،لاہور،سمانہ،دہلی،اجمیر۔

اس سفر نامہ میں بیس سال کا وہ سفر بھی شامل ہے جو حضرت خواجہ نے اپنے پیرومرشد حضرت عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمرکابی میں کیے ہیں۔اس سفر میں سرکار بغداد حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضرت خواجہ کی ملاقات کئی بار ہوئی ہے ایک ملاقات میں حضور خواجہ کے متعلق غوثِ اعظم کی یہ بشارت بھی منقول ہے کہ یہ مرد مقتدائے روزگار رسے ہے، بہت سے لوگ اس کے ذریعہ منزلِ مقصود کو پہنچیں گے۔(بعض اہلِ علم نے اس سے اختلاف کیا ہے)

مرشد سے ملاقات

انیس الارواح میں خود حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ اپنے مرشد سے ملاقات اور بیعت کا واقعہ اپنے قلم سے یوں تحریر فرماتے ہیں:

مسلمانوں کا یہ دعا گو معین الدین حسن سنجری بمقام بغداد شریف خواجہ جنید کی مسجد میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ کی دولت پابوسی سے مشرف ہوا۔

اس وقت مشائخ کبار حاضرِ خدمت اقدس تھے جب اس درویش نے سر نیاز زمین پر رکھا،پیرومرشد نے ارشاد فرمایا: دو رکعت نماز ادا کر،میں نے ادا کی،پھر فرمایا: قبلہ رو بیٹھ، میں بیٹھ گیا حکم دیا سورۂ بقرہ پڑھ میں نے پڑھی،فرمان ہوا اکیس بار درود شریف پڑھ میں نے پڑھا،پھر آپ کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا: آتا کہ

تجھے خدا تک پہنچا دوں، بعد ازاں مِقْرَاض (قینچی) لے کر دعا گو کے سر پر چلائی اور کلاہِ چہار ترکی اس درویش کے سر پر رکھی، گلیم خاص عطا فرمائی۔

پھر ارشاد فرمایا: بیٹھ جا، میں بیٹھ گیا، فرمایا ہمارے خانوادہ میں ایک شبانہ روز مجاہدہ کا معمول ہے تو آج رات دن مشغول رہ، یہ درویش بحکمِ محترم مشغول رہا، دوسرے دن جب حاضرِ خدمت ہوا ارشاد فرمایا: آسمان کی طرف دیکھ میں نے دیکھا، دریافت فرمایا زمین کی طرف دیکھ میں نے دیکھا، استفسار فرمایا کہاں تک دیکھتا ہے؟ عرض کیا تحت الثریٰ تک، فرمایا پھر ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ میں نے پڑھی، فرمایا پھر آسمان کی طرف دیکھ میں نے دیکھا، پوچھا اب کہاں تک دیکھتا ہے؟ عرض کیا حجابِ عظمت تک، فرمایا آنکھیں بند کر، میں نے بند کر لیں، فرمایا کھول، میں نے کھول دیں، پھر مجھے اپنی انگلیاں دکھا کر سوال کیا، کیا دیکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا اٹھارہ ہزار عالم دیکھتا ہوں۔

بعد ازاں سامنے پڑی ہوئی ایک اینٹ کے اٹھانے کا حکم دیا۔ میں نے اٹھایا تو مٹھی بھر دینار برآمد ہوئے۔ فرمایا: اسے لے جا کر فقرا میں تقسیم کر دے۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ بعد ازاں حاضرِ خدمت ہوا ارشاد ہوا چند روز ہماری صحبت میں گزار۔ عرض کیا: فرمانِ عالی سر آنکھوں پر"

شجرۂ طریقت

حضرت خواجہ معین الدین چشتی مرید حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی مرید حضرت شریف ژندنی مرید حضرت خواجہ قطب الدین چشتی مرید حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی مرید حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی مرید حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی مرید حضرت

خواجہ ممشا دعلو دینوری مرید حضرت شیخ امین الدین ہبرۃ البصری مرید حضرت سدید الدین حدیفۃ المرعشی مرید حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی مرید حضرت ابوفضیل بن عیاض مرید حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید مرید حضرت خواجہ حسن بصری مرید امام الاولیاء سیدنا علی کرم اللہ وجہہ۔

معین الہند کا لقب

ایک دفعہ آپ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور عرصہ تک قیام پذیر رہنے کے بعد آپ نے مدینہ شریف ہی میں مستقل قیام کرنے کا ارادہ کیا تو ایک رات دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو یہ بشارت ہوئی ''معین الدین! تم میرے دین کے معین ہو، میں نے ولایتِ ہندوستان تمھیں عطا کی۔ وہاں ظلمتِ کفر پھیلی ہوئی ہے، تم اجمیر جا کر قیام کرو تمہارے وہاں جانے سے ظلمتِ کفر دور ہو جائے گی اور اسلام رونق پذیر ہوگا''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر آپ بہت خوش ہوئے اور متحیر بھی کہ اجمیر کدھر ہے اسی سوچ میں مبتلا تھے کہ آپ پر غنودگی طاری ہوئی، اسی حالت میں عالمِ رؤیا (خواب) میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، باقی واقعہ خود حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، معین الدین دیکھو! تمام مشارق و مغارب کے دروازے تمہارے لیے کھلے ہیں''۔ اس کے بعد آپ کو اجمیر شریف، قلعہ اور تمام پہاڑ دکھائے گئے اور ایک انار عطا کیا اور ارشاد فرمایا 'خدا نے تمھیں تحفہ عطا کیا ہے' چنانچہ اس کے بعد آپ ہندوستان تشریف لائے اور بالآخر اجمیر شریف جلوہ افروز ہوئے۔

شبِ معراج

یہ رجب کی ستائیسویں رات ہے اس رات میں سیدالانبیاء محمدٌ رّسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خدائے پاک کا وہ قربِ خاص حاصل ہوا جو کسی نبی، رسول اور فرشتۂ مقرب کو بھی حاصل نہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی بارگاہِ خاص میں بڑے ہی اعزاز کے ساتھ بلایا، ہم کلامی کا شرف بخشا، اپنے دیدار سے نوازا، اور آپ کی امت کے لیے نماز جیسی پاکیزہ و بزرگ عبادت کا تحفہ عطا کیا، قرآن حکیم میں واقعۂ معراج کی منظر کشی یوں کی گئی ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا۔

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک، جس کے گرداگرد ہم نے (دینی و دنیوی) برکت دے رکھی ہے کہ اسے ہم (ملکوتِ سماوات وارض کی) اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۝ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۝ اَفَتُمٰرُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی ۝ وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی ۝

ترجمہ: پھر وہ جلوۂ حق (اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے قریب ہوا، پھر خواب اتر آیا (یعنی اور زیادہ قریب ہوگیا) تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ، بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا، اب (اللہ تعالیٰ نے) اپنے بندے کو بلا واسطہ وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی، دل نے جھٹلایا جو (آنکھ نے) دیکھا تو (اے مشرکو!) کیا تم ان سے ان کے دیکھے

ہوئے پر جھگڑتے ہو؟ (اور واقعاتِ معراج کا انکار کرتے ہو) اور انہوں نے تو وہ جلوۂ حق دو بار دیکھا۔

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی.

ترجمہ: (خدائے پاک سے اس کے حبیب کی) آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حد سے بڑھی، بیشک آپ نے اپنے رب (کے عجائبِ ملک وملکوت) کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج کے خصائصِ نعم کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان فرمایا:

فَاَوْحٰی (اللّٰہُ) اِلَیَّ خَمْسِیْنَ صَلَاۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ.

(رواہ مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے (بلاواسطہ) مجھے وحی فرمائی جو کچھ بھی وحی فرمائی اور مجھ پر ایک دن رات میں پچاس وقت کی نمازیں فرض کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام کی گزارش پر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں نو مرتبہ نمازوں میں کمی کی درخواست کی اور ہر دفعہ پانچ وقت کی نماز کم ہوتی رہی، یہاں تک کہ پانچ وقت کی باقی رہ گئی:

قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ لِکُلِّ صَلَاۃٍ عَشْرٌ، فَذٰلِکَ خَمْسُوْنَ صَلٰوۃً. (رواہ مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب (بار بار مدح کئے گئے) یہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں لیکن ہر نماز پر دس وقت کی نماز کا ثواب ملے گا، تو یہ پانچ وقت کی نمازیں ثواب میں پچاس وقت کی نمازوں کے برابر ہیں۔

مومنوں کی معراج

خدائے پاک نے شبِ معراج میں خاص طور پر ہمیں نمازوں کا تحفہ عطا فرما کر یہ اشارہ فرمایا کہ دیدارِ الٰہی وقربِ خداوندی تو رسول کی معراج ہے اور نمازوں کے ذریعے اس پاک مولیٰ سے راز و نیاز مومنوں کی معراج ہے اسی لیے نماز کی ادائیگی میں خشوع وخضوع کا یہ حکم دیا گیا:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ.

ترجمہ: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو کہ جیسے اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تمھاری یہ کیفیت نہ ہوسکے تو (کم از کم) اس خشوع کے ساتھ عبادت کرو کہ وہ معبودِ برحق یقیناً تمھیں دیکھ رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے تو سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرو۔ (مسلم شریف، حصہ اول ص: ۳۵۰)

شبِ معراج کی عبادت ونماز

رات میں جاگ کر دو دو یا چار چار رکعت کی نیت سے نفل نمازیں پڑھیں، ایک بار صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھیں۔ خاص طور پر یہ بارہ رکعت نماز ضرور پڑھ لیں جس کی حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب کی ستائیسویں رات میں

عبادت کرنے والوں کو سو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ جس نے اس رات میں بارہ رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر قرآن حکیم کی کوئی سورہ پڑھے اور دو دو رکعت پر تشہد (التحیات للہ آخر تک) پڑھ کر (بعد درود) سلام پھیرے اور بارہ رکعتیں پڑھنے کے بعد سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

پھر سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے، تو دنیا و آخرت کے اُمور سے متعلق جو کچھ چاہے دعا کرے اور صبح میں روزہ رکھے، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے گا، مگر یہ کہ وہ کسی گناہ کی دعا کرے۔ (تو یہ دعا قبول نہ ہوگی)

(شعب الایمان للبیہقی، حصہ پنجم، ص: ۳۴۶)

قیام شب اور نفل نماز

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحْیَا لَیْلَۃَ رَجَبٍ وَ صَامَ یَوْمَھَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَ کَسَاہُ مِنْ خُضَرِ الْجَنَّۃِ وَ سَقَاہُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ.

ترجمہ: جو کوئی رجب کی کسی رات میں رات بھر عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے اللہ تبارک و تعالیٰ اسے جنت کا پھل کھلائے گا، جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور اسے رحیق مختوم سے سیراب فرمائے گا۔

(رحیق مختوم جنت کی خالص شراب ہے جس میں کسی اور چیز کی ملاوٹ نہیں ہے،

اس پر مہر لگی ہوئی ہے کہ نیک لوگ ہی اس کی مہر توڑیں گے۔)

آقائے کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو کوئی رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے پھر عشا اور رات کی پہلی تہائی کے درمیان چھ سلام سے بارہ رکعت (نفل نماز) پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھ پر ستر مرتبہ ان الفاظ میں درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ

پھر ایک مرتبہ سجدہ کرے اور اپنے سجدے میں ستر مرتبہ کہے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ

پھر سجدے سے سر اٹھائے اور ستر مرتبہ کہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ

پھر ایک سجدہ کرے اور ستر مرتبہ کہے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ

اب سجدے ہی کی حالت میں اپنی حاجت کا سوال کرے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی مراد پوری فرمائے گا۔

(نوٹ: اگر رجب کی پہلی جمعرات کو یہ عمل نہ کر سکے تو دوسری یا تیسری جمعرات کو بھی کیا جا سکتا ہے۔)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو کوئی بندہ یا بندی یہ نماز پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے

تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اگر چہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ، ریت کے ذروں، پہاڑوں کے وزن اور درخت کے پتوں کے برابر ہوں اور قیامت کے دن اس کے ساتھ ساتھ اس کی خاندان کے سات سو لوگوں کی شفاعت کی جائے گی جن پر جہنم واجب ہو چکا ہو۔ جب قبر میں اس کی پہلی رات ہوگی تو اس نماز کا ثواب اسے اچھی صورت میں بھیجا جائے گا تو وہ اسے اچھی شکل وصورت اور میٹھی زبان میں سلام کرے گا اور اس سے کہے گا: اے میرے پیارے! تجھے خوش خبری ہو، تو ہر سختی سے نجات پا گیا ہے۔

وہ کہے گا تو کون ہے؟ اللہ کی قسم نہ میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت پہلے کبھی دیکھا ہے، نہ تیری بات سے میٹھی کوئی بات سنی ہے اور نہ ہی تیری خوشبو سے بہتر کوئی خوشبو سونگھی ہے۔ وہ کہے گا: میرے پیارے! میں اس نماز کا ثواب ہوں جو تو نے فلاں سال کے فلاں مہینے کی فلاں رات میں پڑھی تھی۔ آج کی رات میں اس لیے آیا ہوں تاکہ تیرا حق ادا کروں، تیری تنہائی دور کروں، تجھ سے وحشت ختم کروں۔ جب صور پھونکا جائے گا تو قیامت کے میدان میں میں تیرے سر پر سایہ کروں گا اور تجھے خوش خبری ہے کہ تجھے تیرے پروردگار کی طرف سے ہمیشہ بھلائی میسر آئے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رجب میں ایک ایسی رات ہے جس میں عبادت کرنے والوں کے لیے سو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے، وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ جو کوئی اس میں بارہ رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی بھی سورہ ملائے، ہر دو رکعت پر تشہد کرے اور آخر میں سلام پھیرے پھر سو (۱۰۰) مرتبہ کہے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ

لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ،سومرتبہ استغفار کرے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ) ،سومرتبہ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر اپنے دنیوی اور اخروی معاملات کے لیے جو چاہے دعا کرے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ساری دعائیں قبول فرمائے گا سوائے اس کے کہ وہ کسی گناہ کی دعا کرے۔

ماہِ رجب کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: جب ماہِ رجب شروع ہوجاتا نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ .

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچادے۔

لیلۃ الرغائب کے نوافل

ماہِ رجب کی پہلی جمعرات کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں، اس رات میں مغرب کی نماز کے بعد بارہ رکعت نفل چھ سلام سے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ ۱۲ بارہ ۱۲ مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ درود شریف ستر ۷۰ مرتبہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمْ

پھر سجدے میں جا کر ستر مرتبہ یہ پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْاَعْظَمُ

پھر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں سجدۂ اول والی دعا پڑھے۔

اور پھر سجدہ میں رہ کر جو دعا مانگے وہ قبول ہوگی۔ (ما ثبت من السنۃ)

رجب کے اوراد و وظائف

۱۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ: رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا، اور تیسرے دن کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفارہ ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی)

۲۔ روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

۳۔ پورے ماہ میں تین روزے۔

۴۔ روزانہ آدھا گھنٹہ درود شریف۔

۵۔ روزانہ دو رکعت نفل نماز۔

۶۔ دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ درودِ پاک پڑھیں، اور پھر دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا، اور جب دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے تو اس کا دل زندہ رکھے گا۔ (نزھۃ المجالس)

ماہِ رجب کے اعراس

دو رجب	حضور صوفی صاحب (ڈربن) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چار رجب	فقیہِ اعظم سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چھ رجب	سلطان الہند حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
گیارہ رجب	حضور سیدی ابوالحسین محمد نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
گیارہ رجب	سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
تیرہ رجب	حضور سید موسیٰ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چودہ رجب	حضور سالارِ مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
بائیس رجب	حضرت قاضی ضیاء الدین لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
پچیس رجب	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
ستائیس رجب	سید الطائفہ سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
ستائیس رجب	شیخ ابوصالح نصر بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

کونڈوں کی نیاز کی شرعی حیثیت

۲۲ رجب کو جو کونڈے پکائے اور بھرے جاتے ہیں ان کی بعض باتیں درست ہیں اور بعض غلط۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ کوئی نیک کام کر کے آپ اس کا ثواب کسی زندہ یا مرحوم مسلمان کو پہنچا سکتے ہیں۔ فقہائے اسلام فرماتے ہیں:

اس مسئلے کی اصل یہ ہے کہ انسان اپنے نیک عمل کا ثواب نماز ہو، روزہ ہو، صدقہ ہو یا کچھ اور، اہل سنت و جماعت کے نزدیک دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے دو چتکبرے مینڈھے قربانی دیے۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسرا اپنی مسلمان اُمت کی طرف سے۔

ایصال ثواب کے ثبوت میں بے شمار دلائل ہیں مگر اختصار کے پیش نظر ایک حوالے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کونڈے بھی ایک صدقہ ہے جس کا ثواب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو پہنچایا جاتا ہے لہٰذا کارِ ثواب ہے۔ ہاں ہمارے جہلا نے جو بیہودہ قیدیں اپنی طرف سے لگا رکھی ہیں وہ درست نہیں۔ مثلاً اس موقع پر ایک چھوٹی کتاب بی بی فاطمہ کا معجزہ یا کونڈوں کے متعلق عجیب و غریب حکایتیں جو پڑھی اور بیان کی جاتی ہیں سب غلط اور جھوٹ کا پلندہ ہیں۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

عوام میں یہ مشہور ہے کہ کونڈے گھر سے باہر نہ نکالے جائیں، اسی جگہ کھائیں۔ یہ بھی غلط ہے کہ صرف حلوہ پوری اور کونڈوں کو ضروری سمجھیں تو یہ بھی غلط ہے۔ خواہ حلوہ پوری ہو یا کچھ اور، یونہی کونڈوں میں رکھیں یا کسی برتن میں سب جائز ہے۔ جو چاہے کھائے۔ مسلم، غیر مسلم سب کو دیں، ثواب مل جائے گا۔

ماہ شعبان المعظّم

اسلامی سال کے آٹھویں مہینے کا نام شعبان المعظّم ہے، یہ بہت فضیلت و برکت والا مہینہ ہے، اسے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مہینہ قرار دیا ہے۔

وجہِ تسمیہ

حدیث مبارک میں ہے کہ شعبان کو اس لیے شعبان کہتے ہیں کہ اس میں روزہ دار کے لیے خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ (ماثبت من السنۃ)

اس ماہ کے معمولات

۱۔ کثرتِ صیام۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معمولات کے تعلق سے مروی ہے کہ آپ شعبان کے پورے ماہ میں روزے رکھتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: شعبان اور رمضان کے علاوہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پے در پے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

شبِ براءت کی فضیلت

شبِ براءت یعنی پندرہوں شعبان کی رات کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے ،ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ عزوجل اپنی تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے سوائے کافر اور عدوات والے کے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑے لٹکانے والے (یعنی ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والے) اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی مداومت کرنے والے کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔

بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں شب میں تجلی فرماتا ہے، استغفار کرنے والوں کو بخش دیتا ہے اور طالب رحمت پر رحم فرماتا ہے اور کینہ والوں کو جس حال پر ہیں اسی پر چھوڑ دیتا ہے۔

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو (یعنی نماز و عبادت میں گزارو) اور اس کے دن میں روزہ رکھو کہ رب تعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ:

☆ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں۔

☆ ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دو۔

☆ ہے کوئی مبتلا کہ اسے عافیت دوں۔

☆ ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا۔

اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔

پندرہویں شعبان کا روزہ

ابن ماجہ کی حدیث گزر چکی کہ جب شعبان کی پندرہویں شب آئے تو اس میں قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو، مسلم شریف کی درج ذیل حدیث سے بھی پندرہویں شعبان کے روزے کی فضیلت ظاہر ہے، ملاحظہ کریں:

عمر ابن بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے یا کسی اور سے فرمایا: تم نے شعبان کے وسط میں روزہ رکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: عید کے بعد تم دو روزے رکھ لینا۔

اس حدیث سے بھی شعبان بلکہ شبِ براءت کے روزے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اس کے ایک روزے کے بدلے بعد رمضان دو روزے کا حکم دیا اور وسط شعبان سے پندرہویں شعبان ہی مراد ہے اس سے شب براءت کے بعد والے دن کا روزہ بھی ثابت ہوا۔

بعض لوگوں نے اس حدیث سے آخر شعبان کا روزہ مراد لیا ہے لیکن یہ معنی اس لیے درست نہیں معلوم ہوتا کہ آخر شعبان میں روزے کی ممانعت پر حدیث موجود ہے تو اس کے بدلے روزے کا حکم کیسے دیا جائے گا، اس لیے وسطِ شعبان ہی کا معنیٰ زیادہ درست معلوم ہوتا ہے اور اگر آخرِ شعبان ہی کا معنیٰ لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس کو ہر ماہ کے آخر میں روزے کی عادت تھی اس نے شعبان کے آخر میں روزہ نہ رکھا تو اب رمضان کے

بعد دو روزے رکھ لے۔

راوی کو اس میں شک ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ سلم نے ایک روزہ رکھنے کو کہا یا دو، لیکن حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ سلم نے دو روزے کا حکم دیا۔

یہ حکم استحبابی ہے یعنی مستحب ہے کہ وسطِ شعبان کے روزے کے بدلے بعد رمضان دو روزہ رکھ لے، اگر نہ رکھا تو گنہ گار نہیں ہوگا، ہاں اگر کسی نے وسطِ شعبان یا ہر مہینہ کی آخری تاریخ میں روزے کی منت مانی تھی اور وہ نہ رکھ سکا تو بعد رمضان اس کی قضا واجب ہوگی، دو کی منت تھی تو دو اور ایک کی تھی تو ایک۔

شبِ براءت کی چھ رکعت نفل

شب پندرھویں بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں دو دو رکعت کر کے پڑھیں۔ پہلی دو رکعت میں درازیِ عُمر، دوسری دو رکعت میں دفع بلا اور تیسری دو رکعت میں مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت کریں۔ دو دو رکعت پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین یا اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ دعائے نصف شعبان پڑھیں۔

(نوٹ: دعائے نصف شعبان دعاؤں کے باب میں ملاحظہ کریں۔)

شب براءت کا خیر مقدم

اس رات کی آمد سے پہلے افضل ومستحب یہ ہے کہ ایک دوسرے سے اپنا قصور معاف کرائیں اور خاص طور سے ان خطا کاروں پر لازم ہے کہ ان جرائم کے ارتکاب سے

باز آجائیں جو اس مبارک رات میں بھی انھیں خدائے پاک کی رحمتوں سے دور رکھتے ہیں اور اس کی بخشش کے قریب نہیں ہونے دیتے۔ چودھویں شعبان کو حلوہ یا جو شیرینی بھی ممکن ہو اس کا اہتمام کریں۔ اگر ہو سکے تو قرآن خوانی کر کے اپنے گھر کے مرحومین کے نام سے فاتحہ کرائیں۔ مغرب کی نماز کے فوراً بعد دو دو رکعت کر کے چھ رکعت نماز پڑھیں۔ پہلی دو رکعت میں درازگیٔ عمر کی نیت کریں دوسری میں رزق میں کشادگی کی اور تیسری میں آفات و بلیات سے حفاظت کی۔ ہر دو رکعت کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھیں، عشا کی نماز کے بعد سے لے کر نفل نمازوں، قضاؤں کی ادائیگی، تلاوتِ قرآن، ذکر واذکار، درود شریف اور دعا میں مصروف رہیں خصوصاً صلوٰۃ التسبیح کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑھیں۔ اس کا طریقہ نوافل کے بیان میں مذکور ہے۔ رات کے آخری حصے میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گڑگڑا کر اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے، اپنے رشتے داروں، دوستوں اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے دعا کریں۔ سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے سحری سے فراغت حاصل کرلیں اور پندرہویں شعبان کا روزہ رکھیں۔ ایک دن کی یہ محنت ان شاء اللہ ضرور ہمارے لیے نفع بخش ثابت ہوگی۔

آتش بازی کا شرعی حکم

آج کل اکثر جگہوں پر شب براءت میں یہ ماحول بن گیا ہے کہ ہر گھر میں دیے جلائے جاتے ہیں، پٹاخے پھوڑے جاتے ہیں، **پھلجھڑیاں** جلائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ بہت ساری ایسی خرافاتیں ہیں جو ہمارے معاشرے میں رائج ہوچکی ہیں۔ ہماری ماؤں اور بہنوں کا حال یہ ہے کہ اپنے بچوں کے لیے ان چیزوں کا اہتمام کرتی ہیں، سب سے

پہلے تو اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ آتش بازی تو سراسر اسراف ہے اور اسراف کرنے والوں کو قرآن مقدس نے شیطان کا بھائی کہا ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ۔ بےشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

اور دوسرے مقام پہ ارشاد فرماتا ہے: کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ کھاؤ اور پیؤ اور حد سے نہ بڑھو بےشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

اس لیے ہماری گزارش ہے کہ آپ اپنے گھر کے بچوں کو اس سے سختی سے منع کریں اور اپنے محلے کی دیگر خواتین کو بھی یہ بتائیں کہ یہ گناہ کا کام ہے اور اس میں اللہ عزوجل کی ناراضگی ہے۔

شعبان کے اہم واقعات

۱۔ اس مہینے کی پانچ تاریخ کو سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک ہوئی۔

۲۔ اس ماہ کی سولھویں تاریخ کو تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا۔

ماہِ شعبان کے اعراس

دو شعبان المعظم	امام الائمہ سراج الامۃ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وصال۔
تین شعبان المعظم	حضرت میر سید احمد کالپی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
تین شعبان المعظم	حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ کا عرسِ پاک۔
چھ شعبان المعظم	حضرت بابا ریحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چودہ شعبان المعظم	حضرت سید محمد خالد شاہ چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
سولہ شعبان المعظم	حضرت بابا ادریس شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
بائیس شعبان المعظم	حضرت علامہ مفتی احمد حسن سنبھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
ستائیس شعبان المعظم	شیخ ابوسعید مخزومی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

ماہِ رمضان المبارک

یہ بہت عظمت اور برکت والا مہینہ ہے، اس میں خدائے تعالیٰ بہت ساری نعمتیں اور برکتیں اپنے بندوں پر نازل فرماتا ہے، اس کی عظمت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر کردیا جاتا ہے اور فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر کردیا جاتا ہے۔

ماہِ رمضان کی وجہ تسمیہ

''رَمَضَان''، ''رَمَضْ'' کا مصدر ہے، رمض کا معنی ہے ''جلنا'' مفسرینِ کرام نے رمضان کی چند وجوہ تسمیہ بتائی ہیں۔

(۱) روزہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

(۲) جب اس ماہ کے نام رکھنے کی باری آئی تو سخت گرمی تھی اس وجہ سے اس کا نام رمضان رکھا گیا جیسا کہ ربیع الاول، ربیع الثانی کے جس وقت نام رکھے گئے اس وقت موسم بہار تھا۔

(۳) ''رمضان'' اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے لہٰذا اس لحاظ سے اسے رمضان نہیں بلکہ ''شہر'' کی اس کی جانب اضافت کر کے ''شہر رمضان'' یعنی اللہ کا مہینہ کہنا چاہیے جیسا کہ مروی ہے ''وَ لَاتَقُوْلُوْا جَاءَ رَمَضَانُ وَ ذَهَبَ رَمَضَانُ'' یہ نہ کہو کہ رمضان آیا، رمضان گیا بلکہ یہ کہو کہ ماہِ رمضان آیا، ماہِ رمضان گیا۔

ماہِ رمضان کے اہم واقعات

۱۔ پہلی رمضان پاک کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں، اور شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۔ تیسری تاریخ رمضان مبارک میں سیدنا حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام پر صحائف نازل ہوئے۔

۳۔ چھٹی رمضان پاک کو سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و السلام پر توریت نازل ہوئی۔

۴۔ اور اٹھارہویں رمضان مبارک میں سیدنا حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر زبور شریف نازل ہوئی۔

۵۔ تیرہویں رمضان پاک کو سیدنا حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر انجیل نازل ہوئی۔

۶۔ ستائیسویں رمضان پاک میں حضور امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآنِ کریم نازل ہوا۔

۷۔ سترہویں رمضان مبارک کو مکہ مکرمہ فتح ہوا۔

۸۔ ستائیسویں رمضان کو جنگِ بدر ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدد کے لیے فرشتے نازل ہوئے۔

۹۔ رمضان پاک کے آخری دن میں اتنے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے جتنا کہ اول رمضان سے آخر رمضان تک آزاد ہوتے ہیں۔

رمضان کا استقبال کس طرح کریں؟

مسنون ہے کہ ٢٩ ر شعبان المعظم کو بعد نمازِ مغرب چاند دیکھا جائے، چاند نظر آجائے تو دوسرے دن سے روزہ رکھا جائے اور اگر نظر نہ آئے تو دوسرے دن پھر چاند دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "وَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ" اے محبوب! لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجیے کہ وہ لوگوں اور حج کے لیے وقت کی علامت ہے لہٰذا چاند ہی کے ذریعہ ہمیں رمضان کی شروعات اور اختتام کا علم ہوسکتا ہے تو ہمیں چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھنا چاہیے۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَ لَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ" چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔ (بخاری شریف:٢٥٦)

چاند نظر آجائے تو یہ دعا پڑھے "اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ وَ التَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰهُ" اللہ اکبر، اے اللہ! ہم پر یہ چاند امن وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ گزار اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جو تجھ کو پسند ہو اور جس پر تو راضی ہو، میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

روزے کے اہم مسائل

روزے کے اہم مسائل جن کے تعلق سے عوام میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں مختصرًا یہاں تحریر کیے جارہے ہیں۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

مسئلہ: بھول کر کھایا، پیا، جماع کیا روزہ نہ ٹوٹا۔ خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔

مسئلہ: مکھی، دھواں، غبار، حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ وہ غبار آٹے کا ہی کیوں نہ ہو جو چکی پیسنے سے اڑتا ہے۔

مسئلہ: تیل، سرمہ لگایا تو روزہ نہ ٹوٹا اگر چہ تیل یا سرمے کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: احتلام ہو جانے، یا ہم بستری کرنے کے بعد غسل نہ کیا اور اسی حالت میں پورا دن گزار دیا تو وہ نمازوں کے چھوڑ دینے کے سبب سخت گنہ گار ہوگا مگر روزہ ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ: انجیکشن خواہ رگ میں لگایا جائے یا گوشت میں اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو جوف دماغ یا جوف معدہ تک مَنفَذ سے پہنچے اور انجیکشن سے گوشت یا رگ میں جو دوا پہنچی وہ غیر منفذ سے ہے لہٰذا یہ مفسد صوم نہیں۔

مسئلہ: خون نکلوانے یا کہیں زخم ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے ہاں روزہ کی حالت میں خون نہیں نکلوانا چاہیے کہ روزہ کی حالت میں ایسا کام مکروہ ہے جس سے کمزوری

آئے۔رگ کے ذریعہ خون چڑھانے سے بھی روزہ نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ: منجن کرنا روزہ کی حالت میں مکروہ ہے بلکہ اس کا کوئی ذرہ حلق سے نیچے چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: بوسہ لیا مگر انزال نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: عورت کی طرف بلکہ اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہوگیا یا بار بار جماع کے خیال سے انزال ہوگیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: تل یا تل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حلق سے اتر گئی تو روزہ نہ ٹوٹا مگر اس چیز کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

مسئلہ: حقہ، سگریٹ، پان، تمباکو پینے کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ پان یا تمباکو کی پیک تھوک دی ہو۔ کیونکہ اس کے باریک اجزا ضرور حلق میں پہنچتے ہیں۔

مسئلہ: دوسرے کا تھوک نگل لیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر لے کر نگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: عورت کا بوسہ لیا، چھوا، یا مباشرت کی، یا گلے لگایا، اور انزال ہوگیا تو ان حالتوں میں روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر منھ بھر قے نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھا لیا، یا منھ کھولا تھا پانی کا قطرہ حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

شبِ قدر

شب قدر کی فضیلت قرآن وحدیث سے صراحۃً ثابت ہے۔شب قدر عظمت و تقدیس فضائل وکمالات کا مخزن ہے،شب قدر کوتمام راتوں پر فوقیت حاصل ہے کیوں کہ اس رات میں رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے اورشب قدر کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ خالق لیل ونہار جل جلالہ نے اس کی تعریف وتوصیف میں مکمل سورت نازل فرمادیا۔ارشادہوتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اورتم نے کیا جانا کیا شب قدر،شب قدر ہزارمہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں۔اپنے رب کے حکم سے ہرکام کے لیےوہ سلامتی ہے۔صبح چمکنے تک۔

وجہ تسمیہ

مفسر شہیر حضرت علامہ پیرکرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ امام زہری کا قول نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ''سُمِّيَتْ بِهَا لِلْعَظَمَةِ وَالشَّرَفِ......لِاَنَّ الْعَمَلَ فِيْهِ يَكُوْنُ ذَا قَدْرٍ عِنْدَ اللّٰهِ'' اس کا نام ''لیلۃ القدر'' عظمت اورشرافت کی وجہ سے رکھا گیا ہے......کیوں کہ اعمالِ صالحہ اللہ کے نزدیک باعزت ہوتے ہیں۔

علامہ قرطبی نے اس رات کو لیلۃ القدر کہنے کی وجہ یوں بیان کی ہے: اسے شب قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس میں ایک بڑی قدر و منزلت والی کتاب، بڑے قدر و منزلت والے رسول پر اور بڑی قدر و منزلت والی امت کے لیے نازل فرمائی۔ (ضیاء القرآن)

شبِ قدر کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شب قدر میں ایمان ویقین کے ساتھ قیام کرے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص محض ثواب کی نیت اور اللہ کی رضا کے لیے قیام کرے یعنی نوافل، تلاوت، ذکر و اذکار وغیرہ میں مصروف رہے تو خدائے غفار ایسے شخص کے پچھلے گناہِ صغائر کو معاف فرما دیتا ہے اور رہے گناہِ کبائر تو وہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

شب قدر کون سی رات ہے

شبِ قدر کون سی رات ہے؟ یہ متعین نہیں البتہ احادیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ لہٰذا ماہِ رمضان المبارک کی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں راتوں کو شب بیداری کریں اور ان راتوں کو قیام و تلاوت و ذکر و درود میں گزاریں اگر ذمہ میں قضا نماز باقی ہو تو قضا نمازوں کو ادا کریں

کیوں کہ ان راتوں کے شبِ قدر ہونے کی زیادہ امید ہے جیسا کہ مالکِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: رمضان شریف کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔

دوسری حدیث پاک میں ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اکثر علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شب قدر ہے۔

امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف یہی ہے اور الفاظ قرآن سے بھی اس طرف اشارہ ملتا ہے۔ مثلاً سورۃ القدر میں ''لیلۃ القدر'' تین جگہ ارشاد ہوا اور لیلۃ القدر میں نو حروف ہیں، نو کو تین سے ضرب دینے میں حاصل ضرب ستائیس ہوتا ہے۔ (3 x 9 = 27)

شبِ قدر کی علامتیں

حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ رات اکائی کی ہے (یعنی اکیسویں یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا آخری رات) یہ رات بالکل صاف اور ایسی روشن ہوتی ہے کہ گویا چاند چڑھا ہوا ہے، اس میں سکون اور دلجمعی ہوتی ہے، نہ سردی زیادہ ہوتی ہے نہ گرمی، صبح تک ستارے نہیں جھڑتے، اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس کی صبح کو سورج تیز شعاعوں سے نہیں نکلتا بلکہ چودھویں رات کی طرح صاف نکلتا ہے۔

مذکورہ حدیث شریف میں جو شبِ قدر کی علامتیں بیان کی گئی ہیں ان کے

ذریعہ شبِ قدر کو تلاش کرنا بالکل آسان ہو گیا ہے، اب ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ مذکورہ علامتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے شب قدر کو تلاش کریں اور اس میں خوب دلجمعی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شبِ قدر کو پوشیدہ رکھنے کی حکمتیں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایک دن اس غرض سے باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شبِ قدر کی اطلاع فرما دیں مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لیے آیا تھا تاکہ تمھیں شبِ قدر کی اطلاع دوں مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی تعیین میرے ذہن سے اٹھا لی گئی، کیا بعید ہے کہ یہ اٹھا لینا اللہ کے علم میں بہتر ہو۔

مگر بعض وجوہ سے اس میں بھی امت کے چند فائدے ہیں:

☆ لیلۃ القدر کی تعیین باقی رہتی تو بعض آرام پسند اور کوتاہ طبیعتوں کے لوگ دوسری راتوں میں عبادت و ریاضت نہ کرتے۔ اب عدمِ تعیین پر طاق راتوں میں بندے عبادت و ریاضت میں گزارنے کی کوشش کریں گے۔

☆ تعیین کی صورت میں ایک رات عبادت کر کے بندہ باقی راتوں کو سو سکتا تھا مگر عدمِ تعیین کی صورت میں پانچ راتیں بندہ عبادت میں گزارے گا، جس کی وجہ سے اسے شبِ قدر کی فضیلت تو حاصل ہوگی ہی ساتھ ہی ساتھ دیگر راتوں میں عبادت کرنے کا بھی اجر ملے گا اور شبِ قدر کو تلاش کرنے کا بھی اجر اسے حاصل ہوگا۔

☆ لیلۃ القدر سال میں ایک ہی رات ہے، اگر اس کی تعیین ہو جاتی تو اس میں عبادت کر لینے کے بعد دیگر راتوں کی عبادت میں اتنا لطف نہیں ملتا جتنا عدمِ تعیین کی صورت میں ملتا ہے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کی تعیین کو اٹھا لیا تا کہ اس کے بندے ماہِ رمضان کی راتوں میں خوب سے خوب عبادت کر کے اپنے مولیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔

خاص بات تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل فرشتوں میں تفاخر فرماتا ہے کہ دیکھو ماہِ رمضان المبارک کی راتوں میں میرے بندے کس طرح میری عبادت و ریاضت کر رہے ہیں۔

بہر حال کوئی بھی وجہ ہو لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے حق میں بہتر ہی کیا۔ ہم کو چاہیے کہ ہم لیلۃ القدر کی تلاش میں ماہِ رمضان المبارک کی آخری طاق راتوں کو عبادت و ریاضت کے ذریعہ زندہ رکھیں۔ ان شاء اللہ ہمیں بے شمار نیکیاں اور فوائد میسر آئیں گے۔

شب قدر کی دعائیں

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک اور روایت اس طرح ہے

انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر لیلۃ القدر پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں؟ فرمایا ''اس سے عافیت کے سوا کچھ نہ مانگنا'' اس میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس دعاے مبارک کی طرف اشارہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے عفوو عافیت اور دین و دنیا وآخرت میں معافات (عافیت) مانگتا ہوں۔

مذکورہ احادیثِ کریمہ میں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو دعائیں تعلیم فرمائیں وہ بڑی ہی معنی خیز ہیں۔ مذکورہ دعاؤں میں بندہ اپنے رب کی شان عفو وکرم کو وسیلہ بنا کر عرض کرتا ہے کہ اے اللہ تو معاف فرمانے والا ہے، معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے بس مجھے بھی معاف فرما۔ اور دوسری دعامیں دین، دنیا اور آخرت میں عفو، عافیت، اور معافات کو طلب کرتا ہے۔

ماہِ رمضان المبارک میں اللہ رب العزت کی شانِ رحیمی وکریمی جوش پر ہوتی ہے اس لیے ہم جیسے سیاہ کاروں کو اس سنہرے موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اور رب کی رحمت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سے عفو وکرم کی بھیک مانگنی چاہیے اور شبِ قدر میں خاص اس دعا کی کثرت کرنی چاہیے کیوں کہ شب قدر کی فضیلت قرآنِ مقدس سے ثابت ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ہم اگر شبِ قدر میں شب بیداری کا خاص اہتمام کریں اور قیام وتلاوت میں مصروف ہوجائیں تو اللہ کی ذات سے امید ہے کہ ضرور ہمارے گناہوں کو معاف بھی فرمائے گا اور کرم کی نظر بھی فرمائے گا۔

شب قدر کی نفل نماز

جو اس رات چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ قدر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھے تو اس نماز کا پڑھنے والا گناہوں سے ایسا صاف ہوجاتا ہے کہ گویا آج ہی پیدا ہوا اور اللہ جل شانہٗ اسے جنت میں ہزار محلات عطا فرمائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے اور بعد سلام سجدہ میں جاکر ایک مرتبہ یہ پڑھے:

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

پھر جو دعا مانگے قبول ہوگی اور اللہ عزوجل اس کو بے انتہا نعمتیں عطا فرمائے گا اور اس کے کل گناہ بخش دے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

رب قدیر ہم سب کو شب قدر کی قدر کرنے اور اس میں خوب خوب عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ماہِ رمضان کے خاص وظائف

۱۔ روزانہ ۶۰۰ مرتبہ کلمہ طیبہ کا ورد کریں:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۲۔ روزانہ ۶۰۰ مرتبہ استغفار پڑھیں۔

فرمانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے: اس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو، ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے رب عزوجل کو راضی کرو گے اور بقیہ دو سے تمھیں بے نیازی نہیں، پس وہ باتیں جن کے ذریعے تم اپنے رب عزوجل کو راضی کرو گے، وہ یہ ہیں ۔(۱) کلمۂ طیبہ کی کثرت ۔(۲) استغفار کرنا۔ جب کہ وہ دو باتیں جن سے تم بے پروانہیں، وہ یہ ہیں۔(۱) اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرنا۔(۲) جہنم سے اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرنا۔

۳۔ پورے ماہِ مبارک میں ایک مکمل قرآنِ پاک کا ختم۔

۴۔ روزانہ آدھا گھنٹہ درود شریف۔

ماہِ رمضان کے اعراس

تین رمضان المبارک	خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یوم وصال۔
دس رمضان المبارک	ام المومنین حضرتِ خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یوم وصال۔
تیرہ رمضان المبارک	حضور سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چودہ رمضان المبارک	حضرت حمزہ شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چودہ رمضان المبارک	حضرت شمس الدین شاہ احمد مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چودہ رمضان المبارک	حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
سولہ رمضان المبارک	حضرت شاہ آلِ محمد مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
سترہ رمضان المبارک	ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یوم وصال۔
سترہ رمضان المبارک	حضرت سید محمد اقبال شاہ چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
اکیس رمضان المبارک	حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا عرسِ پاک۔
اکیس رمضان المبارک	حضرت علی بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
ستائیس رمضان المبارک	حضرت سلیم چشتی شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
تیس رمضان المبارک	جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

ماہ شوال المکرم

اسلامی دسواں مہینے کا نام شوال المکرم ہے، اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے، جس کو یوم الرحمۃ بھی کہتے ہیں جو اسلام میں خوشی کی ایک بڑی تقریب قرار دی گئی ہے کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت فرماتا ہے۔

وجہِ تسمیہ

اس کی وجہِ تسمیہ یہ ہے کہ یہ شَوال بالفتح سے ماخوذ ہے، جس کا معنی اونٹنی کا دم اٹھانا ہے، اس مہینہ میں عرب لوگ سیر وسیاحت اور شکار کھیلنے کے لیے اپنے گھروں سے باہر چلے جاتے تھے، اس لیے اس کا نام شوال رکھا گیا اور ایک روایت کے مطابق اس مہینہ کا نام شوال اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس میں مومنوں کے گناہ اٹھا لیے جاتے ہیں یعنی معاف کیے جاتے ہیں۔

شوال کے اہم واقعات

۱۔ اسی مہینہ کی چوتھی تاریخ کو سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وبارک وسلم نجران کے نصرانیوں کے ساتھ مباہلہ کے لیے نکلے تھے۔

۲۔ اسی ماہ کی سترہویں تاریخ کو اُحد کی لڑائی شروع ہوئی، جس میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے۔

۳۔ اسی ماہ کی پچیس تاریخ سے آخر ماہ تک جتنے دن ہیں وہ قومِ عاد کے لیے منحوس دن

تھے جن میں اللہ جل شانہ نے قومِ عاد کو ہلاک فرمایا تھا۔ (عجائب المخلوقات)

۴۔ اسی مہینہ میں باقاعدہ زکوٰۃ کی وصولی شروع ہوئی۔

۵۔ اسی مہینہ میں بیت المقدس فتح ہوا۔

شوال کی فضیلت

جب عید کا دن آتا ہے یعنی عید الفطر کا دن، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے، پس فرماتا ہے کہ اے ملائکہ اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جس نے اپنا کام پورا کیا ہو، فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس کی جزا یہ ہے کہ اسے پورا اجر دیا جائے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرے اس فریضہ کو جو ان کے ذمہ لازم آتا تھا ادا کردیا ہے، پھر وہ (عیدگاہ کی طرف) نکلے دعا کے لیے پکارتے ہوئے اور مجھے اپنی عزت وجلال اور کرم اور بلندی اور بلند مرتبہ کی قسم میں ان کی دعا قبول کروں گا، پس فرماتا ہے: اے میرے بندو! لوٹ جاؤ میں نے تمھیں بخش دیا، اور تمھاری بدیاں نیکیوں سے بدل دیں، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس حال میں واپس لوٹتے ہیں کہ ان کی بخشش ہوچکی ہوتی ہے۔

عید الفطر کے دن کیا کریں؟

عید کے روز یہ باتیں مستحب ہیں:

۱۔ حجامت بنوانا۔

۲۔ ناخن ترشوانا۔

۳۔ غسل کرنا۔

۴۔ مسواک کرنا۔

۵۔ اچھے کپڑے پہننا۔

۶۔ نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا ہو۔

۷۔ انگوٹھی پہننا۔

۸۔ خوشبو لگانا۔

۹۔ صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں ادا کرنا۔

۱۰۔ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا جو سوا دو سیر گندم ہے۔

۱۱۔ عیدگاہ کو پیدل جانا۔

۱۲۔ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

۱۳۔ نماز عید کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین یا پانچ یا سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوگا، مگر عشا تک نہ کھایا تو عتاب کیا جائے گا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عیدگاہ کی طرف نہیں جاتے تھے عید الفطر کے روز، یہاں تک کہ کچھ کھجوریں تناول فرماتے اور طاق کھجوریں کھایا کرتے تھے۔

۱۴۔ خوشی ظاہر کرنا۔

۱۵۔ کثرت سے صدقہ دینا۔

۱۶۔ عیدگاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کیے جانا۔

۱۷۔ آپس میں مبارک دینا مستحب ہے۔

مسئلہ: نمازِ عید سے پہلے نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے، عیدگاہ میں ہو یا گھر میں، خواہ اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہ ہو یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نمازِ عید ہو جانے کے بعد پڑھے اور نمازِ عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے گھر میں پڑھ سکتا ہے۔

شوال کے چھ مخصوص روزے

رمضان المبارک کے ساتھ شوال المکرم کے چھ روزوں کا اہتمام کرنے والوں کے لیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت عطا فرمائی ہے کہ انھیں پورے سال تمام روزہ رہنے کا اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ زمانہ بھر روزے رہنے کے برابر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اس نے پورے سال کے روزہ رکھے۔

نفل روزوں کے سلسلہ میں فقہائے کرام نے بیان کیا ہے کہ ایک دن کے وقفہ سے نفل روزے رہنا افضل ہے۔ ماہ شوال کے چھ روزے علیحدہ علیحدہ رکھنے کا طریقہ یہ بتلایا گیا کہ ہر ہفتہ میں دو روزے رکھے جائیں، علاوہ ازیں اگر کوئی مسلسل چھ روزے رکھنا چاہے تو اس میں کوئی کراہت بھی نہیں ہے۔

شوال المکرم کے وظائف

۱۔ روزانہ چھ سو مرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

۲۔ پورے ماہ میں چھ روزے۔

۳۔ روزانہ آدھا گھنٹہ درود شریف۔

۴۔ روزانہ دو رکعت نفل صلوٰۃ التوبہ۔

ماہِ شوال المکرم کے اعراس

پانچ شوال	حضرت مخدوم یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چھ شوال	سید تاج الدین عبد الرزاق بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چھ شوال	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
سولہ شوال	حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
بیس شوال	حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یوم وصال۔
تیئیس شوال	سید علی جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

ماہ ذوالقعدہ

یہ پہلا مہینہ ہے جس میں جنگ وقتال حرام ہے، اس کی وجہِ تسمیہ ہے کہ یہ قعود سے ماخوذ ہے جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں، کیوں کہ اس مہینے میں عرب کے لوگ جنگ وقتال سے بیٹھ جاتے تھے یعنی جنگ سے باز رہتے تھے اس لیے اس مہینہ کو ذوالقعدہ کہتے ہیں۔

ذوالقعدہ کے روزے

ہر ماہ ایام بیض یعنی قمری مہینہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ میں روزے رکھنا تمام عمر روزہ رکھنے کے برابر شمار کیا جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۴۹۸)

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ذوالقعدہ کے مہینہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ کریم اس کے واسطے ہر ساعت میں ایک حج مقبول اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھنے کا حکم دیتا ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ ذوالقعدہ کے مہینہ کو بزرگ جانو کیونکہ حرمت والے مہینوں میں یہ پہلا مہینہ ہے۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا کہ اس مہینہ میں پیر کے دن روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

ذوالقعدہ کے نوافل

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ذوالقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعات نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۳۳ دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کے

لیے جنت میں اللہ تعالیٰ ہزار مکان یاقوتِ سرخ کے بنائے گا اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے۔ اور ہر تخت پر ایک حور بیٹھی ہوگی، جس کی پیشانی سورج سے زیادہ روشن ہوگی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو آدمی اس مہینہ کی ہر رات میں دو ۲ رکعات نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

جو کوئی اس مہینہ میں ہر جمعہ کو چار ۴ رکعات نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اکیس ۲۱ بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے حج اور عمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو کوئی پنج شنبہ (جمعرات) کے دن اس مہینہ میں سو ۱۰۰ رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس ۱۰ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس نے بے انتہا ثواب پایا۔

ماہِ ذی القعدہ کی چاند رات کو تیس رکعات پندرہ سلام کے ساتھ پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ زِلزال ایک مرتبہ پڑھے بعد سلام کے سورۂ نبا (تیسویں پارے کی پہلی سورت) ایک مرتبہ پڑھے۔ نویں تاریخ ماہ ذی القعدہ کو ترقی درجات کے واسطے دو رکعات نفل پڑھے اور دونوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ مزمل پڑھے اور سلام کے بعد تین بار سورۂ یٰسین کا ورد کرے اس مہینے کے آخر میں چاشت کے بعد دو رکعات نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ القدر تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد گیارہ بار درود شریف اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر سجدہ کرے اور جناب الٰہی میں دعا مانگے تو جو کچھ مانگے گا ملے گا۔

ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ماہِ ذوالقعدہ کے وظائف

۱۔ سورۂ آلِ عمرآن کی دوسری آیت (اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) روزانہ ۶۰۰ بار دن بھر میں کسی بھی وقت۔

۲۔ دو رکعت صلٰوۃ الحاجات روزانہ رات کو سونے سے پہلے۔

۳۔ درودِ خضری (صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ) یا کوئی بھی درود شریف روزانہ آدھا گھنٹہ دن بھر میں کسی بھی وقت۔

۴۔ ماہِ ذی القعدہ میں ۳ روزے رکھیں۔

۵۔ پورے ماہ میں روزانہ عشا کی نماز کے بعد ۲ رکعت نفل نماز شکرانہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۳ بار سورۂ اخلاص۔

ذوالقعدہ کے مشہور واقعات

۱۔ اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دینے کے لیے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔

۲۔ اس مہینہ کی پانچویں تاریخ کو سیدنا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام اور حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ شریف کی بنیاد رکھی تھی۔

۳۔ اس مہینہ کی چودہویں تاریخ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تھا۔

ماہِ ذوالقعدہ کے اعراس

دو ذوالقعدہ	حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی گھوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
نو ذوالقعدہ	حضرت سید محمد شاہ کا کوروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
چودہ ذوالقعدہ	حضرت شاہ فضل اللہ کالپی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
انتیس ذوالقعدہ	والدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

ماہِ ذوالحجہ

اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے اس ماہ میں لوگ حج کرتے ہیں اور اس کے پہلے عشرہ کا نام قرآنِ کریم نے ایام معلومات رکھا ہے، یہ دن اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت پیارے ہیں۔

ماہِ ذوالحجہ کی فضیلت

سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت عشرہ ذی الحجہ داخل ہوجائے اور تمھارا کوئی آدمی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو چاہیے کہ بال اور جسم سے کسی چیز کو مس نہ کرے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ بال نہ کترائے اور نہ ناخن اتروائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور قربانی کا ارادہ ہو تو نہ بال منڈائے اور نہ ناخن ترشوائے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ نیک عمل اس میں ان ایام عشرہ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں! مگر وہ مرد جو اپنی جان اور مال لے کر نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔ (یعنی شہادت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی دن زیادہ محبوب نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف کہ ان میں عبادت کی جائے ذی الحجہ کے ان دس دنوں سے۔ ان دنوں میں ایک دن کا روزہ

سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ایک رات کا قیام سال کے قیام کے برابر ہے۔

یومِ عرفہ کی فضیلت

یومِ عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نو تاریخ وہ مبارک اور مکرم دن ہے جسے اللہ رب العزت نے اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے تمام دنوں کا سردار قرار دیا ہے۔ اسی محترم دن کو رب کائنات نے اپنے دین کی تکمیل کے لیے چنا اور میدان عرفات میں نبی مکرم ﷺ نے خطبۂ حجۃ الوداع ارشاد فرماتے ہوئے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبِی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی یوم عرفہ کی شام فرشتوں سے میدان عرفات میں وقوف کرنے والوں کے ساتھ فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو دیکھو میرے پاس گرد و غبار سے اٹے ہوئے آئے ہیں۔

یومِ عرفہ کا روزہ

ان دنوں میں عرفہ کا دن بڑا معظم دن ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے مگر یہ غیر محرم کے حق میں ہے اور محرم عرفہ کے دن روزہ نہ

رکھے تاکہ مناسکِ حج کے ادا کرنے میں سستی نہ ہو۔

صحیح مسلم میں نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ایک حدیث کا مفہوم کچھ یوں ہے: اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ کے روزہ سے سالِ آئندہ اور سالِ گذشتہ، یعنی دو سال کے، گناہ معاف کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث کے مطابق یومِ عرفہ ہی وہ دن ہے جب اللہ نے تمام ارواح کو اکٹھا کر کے ان سے اپنی ربوبیت کے بارے میں عہد لیا تھا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت کا مفہوم کچھ یوں ہے: کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے رہائی دے۔

یومِ عرفہ کے وظائف

عرفہ کے دن کے حوالے سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کئی ایک وظائف مروی ہیں اس کے علاوہ مشائخ بھی اپنے سلاسل میں درود و وظائف کرتے چلے آرہے ہیں، ہم یہاں چند وظائف نقل کر رہے ہیں جو سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب غنیۃ الطالبین (۱، ۲۸، ۳۲) سے لیے گئے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات میں قبلہ رو ہو کر دعا کرنے والے کی طرح دست مبارک پھیلا کر تین مرتبہ لبیک فرماتے پھر ایک سو مرتبہ یہ فرماتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ
يُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

پھر ایک سو مرتبہ یہ مبارک کلمات ارشاد فرماتے:

لَا حَوْلَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ وَ اَنَّ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً.

اس کے بعد تین مرتبہ فرمائے:

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

پھر تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھتے، ہر مرتبہ بسم اللہ سے شروع فرماتے اور آمین پر ختم فرماتے: اس کے بعد سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یہ پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ
رَحْمَتُهٗ وَ بَرَكَاتُهٗ.

پھر آپ جو چاہتے دعا فرماتے اور فرماتے جو شخص اس طرح دعا کرتا ہے تو اللہ رب العزت فرشتوں سے فرماتا ہے، میرے بندے کو دیکھو! اس نے میرے گھر کی طرف رخ کیا، میری بندگی بیان کی، تسبیح و تہلیل میں مشغول ہوا اور جو سورہ (اخلاص) مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی وہی پڑھی اور میرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کے عمل کو قبول کی اس پر اجر کو واجب کر دیا، اس کے گناہ بخش دیے اور اس نے جو کچھ مانگا میں نے اس کی سفارش قبول کی۔

ایامِ تشریق کی فضیلت

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنج گانہ کے بعد جو جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار تکبیرِ تشریق بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے۔ وہ یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

تکبیرِ تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی اگرچہ مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور اگر اس کی اقتدا نہ کرے تو ان پر واجب نہیں۔

ایامِ نحر کی فضیلت

یوں تو ذوالحجہ کا سارا عشرہ ہی نورٌ علیٰ نور ہے، اور ہر نیک عمل کا ثواب بہت ملتا ہے، مگر دسویں ذوالحجہ کا دن سب سے زیادہ معظم ہے۔ سورۂ فجر کی پہلی آیت میں خدائے بزرگ و برتر نے اس دن کی فجر کی قسم کھائی ہے اس لیے اس وقت ہر ایک نیک عمل بڑی فضیلت رکھتا ہے، مگر اس روز سب سے زیادہ محبوب عمل قربانی کرنا ہے۔

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابن آدم نے یومِ نحر کے دن خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ محبوب عمل کوئی نہ کیا، وہ ذبیحہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے سینگوں، بالوں اور کھروں پر خون ہوگا، بلاشبہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہِ خداوندی میں مقبول

ہو جاتا ہے، لہٰذا اس سے خوش رہو۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم یہ قربانیاں کیسی ہیں، فرمایا: تمھارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ہمیں اس میں کیا ثواب ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی، صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم صوف (اُون) میں کیا ثواب ہے، فرمایا: صوف کے ہر بال میں ایک نیکی ملے گی۔

ماہِ ذوالحجہ اور حجِ بیت اللہ

اسی مہینے میں مسلمان حجِّ بیت اللہ کے لیے پوری دنیا سے مکۂ معظّمہ میں جمع ہوتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی نیازمندی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ حج کا لغوی معنیٰ ''قصد'' اور ''ارادہ'' ہے۔ مسلمان خانۂ کعبہ کی زیارت کے ارادے سے مکہ شریف جاتے ہیں اس لیے اس عبادت کو ''حج'' کہتے ہیں۔

شریعت کی اصطلاح میں حج احرام باندھ کر، مخصوص طریقے پر، خاص وقتوں میں، خانۂ کعبہ کا طواف اور میدان عرفات میں وقوف کرنے کو حج کہتے ہیں۔

حج کی فرضیت کے بارے میں اللہ عزوجل نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ

(سورۂ آل عمران، آیت: ۹۷)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے، جو اس تک چل سکے۔

اس آیۂ کریمہ سے حج کی فرضیت کا حکم ظاہر ہوتا ہے اور اس میں اس بات کی بھی صراحت موجود ہے کہ اس کے فرض ہونے کو جو نہ مانے وہ کافر ہے اور جو شخص قدرت کے باوجود حج نہ کرے، وہ گنہگار ہوگا۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يَجِدُ وَ هُوَ مُوسِرٌ صَحِيحٌ لَمْ يَحُجَّ كَانَ سِيمَاهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ۔

(ترجمہ) جو شخص وسعت کے باوجود حج نہیں کرے گا، اس کی علامت (قیامت کے دن) یہ ہوگی کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ (اس کی پیشانی پر) کافر لکھا ہوگا۔

حج صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے، فرض حج ادا کرنے کے بعد اگر کوئی شخص چاہے تو نفل حج کئی بار بھی کرسکتا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الدر المنثور'' میں یہ روایت نقل کی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ایک شخص نے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ ؟

(ترجمہ) اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟

اس پر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَ لَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا، وَلَوْ تَرَكْتُمُوْهَا لَكَفَرْتُمْ. فَذَرُوْنِيْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ اَنْبِيَائَهُمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ عَلَيْهِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَأْتَمِرُوْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَ اِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ اَمْرٍ

فَاجْتَنِبُوْهُ.

(ترجمہ) اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں یہ کہہ دوں کہ ہاں تو ضرور (ہر سال) فرض ہو جائے اور اگر ہر سال حج فرض ہو جائے تو تم اسے ہرگز ادا نہ کرسکو گے اور اگر تم اسے ادا نہ کرسکو گے تو ضرور ناشکرے ہو جاؤ گے۔ تو اس بارے میں کچھ نہ پوچھو، کیوں کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے، وہ اپنے نبی سے زیادہ سوال کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ تو جب میں تمھیں کسی کام کا حکم دوں تو تم سے جہاں تک ہو سکے، اس پر قائم رہو اور جب تمھیں کسی کام سے منع کروں تو اس سے پرہیز کرو۔

حج ایک نظر میں

سفر حج کو جانے سے پہلے ان باتوں کا خیال رکھیں ان شاءاللہ خوب ثواب پائیں گے۔

☆ اگر شادی شدہ ہیں تو احرام پہننے سے پہلے احرام کی دونوں چادروں پر اپنی اہلیہ سے عطر لگوالیں۔

☆ ناف کے نیچے کے اور بغل کے بال صاف کرلیں، ناخن تراش لیں، موچھیں بنوالیں۔

☆ سُنّت کے موافق اچھی طرح غسل کرلیں۔

☆ احرام کی ایک چادر نیچے تہبند کی طرح باندھ لیں اور ایک چادر اوپر کے حصے پر اوڑھ لیں۔

☆ پھر گھر میں چار رکعت نفل سر ڈھانک کر پڑھیں اور سفر کی آسانی اور واپسی تک گھر والوں کی سلامتی کی دعا کریں۔

☆ پھر دو رکعت احرام کی نفل ادا کریں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور

دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں کہ سُنّت ہے، یہ دونوں رکعتیں بھی سر ڈھانک کر ادا کریں، سلام پھیرتے ہی چادر سر سے ہٹالیں۔

☆ ہندوستان سے جانے والے زیادہ تر حاجی حج تمتع کرتے ہیں، اگر آپ حج تمتع کا ارادہ رکھتے ہیں تو صرف عمرہ کی نیت کریں اور نیت کے ان الفاظ کو زبان سے بھی دہرالیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔ لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ۔

(ترجمہ) اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ رکھتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما اور میری جانب سے اسے قبول فرما۔ میں نے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے عمرے کی نیت کی اور اس کا احرام باندھا۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں عمرے کے لیے۔

☆ نیت کرنے کے بعد مرد حضرات تین مرتبہ بلند آواز سے اور خواتین آہستہ لبیک پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ۔ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

(ترجمہ) میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں، نعمتیں اور ملک تیرے لیے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

☆ تلبیہ (لبیک) کے بعد ایک بار درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَمِنَ النَّارِ۔

(ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضی اور جہنم

سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

☆ اب احرام کی ساری پابندیاں شروع ہوگئیں۔

☆ اس دعا کے بعد اپنے ماں باپ بھائی بہن بیوی بچے رشتہ دار استاذ و پیر مومنین ومومنات سب کے لیے مغفرت اور بھلائی کی دعا کریں۔

☆ اب راستے بھر تلاوت، درود شریف، توبہ واستغفار اور تلبیہ کی کثرت کرتے ہوئے چلیں۔

☆ اس بات کا بھرپور خیال رکھیں کہ سفر میں کہیں بھی نماز قضا نہ ہو۔

☆ فضول باتوں سے پرہیز کریں کہ کہیں اس کی وجہ سے آپ حج کی برکتوں سے محروم نہ ہو جائیں۔

☆ اگر کسی کی طرف سے کچھ زیادتی ہو جائے تو اسے معاف کریں۔

☆ اگر آپ نے حج تمتع کی نیت کی ہے تو آپ کو پہلے عمرہ کرنا ہوگا۔

☆ قیام گاہ پر اپنے سامان رکھیں، ہو سکے ہو غسل کریں، ورنہ وضو کر کے حرم شریف کی طرف بڑھیں، راستہ بھر تلبیہ (لبیک) بلند آواز سے پڑھتے رہیں، اب مسجد حرام میں داخلے کے لیے بہتر ہے کہ باب السلام سے داخل ہوں لیکن آج کل یہ دروازہ بند رہتا ہے، لہٰذا جو دروازہ بھی حرم کعبہ میں داخلہ کے لیے آسان ہو اس سے داخل ہوں، بہتر ہے کہ داخل ہوتے وقت نگاہیں نیچی رکھیں مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت داخلہ کی دعا پڑھیں۔

☆ اب حرم شریف میں چند قدم چلتے ہی آپ کی نگاہوں کے سامنے کعبہ معظّمہ ہوگا، کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑتے ہی جو بھی دعا کریں گے، ان شاء اللہ قبول ہوگی۔ بہتر ہے کہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ جب بھی جو بھی نیک جائز دعا کروں تو اسے قبول فرما۔

☆ یہیں کھڑے کھڑے تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں، پھر تھوڑی دیر دعا کر کے لبیک پڑھتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف بڑھیں۔اب طواف شروع کرنے سے پہلے اپنی چادر کو بغل سے نکال کر کاندھے پر اس طرح ڈالیں کہ سیدھا کاندھا کھلا ہو، اسے ''اضطباع'' کہتے ہیں۔پھر حجر اسود کے سامنے آئیں اور طواف کی نیت کریں۔

☆ اگر حجر اسود کو بوسہ لینے کا موقع ہے تو سبحان اللہ، ورنہ حجر اسود کے مقابل کھڑے ہو کر اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی کر کے ''بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' پڑھیں اور اپنی انگلیوں کو چوم لیں،طواف کی نیت کرتے ہی لبیک پڑھنا بند کر دیں۔

☆ اب طواف شروع کریں،شروع کے تین چکر اپنے کاندھوں کو ہلا ہلا کر پہلوان کی طرح چلیں۔(اسے رمل کہتے ہیں)

☆ ہر چکر شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کے سامنے آکر استلام کریں۔

☆ ساتوں پھیروں میں طواف کی دعائیں پڑھیں۔

☆ طواف کے بعد استلام کر کے مقام ابراہیم کے مقابل میں جہاں جگہ ملے اپنا کاندھا ڈھانک کر واجب الطواف دو رکعت نماز ادا کریں۔پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں پھر دعا کریں۔

☆ اب ملتزم پر آکر کعبے کی دیوار سے لپٹ کر دعا کریں۔

☆ اس کے بعد آب زم زم پینے کے لیے آئیں اور پیٹ بھر کر آب زمزم پیئیں۔

☆ آبِ زمزم پیتے وقت یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّ اسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔

(ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم،وسعت والی روزی اور ہر بیماری سے

شفا مانگتا ہوں۔

☆ آبِ زمزم پینے کے بعد حجر اسود کا استلام کر کے صفا و مروہ کی سعی کے لیے نکلیں۔

☆ صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی طرف رخ کریں اور سعی کی نیت کریں اور تھوڑی دیر دعا کریں۔

☆ دعا سے فارغ ہو کر مروہ کی طرف بڑھیں اس دوران درود شریف، توبہ و استغفار وغیرہ کرتے رہیں۔

☆ میلین اخضرین (دو سبز نشان) کے درمیان مرد حضرات ہلکے قدم دوڑیں۔

☆ سعی کرتے وقت جو دعا کریں گے، ان شاء اللہ قبول ہوگی۔

☆ مروہ پہاڑی پر پہنچ کر پھر کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے دعا کریں۔

☆ صفا سے مروہ ایک ایک پھیرا، پھر مروہ سے صفا تک دوسرا پھیرا ہوگا، اسی طرح سات پھیرے مکمل کریں۔

☆ یہ حکم نبوی مسعٰی میں سعی کا ہے، جدید مسعٰی میں سعی جائز نہیں، اس لیے مروہ سے صفا تک سات مرتبہ یا کم از کم چار مرتبہ آنا ہی سعی میں معتبر ہے، اس لیے کہ نجدی حکومت کے تعمیر کردہ نئے مسعٰی میں صفا سے مروہ تک جانے والا راستہ نبوی مسعٰی سے خارج ہے، صرف مروہ سے صفا تک جانے والا راستہ نبوی مسعٰی میں داخل ہے، لہٰذا پورے چودہ چکر لگائیں تاکہ مروہ سے صفا تک سات چکر معتبر ہو جائیں۔ اس صورت میں صفا سے مروہ تک کے سات چکر کا اعتبار نہ ہوگا۔

☆ آخری پھیرا مکمل کرنے کے بعد جب مروہ پہاڑی پر (جدید مسعٰی میں سعی کرتے وقت صفا پہاڑی پر) پہنچیں تو کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے دعا کریں۔

☆ سعی مکمل کرنے کے بعد سر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں۔

☆ اب آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا اور آپ سے احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔ احرام کے کپڑے اتار دیں اور حج کے ایام کا انتظار کریں۔

☆ اس دوران نفل طواف کرتے رہیں۔

☆ حج قران کی جس نے نیت کی ہو اس کو اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ وہ عمرے کے سارے ارکان ادا کرے گا مگر سعی کے بعد بال نہ کتروا سکتا ہے اور نہ ہی منڈوا سکتا ہے، اس کو سعی کے بعد احرام ہی کی حالت میں رہنا ہے اور اس پر احرام کی ساری پابندیاں ویسی ہی رہیں گی۔

☆ حج قران کرنے والا اگر کوئی جرم کرے تو اس پر دو جرمانے عائد ہوں گے۔

☆ حج اِفراد کی جس نے نیت کی اس کے لیے یہ طوافِ طوافِ قدوم اور یہ سعی حج کی سعی ہو گی، اس کو طواف زیارت کے بعد سعی نہ کرنے کا بھی اختیار ہو گا۔

☆ حج تمتع والے ۷؍ ذی الحجہ کو ظہر کے بعد اچھی طرح سے سُنّت کے مطابق غسل کر کے احرام باندھیں اور مسجد حرام کی طرف روانہ ہو جائیں۔

☆ مسجد حرام پہنچ کر دو رکعت نفل احرام کی نیت سے سر ڈھانک کر ادا کریں اور سلام پھیرتے ہی چادر سر سے ہٹا لیں۔

☆ نماز کے بعد حج کی نیت کر کے فوراً تلبیہ (لبیک) پڑھیں۔

☆ تلبیہ (لبیک) کہتے ہی احرام کی ساری پابندیاں شروع ہو گئیں۔

☆ اب ایک نفل طواف رمل اور اضطباع کے ساتھ کریں۔

☆ طواف کے بعد نماز طواف ادا کریں۔

☆ اگر طواف زیارت کے بعد کی سعی آج کرنا چاہتے ہوں تو آج کرلیں ورنہ طواف زیارت کے بعد بھی کرسکتے ہیں۔صرف احرام باندھ کر منیٰ بھی جاسکتے ہیں۔

☆ اب اپنی قیام گاہ پر آجائیں اور کثرت سے درودشریف ،توبہ واستغفار میں مصروف رہیں۔

☆ ٹور والے ساتویں اور آٹھویں ذی الحجہ کی درمیانی رات میں منیٰ لے جاتے ہیں یہ خلاف سُنّت ہے مگر اس پر دم وغیرہ نہیں۔

حج کا پہلا دن (۸/ذی الحجہ)

☆ آج کے دن ظہر،عصر،مغرب،عشا اور نویں کی فجر منیٰ میں ادا کریں۔

حج کا دوسرا دن (۹/ذی الحجہ)

☆ اس دن کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔

☆ آج کے دن اشراق کے وقت راستے بھر تلبیہ اور درود شریف، توبہ واستغفار کرتے ہوئے عرفات کی طرف روانہ ہوجائیں۔

☆ اگر زوال سے پہلے پہنچ جائیں تو غسل کرلیں کہ سُنّت موکدہ ہے اور تاخیر سے پہنچیں تو اچھی طرح وضو کر کے ظہر کی نماز ادا کرلیں۔

☆ اب عرفات کا وقوف کریں۔

☆ کھلے آسمان کے نیچے خوب دعا کریں۔

☆ میدان عرفات میں ظہر،ظہر کے وقت میں اور عصر،عصر کے وقت میں اپنے اپنے خیموں میں سُنی ائمہ کی اقتدا میں باجماعت ادا کریں۔

☆ غروب آفتاب کے تھوڑی دیر بعد بغیر مغرب کی نماز ادا کیے تلبیہ کہتے ہوئے، درود شریف پڑھتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہوجائیں۔

☆ مزدلفہ پہنچ کر مغرب وعشا جماعت سے اس طرح ادا کریں کہ پہلے مغرب کی اقامت کہی جائے، مغرب کی جماعت کے فوراً بعد عشا کی اقامت کہی جائے اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ پھر مغرب کی سُنّت ونفل اور اس کے بعد عشا کی سُنّت ونفل اور وتر ادا کی جائے۔

☆ یہ رات حاجیوں کے لیے شب قدر سے بھی افضل ہے، لہٰذا اس رات جہاں تک ہو سکے آرام کم کریں اور جس قدر ممکن ہو عبادت میں یہ رات گزاریں۔

☆ فجر کی نماز کے لیے جلد بیدار ہو کر اول وقت میں فجر کی نماز جماعت سے ادا کریں۔

☆ فجر کی نماز کے بعد وقوف مزدلفہ کریں۔

☆ اس رات حقوق العباد سے متعلق جو بھی کوتاہی ہوئی ہو اس کی معافی چاہیں۔

☆ طلوع آفتاب سے دس پندرہ منٹ پہلے ۷۰ کنکریاں چن لیں اور منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔

حج کا تیسرا دن (۱۰/ ذی الحجہ)

☆ آج کے دن منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرۂ عقبیٰ (بڑے شیطان) کی رمی کریں اور رمی سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔

☆ اب قربانی کریں اور مرد اپنے سر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں اور عورتیں انگلیوں کے پور کے برابر سر کے بال کتر کر احرام کھول دیں۔

☆ اب احرام کی ساری پابندیاں ختم ہو گئیں، مگر بیوی طوافِ زیارت کے بعد حلال ہو گی۔ اب مرد سلے کپڑے بھی پہن سکتے ہیں۔

☆ سُنّت کے مطابق غسل کر کے، سلے کپڑے پہن کر باوضو مکہ مکرمہ پہنچیں اور طواف

زیارت کریں۔

☆ طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس یا جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل واجب الطواف ادا کریں۔

☆ ملتزم پر آکر دعا مانگیں اور آب زم زم نوش کریں۔

☆ طواف زیارت کے بعد کی سعی اگر آپ نے پہلے نہ کی ہو تو اب کرلیں۔

☆ طوافِ زیارت کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئیں۔

☆ اب منیٰ پہنچ کر رات وہیں گزاریں۔

حج کا چوتھا دن (۱۱/ذی الحجہ)

☆ آج کے دن زوال کے بعد سے رمی جمرات کا وقت شروع ہوتا ہے۔

☆ آج کے دن تینوں جمرات کی رمی کریں یعنی ہر جمرہ پر سات سات کنکریاں ماریں۔ پہلے اور دوسرے جمرے پر کنکری مار کر دعا کے لیے کنارے پر رکیں اور آخری جمرہ پر کنکری مار کر دعا کے لیے وہاں نہ ٹھہریں، بلکہ دعا کرتے ہوئے واپس منیٰ کی طرف پلٹیں۔

☆ اگر کسی نے ۱۰/ذی الحجہ کو طواف زیارت نہیں کیا تو آج (۱۱/ذی الحجہ کو) بھی کرسکتا ہے۔

حج کا پانچواں دن (۱۲/ذی الحجہ)

☆ آج بھی کل کی طرح نماز ظہر کے بعد ترتیب وار پہلے جمرۂ اولیٰ (چھوٹے شیطان)، پھر جمرۂ وسطیٰ (منجھلے شیطان)، پھر جمرۂ عقبیٰ (بڑے شیطان) کی رمی کرنی ہے، یعنی تینوں جمروں پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے دو جمرات پر رمی کرکے کنارے پر دعا کرنی ہے اور آخری جمرے کی رمی کرکے دعا کرتے ہوئے چاہیں تو مکہ شریف یا پھر منیٰ

آسکتے ہیں۔

☆ آج غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے مکہ مکرمہ جانے کا اختیار ہے اور غروب کے بعد جانا مکروہ ہے۔

☆ اگر کوئی ۱۳ر تاریخ کی صبح صادق تک منیٰ میں رکا رہا تو اس دن کی رمی بھی واجب ہو جائے گی، اب رمی کیے بغیر جانا جائز نہیں، اگر رمی نہ کی تو دم لازم ہوگا۔ یہ رمی بھی زوال کے بعد ہی ہوگی۔

☆ مبارک ہو آج آپ کا حج مکمل ہو گیا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

☆ اب صرف حدود میقات سے باہر رہنے والوں کو مکہ شریف چھوڑنے سے پہلے طواف وداع کرنا ہے۔

☆ جب تک مکہ میں قیام رہے زیادہ سے زیادہ طواف کریں، اس کے علاوہ تلاوت کرتے رہیں اور نوافل وغیرہ پڑھتے رہیں۔

☆ طوافِ زیارت کرنے کے بعد حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کے لیے روانہ ہوں اور مدینۂ منورہ میں کم از کم آٹھ دن قیام کر کے چالیس نمازیں مسجد نبوی میں ادا کریں لیکن نجدی امام کی اقتدا نہ کریں بلکہ جماعت کے بعد جائیں اور اپنی نماز علاحدہ پڑھیں۔

حج کے فضائل، حکمتوں، مسائل، جدید مسائل، طریقہ، دعائیں، مکۂ معظّمہ اور مدینۂ منورہ کی دیگر زیارت گاہوں کی تفصیلات اور مدینۂ منورہ کی زیارت کا طریقہ اور آداب وغیرہ کثیر معلومات حاصل کرنے کے لیے حضرت امیر سنی دعوتِ اسلامی کی کتاب معمولات حرمین (تین کتابوں یعنی حج کیوں کریں؟، حج کیسے کریں؟ اور آدابِ مدینہ کا سیٹ) حاصل

کرکے ضرور مطالعہ کریں۔

عمرے کا طریقہ

عمرے میں صرف احرام، طواف، سعی اور حلق یا تقصیر ہے۔ اس میں طوافِ قدوم، طوافِ وَداع، وقوفِ عرفہ، وقوفِ مزدلفہ، رمی اور قربانی وغیرہ نہیں ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ میقات کے باہر سے آنے والا میقات سے اور جو مکۂ معظّمہ میں ہے وہ حِل (حرم کے باہر سے) عمرے کا احرام باندھے، عموماً جو لوگ مکۂ معظّمہ میں ہوتے ہیں وہ مسجدِ عائشہ سے عمرے کا احرام باندھتے ہیں اس لیے کہ مسجدِ عائشہ حدودِ حرم سے باہر ہے۔ جتنی مرتبہ عمرہ کرنا ہو حدودِ حرم سے باہر آکر عمرے کا احرام باندھا جائے، پھر عمرے کا طواف کیا جائے، پھر سعی کی جائے اس کے بعد حلق یا تقصیر کرا کے احرام کھول دیا جائے۔ عمرے کے لیے بھی طواف اور سعی اسی طرح کی جائے گی جس طرح حج کے لیے کرتے ہیں اور اس کے طواف وسعی میں بھی وہی دعائیں پڑھی جائیں گی جو حج کے طواف و سعی میں پڑھی جاتی ہیں۔

عمرے کا اجمالی خاکہ

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
عمرے کا احرام	طواف	سعی	حَلْق یا تقصیر
شرط	فرض	واجب	واجب

چند اہم مسائل

☆ عمرے کا وقت پوری زندگی ہے، اس لیے عمرہ کبھی فوت نہیں ہوتا صرف ۹/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

☆ عمرے میں طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ (لبیک) بند کرنے کا حکم ہے۔

☆ زیادہ سے زیادہ عمرہ کرنا مستحب ہے، خاص کر رمضان شریف میں عمرہ کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

☆ مکۂ مکرمہ میں قیام کے دوران اگر اپنی طرف سے یا دوسروں کی طرف سے بار بار عمرہ کرنے کا ارادہ ہو، تو چاہیے کہ تنعیم یا جعرّانہ جا کر عمرے کا احرام باندھیں اور عمرہ کریں۔

☆ عمرہ اگر فاسد ہو جائے یا ناپاکی کی حالت میں طواف کیا جائے تو عمرہ میں بہ طور دم فقط بکری کا ذبح کرنا ضروری ہے، پورے اونٹ یا پوری گائے کو ذبح کرنا ضروری نہیں۔

عمرے کے تعلق سے تفصیلی معلومات اور مسائل کی جانکاری کے لیے حضرت امیرِ سنی دعوتِ اسلامی کی کتاب طریقۂ عمرہ و آدابِ مدینہ حاصل کر کے اس کا مطالعہ کریں۔

ماہِ ذوالحجہ کے وظائف

۱۔ روزانہ سات سو مرتبہ پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حدیث شریف: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ پاک ہے کہ جو سات سو مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھتا ہے اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں گرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا تو یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج والم ہے۔

۲۔ وتر نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھیں۔

حدیث شریف: جو شخص ماہِ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کوثر اور اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ مقام اعلیٰ علّیین میں داخل فرمائے گا، اور اس کے ہر بال کے بدلے میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کو ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب ملے گا۔

۳۔ ماہِ ذی الحجہ کے ۳ روزے رکھیں:

حدیث شریف: اللہ عزوجل کو عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شبِ قدر

کے برابر ہے۔

۴۔ روزانہ آدھا گھنٹہ درود شریف کسی بھی وقت کسی بھی نماز کے بعد۔

۵۔ سورۂ نصر کے نازل ہونے کے بعد سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تسبیح کی بہت کثرت فرمائی:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

مذکورہ تسبیح روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔

۶۔ روزانہ دو رکعت صلوٰۃ التوبہ۔

ماہِ ذوالحجہ کے اہم واقعات

۱۔ اسی مبارک مہینہ میں مدینہ کے پہلے وفد نے اسلام قبول کیا تھا۔

۲۔ اسی مبارک مہینہ میں اعلانِ نبوت کے بارہویں سال اہلِ مدینہ کی جانب سے تیسری بیعتِ عقبہ ہوئی، جس میں انتیس مرد اور دو عورتیں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۳۔ اسی مہینہ میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاحِ مبارک ہوا۔

۴۔ اسی مبارک مہینہ میں حج مبارک فرض ہوا۔

۵۔ اسی مہینہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا گیا۔

ماہِ ذوالحجہ کے اعراس

تین ذوالحجہ	حضرت ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کا عرسِ پاک۔
چھ ذوالحجہ	حضرت خواجہ حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
سات ذوالحجہ	امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
سات ذوالحجہ	حضرت بہاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
گیارہ ذوالحجہ	خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وصال۔
اٹھارہ ذوالحجہ	مرشدِ اعلیٰ حضرت سید آلِ رسول مارہروی رضی اللہ عنہ کا عرسِ پاک۔
اٹھارہ ذوالحجہ	صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رضی اللہ عنہ کا عرسِ پاک۔
بائیس ذوالحجہ	حضرت علامہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔
ستائیس ذوالحجہ	حضرت ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک۔

متفرقات

اسمائے حُسنیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام بہت ہیں جن کا شمار ہمارے بس میں نہیں ہے۔قرآنِ مقدس اوراحادیثِ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ننانوے ناموں کا ذکر ملتا ہے،اس کے تعلق سے زیادہ مشہور یہ ہے کہ اس کے ناموں میں سے ننانوے نام اُمّت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیے گئے ہیں۔اللہ عزوجل کے نام یا دکرنا اوراسے اس کے ناموں سے پکارکراس کی بارگاہ میں التجائیں کرنا ایک مومن کے لیے باعث خیروبرکت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ مقدس میں ارشادفرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا.

ترجمہ:اوراللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے ان سے پکارو۔

(سورۂ اعراف،آیت:۱۸۰)

اس آیۂ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود ہمیں اپنے مخصوص ناموں کے ساتھ پکارنے کا حکم فرمایا ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب کبھی دعا کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ کے کئی ناموں کا وردکریں پھراس کی بارگاہ میں دعا کریں ان شاءاللہ ہماری دعائیں جلدقبول ہوں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورتاج دارِمدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْمًا ، مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً ، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ:اللہ تبارک وتعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے انھیں شمارکرلیا وہ جنت میں

داخل ہو جائے گا۔ (صحیح بخاری، حصہ سوم، ص:۱۹۸)

شارحینِ حدیث نے لفظ اَحْصَاھَا کے کئی معانی بیان کیے ہیں۔ بعض فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے جس نے انھیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ بعض نے فرمایا: جو ان ناموں کے ساتھ دعا کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ بعض فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کے یہ اسما بندوں سے جن اُمور کا تقاضا کرتے ہیں وہ انھیں بجالائے اور ان کے معانی کی تصدیق کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسما یاد کریں تاکہ ہم بھی اس کے فضائل وبرکات کے مستحق ہو جائیں۔

اللہ کے ناموں کا ورد یوں کریں

جب اللہ تبارک وتعالیٰ کے ناموں کا ورد کرنا ہو تو صرف نام نہیں لینا چاہیے بلکہ اس سے پہلے یَا حرفِ ندا لگا کر اس کا ورد کرنا چاہیے جیسے یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا مُجِیْبُ وغیرہ۔

ایک بات اور یاد رکھنی چاہیے کہ ہمارے معاشرے میں یہ بات بہت عام ہے کہ اگر کسی شخص کا عبدالرحمن، عبدالرحیم، عبد اللطیف وغیرہ ہے تو لوگ اسے رحمان، رحیم، لطیف وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ ہمیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے نام ہیں، بندوں کے لیے ان کا استعمال ہرگز درست نہیں۔ اب یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ناموں کے معانی اور ان کے فضائل وفوائد لکھے جارہے ہیں۔

اللّٰہ

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ جو شخص روزانہ ہزار بار اس اسم شریف کا پابندی سے ورد کرے وہ مستجاب الدعوات ہوگا یعنی اس کی دعائیں قبول ہوں گی۔ اگر کوئی بچہ کند ذہن ہوتو اسے سات دن یا گیارہ دن یا اکیس دن تک تازہ روٹی پر سات مرتبہ یَا اَللّٰہُ لکھ کر کھلانے سے بچے کا ذہن کھل جاتا ہے۔ مریض کو کسی کاغذ پر چھیا سٹھ (٦٦) مرتبہ لکھ کر پلانے سے اسے شفا حاصل ہوتی ہے۔

الرحمٰن

اَلرَّحْمٰنُ کا مطلب بہت مہربان ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھولنے کی بیماری ہو اور اسے کوئی بات یاد نہ رہتی ہو یا سبق وغیرہ یاد کرنے میں دشواری پیش آتی ہو یا کسی کا دل بہت سخت ہو گیا ہو اور نصیحت وغیرہ قبول نہ کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ ہر نماز کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ اس نام کا ورد کرے ان شاء اللہ بھولنے کی بیماری دور ہو جائے گی، باتیں آسانی سے یاد ہوں گی اور اگر دل کی سختی کی شکایت ہے تو وہ بھی دور ہو جائے گی۔

الرحیم

اَلرَّحِیْمُ کا مطلب ہے رحم والا۔ جو شخص روزانہ پابندی سے فجر کی نماز کے بعد یہ نام پاک سو مرتبہ پڑھے مخلوق اس پر مہربان ہوگی۔

القُدُّوس

اَلْقُدُّوْسُ کا معنی ہے نہایت پاک۔ جو کوئی جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھائے وہ بہترین صفات کا حامل ہوگا۔ ایک ہزار مرتبہ لکھ کر کسی کھانے پر دم کرنے سے اس کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ خاص کر دعوتوں کے کھانوں پر دم کرنا چاہیے

کہ وہ کھانا سب کے لیے کافی ہوجائے گا۔ زوالِ آفتاب کے بعد یہ نامِ پاک کثرت سے پڑھنے سے دل سے روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

السلام

اَلسَّلَامُ کا معنی ہے سلامتی دینے والا۔ گھبراہٹ اور بے چینی ہو تو دل پر ہاتھ رکھ کر دوسو (۲۰۰) مرتبہ پڑھ کر دل پر دَم کرنا چاہیے اور پانی پر دَم کر کے پلانا چاہیے ان شاءاللہ گھبراہٹ اور بے چینی دور ہوگی۔ کسی بھی بیماری کے لیے تین دن تک تین تین ہزار مرتبہ پڑھنے سے بیماری سے بہت جلد نجات ملتی ہے۔ اس نام کا کثرت سے ورد کرنے سے آفتوں اور بلاؤں سے نجات ملتی ہے اور بیمار پر ۱۱۵ رمرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے اسے بیماری سے بہت جلد نجات ملتی ہے۔

المھیمن

اَلْمُھَیْمِنُ کا مطلب ہے حفاظت فرمانے والا۔ اگر یہ نامِ پاک باوضو ہوکر روزسو مرتبہ پڑھا جائے تو دلوں کی پوشیدہ باتیں معلوم ہونے لگیں گی۔ روزانہ باوضو اس کا سو مرتبہ ورد کرنے والا تمام آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے ورد کی عادت بنانے والا جنتی ہے۔ روزانہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اس نامِ پاک کا سو مرتبہ ورد کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ دل کو ستھرا فرما دے گا۔

العزیز

اَلْعَزِیْزُ کا معنی ہے عزت والا۔ اگر کوئی شخص یہ نامِ پاک روزانہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اکتالیس مرتبہ پڑھنے کی عادت بنالے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی محتاجی دور فرما دے گا۔ اس نام پاک کو چالیس دن تک بلا ناغہ چالیس چالیس مرتبہ پڑھنے والا لوگوں کی

نظر میں معزز ہو جائے گا۔

الجبار

اَلْجَبَّارُ کا معنی ہے عظمت والا۔ بعد نماز جمعہ تین سو مرتبہ پڑھنے سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے اور اس کا نقش کندہ کرا کے بازو پر باندھنے سے لوگوں کے درمیان دبدبہ پیدا ہوتا ہے۔ جو شخص یہ نام پاک روزانہ صبح کو ۲۲۶/مرتبہ اور شام کو ۲۲۶/مرتبہ پابندی سے پڑھے گا وہ ظالموں کے قہر اور ظلم سے محفوظ رہے گا۔

المُتکبِّر

اَلْمُتَكَبِّرُ کا معنی ہے بڑائی والا۔ یہ نام پاک ہر کام کے شروع میں پڑھنا چاہیے کہ اس سے مقصد آسانی سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص جماع سے پہلے دس مرتبہ پڑھے تو اسے نیک صالح اولاد نصیب ہوگی۔ اس نام پاک کا کثرت سے ورد کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ عزت عطا فرماتا ہے۔

الخالق

اَلْخَالِقُ کا مطلب ہے پیدا کرنے والا۔ اس نام پاک کا کثرت سے ورد کرنے سے دل اور چہرہ روشن اور منور ہوں گے۔ جو شخص کثرت سے یہ نام پاک پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو عبادت کر کے اس بندے کے لیے دعا کرتا ہے جس سے قیامت کے دن اس کا چہرہ نورانی ہوتا ہے۔ کوئی ناگہانی آفت نازل ہو جائے تو سات دن تک یہ نام پاک سو سو مرتبہ پڑھا جائے ان شاء اللہ اس سے نجات ملے گی۔

البارئُ

اَلْبَارِئُ کا مطلب ہے بنانے والا۔ جو شخص سات دن تک اس نام پاک کا ورد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی قبر میں وحشت نہیں محسوس کرے گا۔ اگر کوئی حکیم یا ڈاکٹر روزانہ پابندی سے اس نام پاک کا ورد کرے تو اس کے علاج میں قدرتی طور پر تاثیر پیدا ہوگی۔ جس عورت کو اولاد نہ ہوتی ہو وہ اور اس کا شوہر سات دن روزے رکھیں اور ہر دن افطار سے پہلے اکیس مرتبہ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ پڑھ کر پانی پر دم کریں پھر اسی پانی سے افطار کریں ان شاء اللہ بہت جلد اولاد نصیب ہوگی۔

المصور

اَلْمُصَوِّرُ کا معنی ہے ہر ایک کو صورت دینے والا۔ جس عورت کو اولاد نہ ہوتی ہو وہ اور اس کا شوہر سات دن روزے رکھیں اور ہر دن افطار سے پہلے اکیس مرتبہ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ پڑھ کر پانی پر دَم کریں پھر اسی پانی سے افطار کریں ان شاء اللہ بہت جلد اولاد نصیب ہوگی۔

الغفار

اَلْغَفَّارُ کا معنی ہے بڑا معاف فرمانے والا۔ بعد نماز جمعہ صدق دل سے سو (۱۰۰) مرتبہ یَا غَفَّارُ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرماتا ہے۔ روزانہ بعد نمازِ عصر اس کا سو مرتبہ ورد کرنا بھی مؤثر ہے۔

القہار

اَلْقَهَّارُ کا مطلب ہے غالب اور سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا۔ کسی کام میں مشکلات یا دشواریاں درپیش ہوں تو روزانہ سو مرتبہ اس کا ورد کیا جائے ان شاء اللہ مشکل

آسان ہوگی۔ جس کے دل میں دنیا کی محبت گھر کر گئی ہو اسے چاہیے کہ اس نام پاک کا کثرت سے ورد کرے۔ ان شاء اللہ اس کے دل سے دنیا کی محبت نکل جائے گی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت بس جائے گی۔

الوہّاب

اَلْوَهَّابُ کا معنی ہے بہت دینے والا۔ جسے کوئی اہم ضرورت درپیش ہو اسے چاہیے کہ لگاتار تین دن آدھی رات کو اٹھ کر اچھی طرح وضو کرے، مسجد میں یا اس کے صحن میں دو رکعت تحیۃ الوضو کی نیت سے پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد تین سجدے کرے، تیسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد سو مرتبہ یَا وَهَّابُ کہے پھر اپنی حاجت کے لیے دعا کرے ان شاء اللہ اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ نمازِ چاشت کے آخری سجدے میں چالیس مرتبہ یہ نام پاک پڑھنے سے فقر و فاقہ سے حیرت انگیز طور پر نجات ملتی ہے۔

الرزّاق

اَلرَّزَّاقُ کا معنی ہے بہت روزی دینے والا۔ جو شخص صبح صادق کے بعد نماز فجر سے پہلے گھر کے ہر کونے میں کھڑا ہو کر دس دس مرتبہ یہ نام پاک پڑھے اسے فقر و فاقہ سے نجات ملے گی۔ داہنے جانب سے شروع کرے اور قبلے کی طرف رُخ ہو۔

الفتّاح

اَلْفَتَّاحُ کا معنی ہے مصیبت ٹالنے والا۔ فجر کی نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر سات یا ستر مرتبہ یہ نام پاک پڑھنا دل کی صفائی کا باعث ہے اور اس سے دل روشن ہوتا ہے۔

العلیم

اَلْعَلِیْمُ کا معنی ہے علم والا۔ اس نام پاک کی کثرت اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت کے لیے بہت مفید ہے۔ کسی طالب علم کو چالیس دن تک اکیس اکیس مرتبہ یَا عَلِیْمُ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایا جائے ان شاء اللہ وہ صاحب علم ہوگا اور اس کا حافظہ روشن ہوجائے گا۔

القابض

اَلْقَابِضُ کا معنی ہے تنگی کرنے والا۔ چالیس دن تک روٹی کے چار ٹکڑوں پر لکھ کر کھانے والا عذابِ قبر سے محفوظ ہوگا اور یہ عمل محتاجی دور کرنے کے لیے بھی مفید ہے۔ زخم اور درد سے نجات کے لیے بھی یہ عمل مؤثر ہے۔

الباسط

اَلْبَاسِطُ کا معنی ہے کشائش کرنے والا۔ صبح کو ہاتھ پھیلا کر دس مرتبہ پڑھ کر چہرے پر ہاتھ مل لینا چاہیے، اس سے ان شاء اللہ روزی میں کشائش ہوگی اور کسی کی محتاجی نہیں رہ جائے گی۔ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھنے والا تنگ دستی سے نجات پاتا ہے۔

الخافض

اَلْخَافِضُ کا معنی ہے پست کرنے والا۔ روزانہ سات ہزار (۷۰۰۰) بار پڑھنے والا دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ روزانہ پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ یَا خَافِضُ پڑھنے کا ورد کرنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

الرافع

اَلرَّافِعُ کا معنی ہے بلند کرنے والا۔ روزانہ دوپہر میں یا آدھی رات کو سو مرتبہ پڑھنے سے بلند رتبہ اور مالداری ہاتھ آتی ہے۔ ہر مہینے کی چودھویں رات کو آدھی رات میں

سومرتبہ یہ نام پاک پڑھنے سے اللہ تعالیٰ مخلوق سے بے نیاز فرما دیتا ہے۔

المُعِزُّ

اَلْمُعِزُّ کا معنی ہے عزت دینے والا۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات میں یا اتوار اور پیر کی درمیانی رات میں مغرب کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھنے سے مخلوق کی نظر میں عزت، احترام اور ہیبت بڑھ جاتی ہے۔

المُذِلُّ

اَلْمُذِلُّ کا معنی ہے ذلت دینے والا۔ جو شخص پچھتر مرتبہ یَا مُذِلُّ پڑھ کر سجدے میں سر رکھ کر دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے حاسدوں، ظالموں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اگر کوئی خاص دشمن ہو تو اس کا نام لے کر دعا کرنی چاہیے۔

السَّمِیْع

اَلسَّمِیْعُ کا معنی ہے سننے والا۔ جو شخص ہر جمعرات کو نمازِ چاشت کے بعد یہ نام پاک ۵۰۰ رمرتبہ پڑھے یا روزانہ نمازِ چاشت کے بعد ۱۰۰ رمرتبہ پڑھے وہ ان شاء اللہ مستجاب الدعوات ہو جائے گا۔ جو شخص فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سو مرتبہ یَا سَمِیْعُ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر اپنا خاص فضل فرمائے گا۔

البَصِیْر

اَلْبَصِیْرُ کا معنی ہے دیکھنے والا۔ جو شخص یہ نام پاک فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سو مرتبہ پڑھے اسے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبولیت حاصل ہوگی۔ جمعہ کی نماز کے بعد ۱۰۰ رمرتبہ یَا بَصِیْرُ پڑھنے والے کی نگاہیں اللہ تبارک و تعالیٰ روشن فرما دیتا ہے۔

الحَکَم

اَلْحَکَمُ کا معنی ہے حکم کرنے والا۔ رات کے آخری حصے میں باوضو ہو کر یہ نام پاک ۹۹/مرتبہ پڑھنے کی عادت بنانے سے دل پاکیزہ ہوتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی جلوہ گری ہوتی ہے۔

العدل

اَلْعَدْلُ کا مطلب ہے انصاف فرمانے والا۔ جو شخص جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں روٹی کے اکیس ٹکڑوں پر یہ نام پاک لکھ کر کھائے اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس کے تابعِ فرمان کر دے گا۔

اللطیف

اَللَّطِیْفُ کا مطلب ہے پاک اور بڑا باریک بیں۔ روزانہ ۱۳۳/مرتبہ یَا لَطِیْفُ کا ورد کرنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے اور سارے کام آسانی سے پورے ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی قسم کی تکلیف، بیماری یا پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اپنا مقصد دل میں رکھتے ہوئے ۱۰۰/مرتبہ یَا لَطِیْفُ کا ورد کرے اور جب تک مقصد حاصل نہ ہو جائے روزانہ یہ عمل جاری رکھے ان شاء اللہ اسے اس میں کامیابی میسر آئے گی۔ اگر کسی کو اپنی لڑکی کے لیے اچھا رشتہ نہیں ملتا ہو تو اس کے لیے بھی یہ عمل بہت مفید ثابت ہوگا۔

الخبیر

اَلْخَبِیْرُ کا مطلب ہے خبر دار۔ جو شخص نفس کا غلام بن گیا ہو اسے چاہیے کہ اس نام پاک کا کثرت سے ورد کیا کرے ان شاء اللہ اس کا نفس اس کے قابو میں آ جائے گا۔

الحلیم

اَلْحَلِیْمُ کا معنی ہے بڑا بردبار۔ یہ نام پاک کاغذ پر لکھ کر وہ کاغذ پانی میں دھو کر جس چیز پر وہ پانی چھڑکا جائے گا اس میں خوب خیر و برکت ہوگی اور وہ چیز آفتوں سے محفوظ رہے گی۔ کسی بیمار کو ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ یَا حَلِیْمُ پڑھ کر دم کیا جائے تو ان شاء اللہ اسے بہت جلد شفا ملے گی۔ جسے دل کا دورہ پڑ جائے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دو سو مرتبہ پڑھا جائے۔

العظیم

اَلْعَظِیْمُ کا معنی ہے بڑائی والا۔ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ ساری مخلوق کی نظر میں معظم و مکرم ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس نام پاک کا کثرت سے ورد کرے۔

الغفور

اَلْغَفُوْرُ کا مطلب ہے بخشنے والا۔ اس کا ورد دل کی صفائی کے لیے بے حد مفید ہے۔ جو شخص سجدے میں سر رکھ کر صدق دل سے یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ تین مرتبہ کہے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

الشکور

اَلشَّکُوْرُ کا معنی ہے قدر ماننے والا۔ جس کی نگاہیں کمزور ہوں اسے چاہیے کہ یہ نام پاک اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی آنکھوں میں ڈالے اور چہرے پر ملے ان شاء اللہ نگاہیں تیز ہو جائیں گی۔ جو شخص معاشی تنگی یا کسی اور دکھ درد یا رنج و غم میں مبتلا ہو اسے چاہیے کہ روزانہ اکتالیس مرتبہ اس کا ورد کرے ان شاء اللہ اس کی پریشانی دور ہوگی۔

العَلِیُّ

اَلْعَلِیُّ کا معنی ہے بلند۔ جو شخص یہ اسم پاک ایک سو مرتبہ پڑھے اسے عزت نصیب ہوگی اور سفر میں پڑھے تو بخیر و عافیت وطن واپس لوٹے گا۔

الکبیر

اَلْکَبِیْرُ کا مطلب ہے بڑائی والا۔ جو کوئی یہ اسم پاک روزانہ سو مرتبہ پڑھے وہ لوگوں کی نظر میں باوقار ہو جائے گا اور اس کے کام بنیں گے۔ اگر کوئی شخص نوکری سے نکال دیا گیا ہو اور دوبارہ وہ نوکری حاصل کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ سات روزے رکھے اور روزانہ روزے کی حالت میں ایک ہزار مرتبہ یَا کَبِیْرُ کا ورد کرے ان شاء اللہ اسے اس کی نوکری دوبارہ مل جائے گی۔

الحفیظ

اَلْحَفِیْظُ کا معنی ہے حفاظت کرنے والا۔ اس نام پاک کا روزانہ سولہ مرتبہ ورد کرنے والا اور اس کا نقش بنا کر بازو پر باندھنے والا جلنے، ڈوبنے اور نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

المُقیت

اَلْمُقِیْتُ کا معنی ہے روزی دینے والا۔ اگر کسی بچے کی بُری عادت ہو یا روتا ہو تو یہ اسم پاک سات مرتبہ پڑھ کر ایک خالی گلاس میں دم کر کے اس میں پانی ڈال کر اسے پلایا جائے ان شاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔

الحسیب

اَلْحَسِیْبُ کا مطلب ہے حساب لینے والا۔ جو شخص چور یا پڑوسی یا آنکھ وغیرہ کے زخم سے پریشان ہو وہ جمعرات سے شروع کر کے سات دن تک ستر ستر مرتبہ اس طرح

پڑھے حَسۡبِیَ اللّٰہُ الۡحَسِیۡبُ،ان شاءاللہ اسے پریشانی سے نجات ملے گی۔

الجلیل

اَلۡجَلِیۡلُ کا معنی ہے جلال والا۔جو شخص یہ نام پاک مشک اور زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ مخلوق کی نظر میں عزت پائے گا۔کثرت سے اس نام پاک کا ورد کرنا بھی عزت اور دبدبہ پانے کے لیے مفید ہے۔

الکریم

اَلۡکَرِیۡمُ کا معنی ہے کرم فرمانے والا۔ جو شخص سوتے وقت کثرت سے یہ نام مبارک پڑھے پھر کسی سے بات کیے بنا سو جائے فرشتے اس کے حق میں یہ دعا کرتے ہیں: اَکۡرَمَکَ اللّٰہُ (اللہ تعالیٰ تجھے عزت بخشے) یہاں تک کہ وہ مخلوق کی نظر میں مکرم و باعزت ہو جاتا ہے۔

الرّقیب

اَلرَّقِیۡبُ کا مطلب ہے نگہبانی کرنے والا۔جو شخص روزانہ اس اسم پاک کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر اور اپنی بیوی، بچوں پر دم کرے تو سب آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہیں گے۔یَارَقِیۡبُ کا ورد رکھنا بھی مال و متاع اور اہل و عیال کی حفاظت کے لیے نہایت ہی مفید عمل ہے۔

المُجیب

اَلۡمُجِیۡبُ کا معنی ہے دعا سننے والا۔اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں جلد قبول ہوں تو اسے چاہیے کہ کثرت سے یَامُجِیۡبُ کا ورد کرے اور کسی کاغذ پر یہ نام پاک لکھ کر اپنے پاس رکھ لے ان شاء اللہ بہت جلد اس کا اثر دیکھے گا۔

الواسع

اَلْوَاسِعُ کا مطلب ہے وسعت دینے والا۔ جو شخص یَا وَاسِعُ کا کثرت سے ورد کرے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ظاہر و باطن میں مخلوق سے بے نیاز فرمادے گا۔

الحکیم

اَلْحَکِیْمُ کا معنی ہے حکمت والا۔ جسے کوئی سخت حاجت پیش آجائے اسے چاہیے کہ اس نام پاک کا کثرت سے ورد کرے ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ اس کے علاوہ کثرت سے اس نام پاک کا ورد کرنے سے علم و حکمت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

الودود

اَلْوَدُوْدُ کا مطلب ہے محبت والا۔ اگر دو لوگوں کے درمیان نفرت اور دشمنی ہو تو یہ نام پاک ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر یا کسی کھانے پر دم کرکے اسے کھلا یا جائے ان شاء اللہ ان دونوں کے درمیان محبت اور الفت پیدا ہوگی۔ اگر میاں بیوی میں جھگڑا ہو تو دونوں میں سے کوئی ایک یہ عمل کرے ان شاء اللہ جھگڑا ختم ہوجائے گا۔

المَجید

اَلْمَجِیْدُ کا مطلب ہے بزرگی والا۔ اگر کسی شخص کو لوگ ذلت کی نظر سے دیکھتے ہوں تو اسے چاہیے کہ روزانہ صبح ننانوے مرتبہ یہ نام پاک پڑھا کرے ان شاء اللہ لوگ اسے عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں گے۔ اگر کوئی شخص کسی مُہلک مرض میں مبتلا ہو تو اسے چاہیے کہ ایام بیض (چاند کی ۱۳ / ۱۴ / ۱۵ تاریخ) میں تین روزے رکھے اور افطار کے بعد کثرت سے اس نام پاک کا ورد کرے پھر پانی پر دم کرکے پی لے ان شاء اللہ اسے اس مرض سے نجات مل جائے گی۔

الباعِث

اَلْبَاعِثُ کا مطلب ہے مردہ زندہ کرنے والا۔ جو شخص روزانہ دل پر ہاتھ رکھ کر دو سو ایک مرتبہ پڑھے گا اس کا دل روشن ہوجائے گا۔ اگر کوئی شخص سونے سے پہلے سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک سو ایک مرتبہ پڑھے تو اس کے دل میں علم و حکمت کا بسیرا ہوگا۔

الشہید

اَلشَّهِيْدُ کا معنی ہے نگہبان۔ اگر کسی شخص کی بیوی یا اولاد نافرمان ہو تو اسے چاہیے کہ صبح کے وقت اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھے اور آسمان کی طرف منہ کر کے اکیس مرتبہ یہ نام پاک پڑھا کرے ان شاء اللہ وہ اس کے فرماں بردار ہوجائیں گے۔

الحقّ

اَلْحَقُّ کا مطلب ہے سچائی والا۔ جو شخص قید ہوگیا ہو وہ آدھی رات کو ننگے سر یہ نام پاک ۱۰۸ مرتبہ پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی رہائی کی دعا کرے ان شاء اللہ اسے بہت جلد رہائی نصیب ہوگی۔

الوکیل

اَلْوَكِيْلُ کا مطلب ہے بڑا کارساز۔ بجلی تیز کڑک رہی ہو یا آندھی تیز چل رہی ہو یا بہت زیادہ بارش ہورہی ہو یا کہیں آگ لگ جائے تو یہ نام پاک کثرت سے پڑھا جائے ان شاء اللہ آفتوں سے نجات ملے گی۔

القوی

اَلْقَوِیُّ کا مطلب ہے زبردست۔ جو شخص جمعہ کے دن سورج نکلنے کے ایک گھنٹے بعد یہ نام پاک تین ہزار (۳۰۰۰) مرتبہ پڑھے اسے نسیان کی بیماری سے نجات ملے گی۔ یہ

عمل سات جمعہ تک جاری رکھا جائے۔اگرکوئی شخص واقعی مظلوم اور کمزور ہو وہ کثرت سے یہ نام پاک پڑھا کرے ان شاء اللہ اسے ظالم سے نجات میسر آئے گی۔

المتین

اَلْمَتِیْنُ کا مطلب ہے قدرت والا۔جس بچے کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو اسے یَا مَتِیْنُ کاغذ پر لکھ کر پلایا جائے اسے تسلی ہوگی۔اگر ماں کا دودھ کم ہو تو یہی نام پاک کاغذ پر لکھ کر اسے پلایا جائے ان شاء اللہ اس کا دودھ زیادہ ہوگا۔

الوَلِیُّ

اَلْوَلِیُّ کا معنی ہے مددگار اور حمایتی۔جس کی بیوی نافرمان اور بری عادت والی ہو اسے چاہیے کہ وہ اس نام پاک کا کثرت سے ورد کرے، خاص کر اس سے ملاقات کے وقت ان شاء اللہ وہ فرماں بردار ہو جائے گی۔

الحمید

اَلْحَمِیْدُ کا مطلب ہے سب خوبیوں سراہا ہوا۔جو شخص اپنی زبان کی حفاظت نہیں کر پاتا اور اس کی زبان سے فحش باتیں نکلتی ہیں اسے چاہیے کہ یہ نام پاک پیالے میں لکھ لے یا کندہ کرالے اور اسی سے ہمیشہ پانی پیے ان شاء اللہ زبان محفوظ ہو جائے گی۔اگر کسی شخص کے اندر بری خصلتیں موجود ہیں اور وہ ان سے نجات چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ ۴۵ دنوں تک تنہائی میں ۹۳ مرتبہ یَا حَمِیْدُ کا ورد کرے ان شاء اللہ اسے بہت جلد ان سے نجات مل جائے گی۔

المحصی

اَلْمُحْصِی کا مطلب ہے گھیرنے والا۔ جو شخص روزانہ روٹی کے بیس ٹکڑوں پر یہ نام پاک بیس بیس مرتبہ دم کر کے کھائے مخلوق کے دل میں اس کے لیے عزت پیدا ہوگی۔ جمعرات اور جمعہ کی رات میں ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) مرتبہ اس کا ورد عذاب قبر اور عذابِ محشر سے نجات دلانے والا ہے۔

المبدئ

اَلْمُبْدِئُ کا معنی ہے ظاہر فرمانے والا۔ جس عورت کا حمل گر جاتا ہو اسے چاہیے کہ جب حمل ٹھہر جائے تو روزانہ صبح نوے (۹۰) مرتبہ یہ نام پاک پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کرے اور اپنے پیٹ کا حصار کر لے ان شاء اللہ حمل ساقط ہونے سے محفوظ ہو جائے گا۔ روزانہ سحر کے وقت پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ننانوے (۹۹) مرتبہ پڑھنا بھی حمل کے روک تھام کے لیے مفید ہے اور ایسا کرنے سے وقت سے پہلے بچہ بھی نہیں ہوگا۔

المعید

اَلْمُعِیْدُ کا مطلب ہے دوبارہ پیدا فرمانے والا۔ اگر کسی نے قرض لیا ہو اور واپس نہیں دے رہا ہے تو اس کے نام کے عدد کے برابر روزانہ یہ نام پاک پڑھا جائے وہ بہت جلد واپس کر دے گا۔ کسی گم شدہ کو واپس بلانے کے لیے بھی اس کا ورد بہت مفید ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب گھر کے سارے افراد سو جائیں تو گھر کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر ستر ستر مرتبہ یہ نام پاک پڑھے بہت جلد اس کا پتہ چل جائے گا یا وہ واپس لوٹ آئے گا۔

المُحیِی

اَلْمُحْیِیْ کا معنی ہے زندہ کرنے والا۔ بدن میں درد ہو یا عورت کو دردِ زِہ (ایامِ حمل میں درد) ہو تو سات دن تک سات سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اسے شفا ملے گی۔ اگر کوئی بیمار شخص کثرت سے اس کا ورد کرے یا کسی بیمار پر یہ نام پاک کثرت سے پڑھ کر دم کیا جائے تو بہت جلد شفا ملے گی۔

المُمِیت

اَلْمُمِیْتُ کا مطلب ہے موت دینے والا۔ جس شخص کا نفس اس کے قابو میں نہ ہو اسے چاہیے کہ سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر یَا مُمِیْتُ پڑھتے پڑھتے سو جائے ان شاء اللہ اس کا نفس مطیع ہو گا۔

الحَیُّ

اَلْحَیُّ کا معنی ہے زندہ۔ روزانہ تین ہزار مرتبہ اس نام پاک کا ورد کرنے والا کبھی بیمار نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص چینی کے برتن پر مشک اور گلاب سے لکھ کر اسے پانی سے دھو کر پیے یا کسی دوسرے کو پلائے تو اسے شفا نصیب ہوگی۔ بیمار اپنے اوپر روزانہ ستر مرتبہ دم کرے، اگر کوئی دوسرا بیمار ہو تو اس پر بھی دم کیا جا سکتا ہے۔ روزانہ اس نام پاک کا ستر مرتبہ ورد کرنے والے کی عمر دراز ہوگی۔

القیّوم

اَلْقَیُّوْمُ کا مطلب ہے قائم رکھنے والا۔ جو روزانہ اس نام پاک کا کثرت سے ورد کرے لوگوں میں اس کی عزت بڑھ جائے گی۔ اگر تنہائی میں بیٹھ کر ورد کرے تو خوش حال ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کا ورد کرے تو

اس کی سستی اور کاہلی دور ہوگی۔

الواجد

اَلْوَاجِدُ کا مطلب ہے پانے والا۔ اگر کوئی شخص کھانا کھاتے وقت یَاوَاجِدُ کا ورد کرتا رہے تو وہ غذا اس کے دل کی طاقت وقوت کا سبب بنے گی۔ اگر کوئی چیز گم ہوجائے اور نہ مل رہی ہو تو یہ نام پاک لکھ کر ہاتھ میں رکھ لے اور یَاوَاجِدُ پڑھتے ہوئے اسے تلاش کرے مل جائے گی۔

الماجد

اَلْمَاجِدُ کا مطلب ہے بزرگی والا۔ جو شخص تنہائی میں اس نام پاک کا کثرت سے ورد کرے اس کے دل میں نور پیدا ہوگا۔

الواحد

اَلْوَاحِدُ اور اَلْاَحَدُ کا معنی ہے ایک اور یکتا۔ جسے کسی قسم کا خوف محسوس ہو رہا ہو اسے چاہیے کہ یہ نام پاک ایک ہزار مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ اس کا خوف دور ہوگا۔ جسے اولاد نہ ہوتی ہو وہ یہ نام پاک لکھ کر اپنے پاس رکھے اسے اولاد ہوگی۔

الصمد

اَلصَّمَدُ کا مطلب ہے بے نیاز۔ جو شخص باوضو اس کا پابندی سے ورد کرے وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے گا۔ روزانہ سحر کے وقت سجدے میں سر رکھ کر ۱۱۵ رمرتبہ یا ۱۲۵ رمرتبہ پڑھنے والے کی زبان سچی ہوجائے گی۔

القادر

اَلْقَادِرُ کا مطلب ہے قدرت والا۔ روزانہ یَا قَوِیُّ یَا قَادِرُ کا اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) مرتبہ ورد دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے بہت مفید ہے۔ اگر کسی شخص کو کسی کام میں دشواری پیش آئے تو وہ اکتالیس مرتبہ یَا قَادِرُ پڑھے اس کا وہ کام آسان ہو جائے گا۔

المُقتدِر

اَلْمُقْتَدِرُ کا مطلب ہے قدرت والا۔ صبح بیدار ہوتے ہی آنکھ بند کر کے اکیس مرتبہ پڑھنے سے دل سے غفلت دور ہوتی ہے اور سب کام آسان ہوتے ہیں۔

المُقدّم

اَلْمُقَدِّمُ کا معنی ہے بڑھانے والا۔ جو شخص چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اس نام پاک کا ورد کرے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا مطیع و فرماں بردار بن جائے گا۔

المؤخر

اَلْمُؤَخِّرُ کا مطلب ہے پیچھے کرنے والا۔ جو شخص روزانہ سو مرتبہ پڑھے اس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی یاد میں رہے گا اور روزانہ اکتالیس بار پڑھنے سے اس کا نفس مطیع و فرماں بردار ہوگا۔

الاوّل

اَلْاَوَّلُ کا مطلب ہے قدیم اور ہر شے سے پہلے۔ جسے اولاد نہ ہوتی ہو وہ چالیس دن تک روزانہ اکتالیس اکتالیس مرتبہ پڑھے اس کی مراد برآئے گی۔ مسافر اگر جمعہ کے

دن ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو بہت جلد اس کا مقصدِ سفر پورا ہوگا اور اپنے وطن صحیح سلامت واپس لوٹ جائے گا۔

الآخِر

اَلْاٰخِرُ کا مطلب ہے ہمیشہ رہنے والا۔ جو شخص آخر عمر کو پہنچ گیا ہو اور کوئی نیک عمل نہ کر سکا ہو وہ یہ نام پاک کثرت سے پڑھے ان شاء اللہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کے دل سے غیر اللہ کی محبت نکل جائے گی۔

الظاہر

اَلظَّاھِرُ کا مطلب ہے ہر شے پر غالب۔ جو شخص نمازِ اشراق کے بعد پانچ سو مرتبہ اس کا ورد کرے اس کا دل روشن اور منور ہو جائے گا۔

الباطن

اَلْبَاطِنُ کا معنی ہے ہر شے کا جاننے والا۔ جو شخص یہ نام پاک ہمیشہ ورد میں رکھے اس کے لیے لوگوں کے دل مسخّر ہو جائیں گے۔ جو شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کے بعد ھُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا کثرت سے ورد کرے اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔

الوالی

اَلْوَالِیْ کا معنی ہے کام بنانے والا۔ پیالے پر لکھ کر اس میں پانی ڈال کر گھر کی دیواروں پر وہ پانی چھڑک دینے سے وہ گھر آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔

المُتَوالِی

اَلْمُتَوَالِیْ کا معنی ہے بلندی والا۔ مشکل اور دشوار کاموں کی آسانی کے لیے اس نام پاک کو کثرت سے پڑھنا بہت مفید ہے۔ حائضہ عورت اسے کثرت سے پڑھے تو اس کی تکلیف دور ہوگی۔

البِرّ

اَلْبِرُّ کا معنی ہے نیکوکار۔ بچہ پیدا ہوتے ہی جو شخص یہ نام پاک سات مرتبہ پڑھ کر اس بچے پر دم کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے بالغ ہونے تک وہ بچہ بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی شخص شراب نوشی یا زنا کاری کا عادی ہو اور اپنی یہ عادت چھوڑنا چاہتا ہو تو روزانہ سات مرتبہ یہ نام پاک پڑھا کرے اس کی عادت بہت جلد چھوٹ جائے گی۔

التَّوّاب

اَلتَّوَّابُ کا معنی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا۔ جو شخص چاشت کی نماز کے بعد تین سو ساٹھ بار اسے پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ جو کوئی کثرت سے اس کا ورد کرے اس کا نفس اصلاح اور نیکیوں کی طرف مائل ہوگا۔ اگر دس مرتبہ پڑھ کر کسی ظالم پر دَم کر دیا جائے تو اس سے نجات ملے گی۔

المُنتقم

اَلْمُنْتَقِمُ کا مطلب ہے بدلہ لینے والا۔ جو شخص حق پر ہو اور ظالم سے بدلہ لینے کی اس میں طاقت نہ ہو وہ تین جمعہ تک کثرت سے اس نام پاک کا ورد کرے اللہ تعالیٰ خود اس سے بدلہ لے لے گا۔

العفوّ

اَلْعَفُوُّ کا معنیٰ ہے معاف کرنے والا۔ جس کے گناہ بہت زیادہ ہوں وہ اس نام پاک کی کثرت کرے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

الرّءُوف

اَلرَّءُوْف کا مطلب ہے بہت مہربان۔ جسے بہت غصہ آتا ہو وہ روزانہ دس مرتبہ درود شریف اور دس مرتبہ یہ نام پاک پڑھے اس کا غصہ کم ہوگا۔ اگر کوئی شخص غصے کی حالت میں پڑھے یا کسی دوسرے شخص پر پڑھ کر دم کر دے تو اس کا غصہ بھی ختم ہو جائے گا۔

مالِکُ المُلک

مَالِکُ الْمُلْکِ کا معنیٰ ہے ملک کا مالک۔ کثرت سے یہ نام پاک پڑھنا مالداری کا سبب ہوتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کو اس نام پاک کے ساتھ یاد کر کے اس کی بارگاہ میں دعا کی جائے تو بہت جلد قبول ہوگی۔

ذوالجلالِ والاِکرام

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کا مطلب ہے عظمت اور بزرگی والا۔ کثرت سے یہ نام پاک پڑھنا مالداری کا سبب ہوتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کو اس نام پاک کے ساتھ یاد کر کے اس کی بارگاہ میں دعا کی جائے تو بہت جلد قبول ہوگی۔

المُقسِط

اَلْمُقْسِطُ کا معنیٰ ہے انصاف کرنے والا۔ روزانہ سو مرتبہ یہ نام پاک پڑھنے والا شیطانی وسوسے سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کسی خاص جائز مقصد کے لیے یہ نام پاک سات سو مرتبہ پڑھے تو وہ مقصد حاصل ہوگا۔

الجامع

اَلْجَامِعُ کا مطلب ہے جمع کرنے والا۔ جمعہ کی نماز کے بعد کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے ایک سو بیالیس مرتبہ پڑھنے سے بہت جلد وہ مقصد حاصل ہوگا۔ اگر کوئی چیز گُم ہو جائے تو اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِجْمَعْ ضَالَّتِیْ (ترجمہ: اے اللہ! اے لوگوں کو اس دن جمع کرنے والے جس میں کوئی شک نہیں! میری گم شدہ چیز مجھے واپس دلا دے۔) کثرت سے پڑھنا گم شدہ چیز کے پانے میں بہت مؤثر ثابت ہوگا۔

الغنی

اَلْغَنِیُّ کا معنی ہے بے نیاز۔ روزانہ پابندی سے ستر مرتبہ پڑھنے والا مخلوق سے بے نیاز ہوگا اور اس کے مال میں برکت ہوگی۔

المغنی

اَلْمُغْنِیْ کا مطلب ہے بے پرواہ کرنے والا۔ جمعہ سے اس کا ورد شروع کر کے دس جمعوں تک روزانہ دو ہزار (۲۰۰۰) مرتبہ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ مخلوق سے بے نیاز فرما دے گا۔ روزانہ فجر یا عشا کی نماز کے بعد اول وآخر گیاہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ گیارہ سو گیارہ (۱۱۱۱) مرتبہ پڑھنا اور ساتھ ہی ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھنا بھی بہت فائدے مند ثابت ہوگا۔

المانع

اَلْمَانِعُ کا مطلب ہے روکنے والا۔ اگر کسی کا بیوی سے جھگڑا ہو جائے تو بستر پر لیٹتے وقت اکیس مرتبہ پڑھے دونوں کے درمیان سے نا اتفاقی دور ہو جائے گی۔ اس نام پاک کا کثرت سے ورد کرنے والا ہر قسم کے شر سے محفوظ ہوگا۔

الضَّارُّ

اَلضَّارُّ کا معنی ہے نقصان پہنچانے والا۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات میں سو مرتبہ یہ نام پاک پڑھنے والا تمام ظاہری اور باطنی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص کسی بلند مرتبے پر ہو اور اسی پر ہمیشہ رہنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ ہر ہفتے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات میں اور قمری مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو سو سو مرتبہ پڑھے۔

النَّافِعُ

اَلنَّافِعُ کا معنی ہے نفع پہنچانے والا۔ جس کام کے شروع میں اکتالیس مرتبہ پڑھ لیا جائے وہ کام بحسن وخوبی انجام پذیر ہوگا۔ سفر میں روزانہ چالیس مرتبہ پڑھے تو مقصدِ سفر میں کامیابی حاصل ہوگی۔ مجامعت سے پہلے پڑھنے سے اولاد نیک صالح ہوگی۔

النُّوْرُ

اَلنُّوْرُ کا معنی ہے روشن کرنے والا۔ جو شخص جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں سات مرتبہ سورۂ نور اور ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) مرتبہ یہ نام پاک پڑھے اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نور سے منور و مجلّٰی ہو جائے گا۔

الهَادِی

اَلْهَادِیْ کا مطلب ہے ہدایت کرنے والا۔ جو شخص آسمان کی طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھا کر یَاھَادِیْ بلاتعداد پڑھے اور ہاتھ اور چہرے پر مل لے اسے کامل ہدایت ملے۔

البَدِیعُ

اَلْبَدِیْعُ کا معنی ہے بغیر کسی ذریعے کے پیدا کرنے والا۔ جس شخص کو کوئی غم یا مصیبت یا کوئی مشکل کام درپیش ہو وہ ایک ہزار مرتبہ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰاتِ وَ الْاَرْضِ

(ترجمہ: اے آسمانوں اور زمین کو انوکھا پیدا کرنے والے!) پڑھے اس کی پریشانی دور ہو جائے گی۔ اگر کسی اہم کام کا ارادہ ہو تو بارہ دن تک یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ (ترجمہ: اے عجائب کو انوکھا پیدا کرنے والے بھلائی کے ساتھ، اے انوکھا پیدا کرنے والے) بارہ سو مرتبہ پڑھے، عمل ختم ہونے سے پہلے پہلے مقصد حاصل ہوگا۔ کسی خاص مقصد کے لیے ایک ہزار یا سات ہزار بار پڑھنا بھی مؤثر ہے۔

الباقی

اَلْبَاقِی کا مطلب ہے ہمیشہ رہنے والا۔ جو شخص جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے وہ ہر قسم کے ضرر اور نقصان سے محفوظ ہوگا۔ سو مرتبہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیک اعمال مقبول ہوتے ہیں۔

الوارث

اَلْوَارِثُ کا معنی ہے مالک۔ روزانہ طلوع آفتاب کے وقت سو مرتبہ پڑھنے والا ہر قسم کے رنج و غم، پریشانی اور مصیبت سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ مغرب اور عشا کے درمیان ایک ہزار مرتبہ پڑھنا بھی مفید ہے۔

الرّشید

اَلرَّشِیْدُ کا مطلب ہے سیدھی تدبیر والا۔ جو شخص کسی کام کی تدبیر نہ جانتا ہو وہ مغرب اور عشا کے درمیان ایک ہزار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیح تدبیر اس کے دل میں القا ہوگی۔ کثرت سے یہ نام پاک پڑھنے سے مشکل سے مشکل کام آسان ہو جائیں گے۔ کاروبار میں ترقی کے لیے بھی اس کی کثرت فائدے مند ہے۔

الصّبور

اَلصَّبُوْرُ کا معنی ہے بڑا تحمّل والا۔ جو شخص کسی سخت مصیبت یا بیماری میں گرفتار ہو وہ عشا کی نماز کے بعد تینتیس ہزار (۳۳۰۰۰) مرتبہ پڑھے وہ مصیبت یا بیماری دور ہو جائے گی۔ طلوع آفتاب سے پہلے سو مرتبہ پڑھنے والا اس دن ہر مصیبت سے محفوظ ہو گا۔

اسمائے مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کسی کے نام کی کثرت اس کی عظمتِ شان اور بزرگی کی دلیل ہوتی ہے اس لیے کہ ہر نام کسی نہ کسی صفت یا کسی نہ کسی فعل سے ماخوذ ہوتا ہے تو جس کے نام کثیر ہوئے اس کی صفات بھی کثیر ہوں گی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی کی کثرت آپ کے فضائل و کمالات پر دلالت کرتی ہے۔ یہ وہ نام ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتابوں میں اور انبیاے کرام علیہم السلام کی زبانوں پر بیان فرمائے ہیں۔

مُحَمَّدٌ

تعریف والا۔ اس اسم پاک کا ذکر کرنے والا اچھی صفات سے متصف ہوگا۔ اسے پڑھ کر جس مریض پر دَم کیا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے شفا عطا فرمائے گا۔ اس اسم پاک کا کثرت سے ذکر کرنے والا ہر کام میں کامیاب ہوگا اور اسے کبھی تنگ دستی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

طٰهٰ

یہ لفظ حروف مقطعات میں سے ہے، اس کا معنی الٰہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی جانتے ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک بھی ہے۔ اس کا ورد کرنے والے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اخلاقی خوبیاں پیدا ہوں گی۔

جَوَّادٌ

سخی، داتا۔ اس نامِ پاک کا ورد کرنے والا سخاوت اور دانائی جیسی صفات سے

متصف ہو جائے گا اور اس کے اندر سے بخل، کنجوسی، نادانی، کم عقلی اور بے وقوفی والی صفات ختم ہوتی چلی جائیں گی۔

طَیِّبٌ

روحانی و جسمانی طور پر پاکیزہ۔ جو شخص اس نام پاک کا ورد کرے گا اس کے مزاج میں پاکیزگی پیدا ہوگی، بری عادتوں سے اسے چھٹکارا ملے گا اور اس کے اندر ایسی اچھی عادتیں پیدا ہوں گی کہ لوگ اس سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

حِجَازِیٌّ

حجاز والا۔ عرب کے مغربی علاقے یعنی مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کو حجاز کہتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکے میں پیدا ہوئے اور آپ نے مدینۂ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی، آج بھی آپ کا مسکن مدینۂ منورہ ہے اس لیے آپ کو حجازی کہتے ہیں۔ اس اسم پاک کی خوبی یہ ہے کہ اس کا ورد کرنے والا جہاں بھی جائے گا اسے زندگی کی ہر آسانی میسر ہوگی۔

مُخْتَارٌ

اختیار دیے ہوئے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ توریت شریف میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے خاص بندے متوکل و مختار ہیں۔ تند مزاج، سخت دل اور بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہیں ہیں۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہیں بلکہ عفو و درگزر سے کام لیتے ہیں۔ ان کی پیدائش مکے میں، ہجرت مدینے میں اور حکومت شام میں ہوگی۔

اَوَّلٌ

اوّل، سب سے پہلے۔ اگر کسی کو لڑکا نہ ہوتا ہو تو وہ اس اسم کا ورد کرے اسے لڑکا پیدا

ہوگا۔اس نامِ پاک کاورد کرنے والے کے بگڑے کام سنور جائیں گے۔

وَلِیٌّ

اللہ تعالیٰ کادوست۔جوشخص اس اسم پاک کاورد کرے گا اس کو تمام مخلوقِ خدا اپنا دوست سمجھے گی،اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گی اور اس کوکسی کا خوف نہیں ہوگا۔

اَوْلیٰ

سب سے بہتر۔جوشخص اس اسم پاک کاورد کرے گا وہ ہرفن مولیٰ ہوگا اور زمینی و آسمانی تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

حٰمٓ

یہ اسم بھی حروفِ مقطّعات سے ہے۔اس کے یہ فوائد ہیں کہ جوشخص اس کا وِرد کرے گا وہ میاب زندگی گزارے گا اس کوکوئی پریشانی نہیں ہوگی۔اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور وہ کبھی بھی ذلیل ورسوا نہیں ہوگا۔

مَھْدِیٌ

اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ۔اس نام پاک کاورد کرنے والا سخاوت میں بہت دلیر ہوتا ہے اور اس قدر سخاوت کرتا ہے کہ اپنے پاس کچھ بچنے یا نہ بچنے کی پرواہ نہیں کرتا۔حضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھی یہی عادتِ کریمہ تھی،آپ سب کچھ تقسیم فرمادیا کرتے تھے اوراپنے پاس کچھ بچاکرنہیں رکھتے تھے۔

مَاحِیْ

محوکرنے والا،باطل کومٹانے والا۔جوشخص اس نامِ پاک کا وِرد کرے گا اس کے دل سے بدعت وگمراہی کی مٹ جائے گی اوراس کے دل میں ایمان گھر کر جائے گا۔

اُمِّیٌ

بن پڑھے سب کچھ جاننے والا۔ اُمّی عرب میں اس شخص کو کہتے ہیں جس نے کسی ظاہری استاد سے تعلیم حاصل نہیں کی ہو، اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم وحکمت ملا ہو۔ جو شخص اس نام پاک کا وِرد کرے گا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اسے خصوصیت کے ساتھ علم وحکمت ملے گی۔

اَحْمَدُ

سب سے زیادہ حمد کرنے والا۔ اس کا معنی ہے تعریف کے قابل کام کرنا یا قابلِ تعریف ہونا۔ جو شخص اس اسم کا ذکر کرے گا وہ خود بھی ایسے کام کرنے لگے گا جن کی لوگ تعریف کرتے ہیں، وہ لوگوں میں پسندیدہ شخصیت کا مالک ہو جائے گا اور عوام وخواص میں اس کی خوبیوں کا چرچا ہونے لگے گا۔

حَامِدٌ

سراہنے والا۔ اس نام کا وِرد رکھنے والے کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے حد تعریف کرنے کی توفیق ملے گی اور لوگ اس کی تعریف کریں گے۔

مُجِیْبٌ

جواب دینے والا، قبول کرنے والا۔ جو شخص اس نام پاک کا ورد کرے گا اس کے اندر یہ صفت پیدا ہو جائے گی کہ وہ لوگوں کی صحیح بات قبول کرے گا اور کسی کی غلط بات کبھی قبول نہیں کرے گا۔ وہ اللہ سے سوال کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی جائز مراد پوری فرمائے گا۔

نَاہٍ

منع کرنے والا۔ اس نام پاک کے ذاکر کو اللہ تعالیٰ بلند درجہ عطا فرماتا ہے، عوام وخواص میں اس کی تعظیم وتوقیر کی جاتی ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ وہ بلند اوصاف کا حامل ہوجاتا ہے اور اوصاف رذیلہ سے دور ہوجاتا ہے۔

نَبِیٌّ

غیب کی باتیں بتانے والا، پیش گوئی کرنے والا۔ جو شخص اس اسم کا وِرد کرے گا اس میں عفت اور پاک بازی پیدا ہوجاتی ہے۔

بَاطِنٌ

پوشیدہ، چھپا ہوا۔ جو شخص اس اسم پاک کا وِرد کرے گا اس کا دل منور ہوجائے گا، اس کو باطن کی صفائی حاصل ہوگی اور اس میں روحانی طاقت پیدا ہوجائے گی۔

طٰسٓ

یہ بھی حروفِ مقطعات میں سے ہے۔ اس کا وِرد کرنے والے کو بہت سے دینی و دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کی دلی مرادیں پوری کرتا ہے، بیمار اگر پڑھے تو اس کو شفا ملتی ہے، اس کا وِرد کرنے والا جادو وغیرہ کے اثراتِ بد سے محفوظ رہتا ہے۔

سَیِّدٌ

سردار۔ جو شخص اس نام پاک کا ورد کرے گا عوام وخواص اس کا احترام کریں گے، اس کا دل بغض اور کینے سے پاک ہوگا اور وہ ہر شخص سے محبت کرنے لگے گا۔

دَاعٍ

بلانے والے، دعوت دینے والے۔ جو شخص اس نام پاک کا ورد کرے گا اس کی

زبان میں اثر ہوگا، اس کی بات لوگ غور سے سنیں گے اور اگر وہ نیکی کی دعوت دے گا تو لوگ اس کی دعوت قبول کریں گے۔

حَکِیْمٌ

حکمت والے۔ جو شخص یہ نام پاک اپنے ورد میں رکھے گا اس کے اندر یہ صلاحیت پیدا ہو جائے گی کہ وہ ہر مشکل کام حکمت و دانائی سے حل کر لے گا، اس کے معیشت میں تنگی نہیں ہوگی اور اگر کوئی قیدی اس کا ورد جاری رکھے تو اسے قید سے نجات ملے۔

حَسِیْبٌ

کافی۔ جو شخص اس اسم پاک کا ذکر کرے گا اسے بدمزاجی، بدکاری اور عیاشی سے نجات حاصل ہوگی، اسے ظالم سے نجات ملے گی اور اگر اس کے اندر کوئی بری عادت ہے تو اس کی اصلاح ہوگی۔ طالب علم اس کا ورد کرے تو اسے حصولِ تعلیم میں آسانی ہو اور اگر وہ کند ذہن ہو تو اس کے اندر ذہانت پیدا ہو جائے۔

حَبِیْبُ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کے محبوب۔ اس اسم پاک کا ذکر کرنے والا اللہ اور اس کی تمام مخلوق کا محبوب اور پسندیدہ ہستی بن جاتا ہے اور اس پر نبیِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاص شفقت ہوتی ہے۔

کَامِلٌ

کمالات میں مکمل۔ اس اسم کا ورد کرنے والا مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اور اسے کبھی تنگ دستی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔ اس اسم پاک کو پابندی سے پڑھنے والا ذہانت و فراست میں یکتائے روزگار ہو جائے گا۔

هَادٍ

ہدایت دینے والا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے بگڑے ہوئے ناخواندہ قوم کو ہدایت کا منبع بنادیا، جو گمراہ تھے وہ ہادی ہوگئے، جو راہ زن تھے وہ راہبر ہوگئے، انھوں نے اقوامِ عالم کی ایسی ہدایت کی کہ وہ دنیا کی لیے نمونہ بن گئے، ان میں سے کسی ایک کی اقتدا سے ہدایت میسّر ہوجائے گی۔ اس اسم پاک کا پڑھنے والا اسلام کے سیدھے راستے پر گامزن ہوجائے گا۔

مُنَجٍّ

نجات دینے والا۔ اس اسم پاک کا ذکر کرنے والا ہر دشواری اور مشکل سے مشکل کام سے بحسن وخوبی عہدہ برآں ہوجاتا ہے اور اس کو کبھی تنگدستی کا واسطہ نہیں ہوتا۔

عَزِیْزٌ

غالب۔ اس اسم کے ذاکر سے دشمن مغلوب رہتا ہے، ہر خاص وعام اس کی عزت کرتا ہے، وہ تمام برائیوں سے امن میں رہتا ہے، اس کے اعزاز واکرام میں دن دونی ترقی ہوتی ہے اور کامرانی اس کے قدم چومتی ہے۔

مَحْمُوْدٌ

سراہا ہوا۔ اس اسم کا ذاکر افعالِ بد سے دور رہتا ہے اور اس کی اولاد فرماں بردار ہوتی ہے۔ اگر یہ اسم پاک پڑھ کر کسی نافرمان کو پانی پر دم کر کے پلا دیا جائے تو وہ مطیع و فرماں بردار ہوجائے گا۔

حَفِیٌّ

خبر رکھنے والا۔ اس اسم کا ذاکر ہر خاص وعام پر مہربان ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہر

شخص مہربانی سے پیش آتا ہے، اس کو اوصافِ حمیدہ حاصل ہوجاتے ہیں اور وہ افعالِ رذیلہ سے دور رہتا ہے۔

اَمِیْنٌ

امانت دار۔اس اسم کا ذکر کرنے والا انتہائی امانت دار اور دیانت دار ہوجاتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل اس کے شاملِ حال رہتا ہے اور لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔

مُبِیْنٌ

ظاہر۔اس اسم کے ذاکر کو نیک نامی میں بے حد شہرت ملتی ہے،عوام وخواص اپنے پرائے سب اس کی عزت وتوقیر کرتے ہیں اور اس کی بدگوئی کوئی نہیں کرتا۔

عَادِلٌ

عدل والا۔جو شخص یہ نام پاک اپنے ورد میں رکھے گا وہ انتہائی منصف مزاج ہو جائے گا، وہ کسی کے ساتھ کبھی زیادتی نہیں کرے گا، اپنے ساتھ زیادتی کرنے والے کے ساتھ درگذر کرے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اس عدل کا بہترین بدلہ دے گا۔

حَقٌّ

سچا۔اس اسم کے ذکر سے گم شدہ چیز مالک کو مل جاتی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عنایت فرماتا ہے۔اگر کوئی قیدی اس کا ورد جاری رکھے تو اسے قید سے رہائی مل جائے گی۔

قَوِیٌّ

طاقت والا۔اس اسم کے ذکر کرنے والے میں بے حد قوت آجاتی ہے، اس پر کوئی غلبہ نہیں پاسکتا، اس کی ہر قسم کی کمزوری ختم ہوجاتی ہے، وہ بڑھاپے میں بھی طاقت ور رہتا ہے اور موت کے سوا ہر بیماری پر غلبہ پالیتا ہے۔

مُزَّمِّلُ

چادر اوڑھنے والا۔ جو شخص اس نام پاک کا ورد جاری رکھے گا اس کا عیب لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے، اس کو نیکی کی توفیق عنایت فرماتا ہے اور اس کو بہترین اوصاف سے متصف فرما دیتا ہے۔

مُطِيْعٌ

تابعدار۔ اس اسم کے ذاکر کی لوگ بے چوں و چرا اطاعت کرتے ہیں اور اس کی باتوں میں اثر پیدا ہوجاتا ہے۔

مَدْعُوٌّ

دعوت دیا ہوا۔ اس اسم کے ذاکر کی ہر خاص و عام عزت افزائی کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ بن جاتا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منظور نظر ہوجاتا ہے اور تمام مخلوق اس کی تعظیم و توقیر کرتی ہے۔

نَجِیُّ اللّٰہِ

اللہ کا رازدار۔ اس اسم کی تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رازدار ہوجاتا ہے، وہ اولیا کی جماعت میں شامل ہوجاتا ہے اور عوام و خواص اس کو اچھی نظر سے دیکھتے ہیں۔

یٰسٓ

یہ بھی حروفِ مقطعات میں سے ہے۔ اس کے ذاکر پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں اور رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ جو شخص پابندی سے اس نام پاک کا ورد کرے وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔

مَامُوْنٌ

امن وامان دیے ہوئے۔اس اسم پاک کا پڑھنے والا ہمیشہ امن میں رہتا ہے، اس کو کبھی پریشانی نہیں ہوتی، اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی امن میں رہتے ہیں اور اس کی طرف سے سب بے خوف ہوتے ہیں۔

مِصْبَاحٌ

روشن چراغ۔ اس اسم کا ذکر کرنے والا چاند وسورج کی طرح مشہور اور روشن ہوجاتا ہے، ہر آدمی اس سے بے اندازہ محبت کرتا ہے اور اس کی بات میں اس قدر اثر پیدا ہوتا ہے کہ عوام وخواص اس کے مطیع ہوتے ہیں۔

عَبْدُ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے۔ اس اسم کے ذاکر کی اللہ کے محبوب بندے جو عبداللہ کہلانے کے مستحق ہیں مدد کرتے ہیں اور وہ اپنے ہر کام اور اپنے ارادوں میں کامیاب ہوتا ہے۔

کَلِیْمُ اللّٰہِ

اللہ سے کلام کرنے والے۔اس اسم کے ذاکر کا کلام بااثر ہوتا ہے، ہر آدمی اس سے بات کرنے میں خوش بختی محسوس کرتا ہے، اس کی گفتگو سے لطف اندوز ہوکر اس پر عمل کرتا ہے اور کوئی شخص اس کی گفتگو سے اکتاتا نہیں بلکہ خوشی محسوس کرتا ہے۔

عَاقِبٌ

پیچھے آنے والا۔ اس اسم کے ذاکر کی عاقبت بخیر ہوتی ہے۔ وہ اخیر عمر میں دنیوی پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے اور عمر بھی دراز پاتا ہے۔

مَعۡلُوۡمٌ

خبر رکھنے والا۔ اس اسم کے ذاکر کی بہت زیادہ شہرت ہوتی ہے، لوگ اس سے بہت زیادہ مانوس ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے تنگ دستی سے نجات عطا فرماتا ہے اور اس کے علم میں بھی برکت ہوتی ہے۔

صَادِقٌ

سچا۔ اس اسم کے ذاکر کو جھوٹ سے نفرت اور سچ سے محبت ہو جاتی ہے، وہ باوقار زندگی گزارتا ہے، اپنی سچائی کی وجہ سے کبھی ذلیل نہیں ہوتا، لوگ اس کا بہت زیادہ اعتبار کرتے ہیں اور اس کی ہر بات تسلیم کرتے ہیں۔

قَاسِمٌ

بانٹنے والا۔ اس اسم کا ذاکر مخلوقِ خدا سے انتہائی پیار ومحبت کرتا ہے اور کسی کی تکلیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ اپنا مال ودولت، علم وحکمت مخلوقِ خدا پر بے دریغ خرچ کرتا ہے اور کبھی بخل سے کام نہیں لیتا وہ۔

مُصۡطَفٰی

چنا ہوا۔ اس اسم کا ورد کرنے والا اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ ہو جاتا ہے، ہر خاص وعام اس کی عزت کرتا ہے، سب کی نظر میں وہ مقبول ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کو کبھی رزق کی تنگی نہیں ہوتی۔

مُصَدَّقٌ

جس کی تصدیق کی جائے۔ اس اسم کے ذاکر کو طبعی طور پر جھوٹ سے نفرت اور سچ سے محبت ہو جاتی ہے، وہ صدق گوئی کے ساتھ اس قدر مشہور ہو جاتا ہے کہ ہر خاص وعام اس

کی تصدیق کرنے لگتا ہے۔

اٰمِرٌ

حکم دینے والا۔ جو شخص اس اسم پاک کا ورد کرتا ہے اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اور اس کی بات پر ہر آدمی بخوشی عمل کرتا ہے۔ اس نام پاک کے ورد کی برکت سے آمدنی میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور عزت بھی بڑھتی ہے۔

صَفِیُّ اللّٰہِ

اللہ کے مخلص دوست۔ اس اسم کے ورد سے انسان میں خلوص و محبت پیدا ہوجاتی ہے، وہ اللہ کا برگزیدہ بندہ بن جاتا ہے اور اس کے اندر سے نام و نمود اور ریا کاری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

مُطَهَّرٌ

پاکیزہ۔ جو شخص اس نام پاک کا ذکر کرتا ہے وہ پاکیزہ اوصاف کا مالک بن جاتا ہے، پاکیزگی کو پسند کرتا ہے، اوصافِ بد سے دور رہتا ہے، اچھے اوصاف و خیالات والوں سے اس کی دوستی ہوتی ہے، کمینہ خصلت لوگوں سے اجتناب کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ کے مخصوص بندوں میں اس کا شمار ہونے لگتا ہے۔

رَحِیْمٌ

رحم والا۔ اس اسم کا ورد کرنے والے کا انجام بخیر ہوگا، سکراتِ موت، سوالاتِ قبر، پل صراط اور حشر نشر کی تمام منزلیں اس کے لیے آسان ہوں گی اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے رزق میں کشادگی فرمائے گا۔

سِرَاجٌ

چراغ۔اس اسم کا ورد کرنے والا اچھی صفات کا حامل ہو جائے گا اور اس کی خوبیوں کا چرچا عوام وخواص میں ہونے لگے گا۔

کَرِیْمٌ

سب سے زیادہ عزت والے۔اس نام کا ورد کرنے والا زندگی بھر معظم ومکرم رہے گا، اس کی دعا قبول ہوگی، کبھی مفلس وتنگ دست نہیں ہوگا اور اپنے انعام واکرام کا کبھی احسان نہیں جتائے گا۔اگر کوئی شخص سونے سے پہلے اپنے اوپر اس کا وِرد لازم کرلے تو رات بھر فرشتے اس کے واسطے دعائے مغفرت کریں گے۔

رَءُوْفٌ

نرم دل۔اس اسم کے ذاکر کو دشمنی سے نجات مل جاتی ہے، وہ جس کام کا ارادہ کرے گا اس کے لیے اسباب پیدا ہوجائیں گے،اس کی عزت وعظمت میں دن دونی رات چوگنی ترقی ملے گی۔

مُکَرَّمٌ

جسے عزت دی گئی ہو۔اس اسم پاک کے ذاکر کی عزت ہر شخص کے دل میں بیٹھ جائے گی اور وہ دین ودنیا میں محرومی کا شکار نہیں ہوگا۔

رَسُوْلٌ

رسول،اللہ کی طرف سے ہدایت کے لیے بھیجے ہوئے۔اس اسم کا ذاکر منصف ہوگا، وہ باعمل اور باکردار ہوگا اور غربت سے محفوظ رہے گا۔

مُکَرَّمٌ

عزت والا۔ اس اسم کا ذاکر باعزت ہوجاتا ہے، ہرخاص وعام اس کی تکریم و تعظیم کرتا ہے، اس کے اندر کسی کوعیب نکالنے کی جرأت نہیں ہوتی، اس کو کبھی تنگ دستی نہیں ہوتی اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو غیب سے روزی عطا فرماتا ہے۔

مُنِیْرٌ

نوروالا۔ اس نامِ مبارک کا ورد کرنے والے کا چہرہ اور دل روشن اور منور ہوجاتا ہے اور اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

شَاھِدٌ

گواہی دینے والا۔ اس اسمِ مبارک کا ذکر کرنے والا برائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے اہل وعیال بلا و مصیبت سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔ اس نام پاک کو جو پابندی سے پڑھتا رہے اس کے اہل وعیال میں نافرمانی اور سرکشی پیدا نہیں ہوتی۔

قَرِیْبٌ

قریب۔ اس نامِ مبارک کا وِرد کرنے والا اس کی برکت سے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقرب ہوجاتا ہے، اس کی زندگی گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتی ہے، وہ عوام وخواص کا محبوب ہوجاتا ہے اور اس کے تمام کام بہتر طور پر انجام پاتے ہیں۔

شَہِیْدٌ

گواہ۔ شَہِیْدٌ اور شَاہِدٌ کا معنی اور ان دونوں کے ورد کے فوائد ایک جیسے ہیں۔

نَاصِرٌ

مدد دینے والا۔ جو شخص اس نام پاک کا ورد کرے گا اس کے کاموں میں اس کی

غیب سے مدد ہوگی، وہ اپنے ہر ارادے اور کام میں کامیاب ہوگا۔

نَبِیُّ الرَّحْمَةِ

مہربانی فرمانے والے نبی۔اس نامِ مبارک کے ذکر کی برکت سے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت شاملِ حال رہے گی۔جو شخص اس کا ورد کرے گا اس کا کوئی کام کبھی نہیں رکے گا، تنگ دستی اور عسرت سے اس کو کبھی واسطہ نہیں پڑے گا، وہ ہمیشہ خوش حالی کی زندگی بسر کرے گا۔

مَشْهُوْدٌ

گواہی دیا گیا۔جو شخص اس نام پاک کا ورد کرے اس کی برکت سے اس کی اولاد اور بیوی فرماں بردار ہوجاتی ہے۔

هَاشِمِیٌّ

ہاشمی۔اس اسم کا ذاکر عزّت اور جاہ وحشمت کا مالک ہوگا، اسے تنگ دستی لاحق نہیں ہوگی اور وہ ہمیشہ خوش حال رہے گا۔

شَافٍ

شفا دینے والا۔اس نام پاک کا ذکر کرنے والے کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ شفا پیدا کردیتا ہے، وہ مریض پر پڑھ کر دم کردے یا کوئی دوا دے دے تو اللہ تعالیٰ مریض کو صحت عنایت کردیتا ہے۔

مَنْصُوْرٌ

جس کی مدد کی گئی ہو۔اس اسم کے پڑھنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال رہتی ہے، اس کو کبھی کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی اور وہ اپنے نیک ارادوں کو بخوبی سر

انجام دے سکتا ہے۔

رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ

مہربان رسول۔اس نامِ پاک کا قاری بردبار ہوتا ہےاور درگزر کرنا اس کی عادتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔

مُجْتَبٰی

چنا ہوا۔اس اسمِ مبارک کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں برگزیدگی حاصل ہوگی اور پڑھنے والا مخلوق کی نظر میں پسندیدہ ہو جائے گا، ہر شخص اس کے ساتھ عقیدت ومحبت کا اظہار کرے گا اور وہ خوش حالی کی زندگی بسر کرے گا۔

تِهَامِيٌّ

تِہامہ والے۔مکۂ مکرمہ کے علاقے کو تہامہ کہا جاتا ہےاسی نسبت سے حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تہامی کہتے ہیں یعنی مکے میں رہنے والے۔اس اسم کا ذکر کرنے والے کو نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص اُنس ومحبت پیدا ہو جاتی ہے جو دین و دنیا میں اس کی کامیابی کی وجہ بن جاتی ہے۔

يَتِيْمٌ

یتیم، نادر ونایاب۔اس اسم پاک کا ذکر کرنے والے کو یتیموں اور غریبوں سے محبت ہوتی ہے، وہ ان کی خدمت کو اپنا فرضِ اوّلین سمجھتا ہے، ان کی مالی اور جسمانی ہر قسم کی خدمت کرتا ہے، اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس کی روزی اور آمدنی میں برکت کرتا ہے۔

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

بھلائی چاہنے والے۔اس نامِ پاک کے قاری پر نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

خاص نظر رحمت ہوتی ہے، اس کو ہر قسم کی راحت وآرام اور آسائش حاصل ہوتی ہے، وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منظورِ نظر ہوجاتا ہے اور اس پر جادو اور جنات اثر انداز نہیں ہوسکتے۔

فَاتِحٌ

کھولنے والا۔ اس اسمِ مبارک کا ورد کرنے والے کا دشمن ومخالف ہمیشہ مغلوب رہے گا، ہر کام میں فتح ونصرت اس کے قدم چومے گی، وہ سخی اور کشادہ دل ہوجائے گا، لوگ اس کی عزت وتوقیر کریں گے اور اس کے رزق میں بھی فراخی ہوگی۔

مَتِيْنٌ

بہت بڑے مضبوط۔ اس نامِ پاک کی برکت سے اس کا ورد کرنے والا مضبوط ارادے کا مالک ہوگا، ہر وعدے کو پورا کرے گا، غلط بیانی سے متنفر ہوگا، ہر کام منصوبہ بندی سے کرے گا اور بے قاعدگی سے گریز کرے گا۔

نَبِيُّ التَّوْبَةِ

اللہ کی طرف رجوع کرنے والے نبی۔ اس نام کا ورد کرنے والے کو توبہ کی توفیق ہوگی اور اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاص توجہ ہوگی۔

حَاشِرٌ

اٹھنے والے۔ اس نام کا ذکر کرنے والا ہر شخص کے ساتھ خیر خواہی کرے گا، کسی کے ساتھ برائی نہیں کرے گا اور اس کے دل میں قیامت کا خوف پیدا ہوگا۔

بَشِيْرٌ

خوش خبری دینے والے۔ اس اسمِ پاک کا ذاکر ہر ایک شخص کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتا ہے، اس میں قدرتی طور پر سخاوت کی صفت پیدا ہوجاتی ہے، اس کا کوئی کام

نہیں رکتا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہتا ہے۔

رَشِیْدٌ

نیک۔ اس نام پاک کا ورد کرنے والے میں قدرتی طور پر ایسی عقل ودانائی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قوم کے فائدے کے لیے اور انھیں کامیاب کرنے کے لیے غور وفکر کرنے لگتا ہے۔

شَھِیْرٌ

شہرت والے۔ اس نامِ پاک کے پڑھنے والے کو شہرتِ دوامِ حاصل ہوتی ہے، لوگ اس کو اچھے القاب سے یاد کرتے ہیں اور اس کو کبھی مالی پریشانی کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔

شَکُوْرٌ

شکرگذار۔ اس اسم کے ذکر کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہو جاتا ہے۔

سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ

تمام رسولوں کے سردار۔ اس اسمِ مبارک کا ورد کرنے والے پر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آرام وراحت تحفۃً عنایت ہوتی ہے، اس کو زندگی میں کوئی تکلیف و پریشانی نہیں ہوتی، وہ سخاوت بھی خوب کرتا ہے، کسی کی تکلیف برداشت نہیں کرتا اور اس کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

مُبَشِّرٌ

بشارت دینے والے۔ اس اسمِ پاک کے ذاکر کو خوش بختی کی خوشخبری اس دنیوی زندگی میں مل جاتی ہے، وہ خوش حالی کی زندگی گزارتا ہے، اس کو مایوسی کبھی نہیں ہوتی اور اسے

اللہ کی جانب سے ہر کام میں کامیابی ملتی ہے۔

رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ

رحمت کے پیام بَر۔اس نامِ مبارک کے ذکر کی برکت سے ذکر کرنے والے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاص نظر عنایت ہوتی ہے اور اس پر رزق کی فراوانی رہتی ہے۔

نِعْمَةُ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی نعمت۔اس نامِ پاک کے ورد سے ورد کرنے والے میں بہادری پیدا ہوجاتی ہے، اس میں اخلاقِ حسنہ وسخاوت پیدا ہوتی ہے اور حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر خاص فضل وکرم ونظر رحمت ہوتی ہے۔

نَاصِحٌ

خیر خواہ۔ناصح کا معنٰی ہے نیتوں اور اقوال وافعال کے درست کرنے میں پوری کوشش صرف کرنے والا اور ایسا کام کرنے والا جس میں بہتری ہو۔

مُقْتَصِدٌ

میانہ رَو۔جو شخص اس نام پاک کا وِرد کرتا ہے اس کے اندر میانہ روی کی صفت پیدا ہوجاتی ہے جو اسے ہر معاملے میں کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔

خَلِيْلٌ

دوست۔اس اسمِ پاک کا ورد کرنے والا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاص دوست ہوجاتا ہے، وہ قدرتی طور پر نرم دل ہوجاتا ہے اور کسی کی تکلیف نہیں دیکھ سکتا بلکہ ہر تکلیف زدہ کی ہر ممکن مدد کرتا ہے۔

مُدَّثِّرٌ

چادراوڑھنے والے۔ جوشخص اس نام پاک کا ورد کرتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اسے پوشیدہ طور پر بلند مقام عطا فرماتا ہے، اس کی دعائیں قبول فرماتا ہے، اسے فارغ البال اور دنیا سے بے نیاز فرما دیتا ہے۔

اٰخِرٌ

پچھلا۔ اس نام کا ورد کرنے والے کی آخرت سنورتی ہے اور وہ دنیا میں ہمیشہ غالب ومنصور رہتا ہے۔

صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ

معراج والے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیداری کی حالت میں آسمانوں کی سیر کرائی گئی، اسی کو معراج کہتے ہیں اور اسی کی نسبت سے آپ کا نام صاحب المعراج ہے۔

مُذَّكِّرٌ

نصیحت کرنے والے۔ جوشخص اس نام پاک کا ورد رکھے اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اور جب وہ نصیحت کرتا ہے تو لوگوں پر اس کی نصیحت کا اثر ہوتا ہے۔

نَذِيْرٌ

ڈرانے والے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں لوگوں کو اللہ کے عذاب اور جہنم سے ڈرانے کے لیے تشریف لائے تھے، اسی نسبت سے آپ کا نام نذیر ہے۔

صَاحِبُ الْوَسِيْلَةِ

وسیلہ کے مالک۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کی شایاں

نہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اترے گی۔ اسی نسبت سے آپ کا نام صاحبِ وسیلہ ہے۔

حَافِظٌ

حافظ۔ جو شخص اس نام پاک کا ورد کرتا ہے اس کے دل میں اللہ کا خوف بس جاتا ہے اور دوسروں کا خوف نکل جاتا ہے۔ اس نام پاک کی برکت سے وہ شخص نقصان پہنچانے والے جانوروں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا حافظہ بھی قوی ہوتا ہے۔

خَاتِمٌ

ختم کرنے والے۔ اس اسمِ پاک کا ورد کرنے والا خوش طبع اور منکسر المزاج ہوگا اور اسے طبعی طور پر تکبر سے نفرت ہوگی۔

مُضَرِیٌّ

مُضَر والے۔ اس نام کا ذکر کرنے والے میں اچھے اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں، لوگ اس کو خوبصورت الفاظ والقاب سے یاد کرتے ہیں، سخاوت، دیانت، امانت اور صداقت اس کی طبعی صفت بن جاتی ہے اور وہ خسیس صفات سے اجتناب کرنے لگتا ہے۔

ظَاهِرٌ

غلبے والے۔ اس نامِ مبارک کے ذکر کی برکت سے ذکر کرنے والے کا ظاہر و باطن سنور جاتا ہے، اسے روحانیت میں کمال حاصل ہوتی ہے اور اس کے دوست واحباب بھی اس کے پیروکار ہو جاتے ہیں۔

خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ

آخری نبی۔ اس نامِ پاک کا وِرد کرنے والا حضور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کا منظورِ نظر ہوجاتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

مُرْتَضٰی

جن پر ان کا رب راضی ہو۔ اس نام کا وِرد کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہوجاتا ہے۔

عہد نامہ

جو شخص ہر نماز کے سلام کے بعد یہ عہد نامہ پڑھے گا ایک فرشتہ اسے کاغذ پر لکھ کر مہر لگا کر رکھ دے گا۔ جب قیامت کے دن وہ شخص اپنی قبر سے اٹھے گا تو فرشتہ وہ نوشتہ لائے گا اور کہے گا: عہد والے لوگ کہاں ہیں؟ حتی کہ وہ عہد انھیں دیا جائے گا۔

اگر میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھا جائے تو امید ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس میت کو بخش دے اور عذابِ قبر سے مامون فرما دے۔ لیکن روشنائی سے نہ لکھا جائے بلکہ کلمے کی انگلی سے لکھا جائے۔ اگر کسی کاغذ پر لکھ کر میت کے سرہانے کی جانب قبر میں طاقچہ بنا کر رکھا جائے تب بھی درست ہے۔ عہد نامہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبُنِيْ اِلَى الشَّرِّ وَ تُبَاعِدُنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَ اِنِّيْ لَا اَتَّكِلُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غائب اور حاضر کے

جاننے والے! تو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو واحد ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں، پس مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر بے شک تو نے اگر مجھے میرے نفس کے سپرد کر دیا تو وہ مجھے شر کے قریب کر دے گا اور مجھے بھلائی سے دور کر دے گا اور بے شک میں نہیں بھروسہ کرتا سوائے تیری رحمت کے پس بنا اپنے یہاں میرا عہد جسے تو قیامت کے دن پورا فرمائے کیوں کہ تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرماتا۔ درود ہو اللہ تعالیٰ کا ساری مخلوق سے بہتر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل اور تمام صحابہ پر، تیری رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!

فضیلت دلائل الخیرات شریف

دلائل الخیرات شریف مختلف صیغوں پر مشتمل گلدستہ درود وسلام اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ جس کا مکمل نام مصنف نے خود کتاب کے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ:

دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ وَ شَوَارِقُ الْاَنْوَارِ فِيْ ذِكْرِ الصَّلٰوةِ وَ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

اس کے تحریر کرنے کی غرض و غایت بھی خود مصنف نے کتاب کے مقدمہ میں بیان کردی ہے کہ اس کتاب کو تحریر کرنے کی غرض و غایت حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک اور اس کی فضیلت کو بیان کرنا ہے۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی فاس میں قیام پذیر تھے، ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ وضو فرمانے کے لیے کنویں پر تشریف لے گئے لیکن اس وقت وہاں کوئی ایسی چیز میسر نہ تھی جس کے ساتھ آپ کنویں سے پانی نکالتے۔ آپ اس حالت میں تھے کہ اب کیا کریں۔ ایک لڑکی جو ایک اونچی جگہ سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اس نے آپ کا نام پوچھا۔ جواب سن کر اس لڑکی نے کہا کہ آپ وہی شخصیت ہیں جن کا ہر جگہ چرچا اور تعریف ہو رہی ہے اور صرف اس بات سے پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کس طرح نکالا جائے۔ اس لڑکی نے کنویں میں جیسے ہی اپنا لعاب ڈالا تو پانی کنویں سے ابل کر باہر زمین پر آ گیا۔ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی جب وضو سے فارغ ہوئے تو اس لڑکی سے کہا کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے بتا کہ تجھے یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ اس لڑکی نے کہا کہ یہ مقام مجھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود پڑھنے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ یہ سن کر آپ نے قسم کھائی کہ آپ درود پاک پر ایک کتاب تحریر کریں گے اور آپ نے اس لڑکی سے درود شریف کے وہ الفاظ بھی حاصل کیے جو وہ پڑھتی تھی۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی نے کتاب دلائل الخیرات شریف بلاد مغرب کے ایک شہر فاس میں تحریر فرمائی، اسے اولیاء اللہ کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ آپ نے کتاب مذکور کو تحریر کرتے وقت جامع قرویین کی لائبریری میں موجود کتب سے بھی استفادہ کیا۔ دلائل الخیرات شریف کی ساتویں حزب میں وہ درود پاک بھی موجود ہے جس کو آپ نے اس لڑکی سے حاصل کیا تھا۔ اسے صلوٰۃ البئر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

کنویں والا درود پاک یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَآئِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّيْ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِيْمَ.

دلائل الخیرات شریف وہ عظیم کتاب ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھی جاتی ہے، تمام معروف سلاسل طریقت کے شیوخ خود بھی اس کا ورد کرتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بارگاہ نبوی میں اس وظیفۂ درود و سلام کی قبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض خوش بختوں کو اس کتاب کی خود اجازت فرمائی ہے۔ حضرت سیدی الصدیق الفلالی ولی اللہ ہو گزرے ہیں، آپ کو مکمل دلائل الخیرات شریف حفظ تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں خواب میں دلائل الخیرات شریف پڑھائی تھی۔

مصطفی بن عبد اللہ الجلبی القسطنطینی اپنی کتاب کشف الظنون میں لکھتے ہیں: یہ

کتاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود میں ایک نشانی ہے۔

جو کوئی دلائل الخیرات شریف پابندی سے پڑھے گا ان شاء اللہ اس کی ہر حاجت پوری ہوگی۔ حضرت شیخ ابوعبداللہ العربی کے ذاتی نسخۂ دلائل الخیرات کے آخر میں یہ عبارت تحریر تھی: دلائل الخیرات شریف کا ۴۰ مرتبہ پڑھنا قضائے حاجات، حل مشکلات اور دفع غم کے لیے مجرب ہے۔ قاری کو چاہیے کہ وہ اس وظیفے کو چالیس دن کے اندر اندر مکمل کرلے تو ان شاء اللہ درود پاک کی برکت سے اس کی حاجت خواہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو پوری ہوجائے گی۔

دلائل الخیرات شریف کے وِرد کی اجازت

(از راقم الحروف)

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان جزولی قُدِّس سِرُّہٗ نے دلائل الخیرات شریف کے ورد کی اجازت مرحمت فرمائی شیخ احمد کو، انھوں نے شیخ محمد کو، انھوں نے شیخ احمد کو، انھوں نے سید عبدالرحمٰن کو، انھوں نے شیخ احمد نخلی کو، انھوں نے شیخ ابوطاہر مکی کو، انھوں نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو، انھوں نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کو، انھوں نے سید آلِ رسول احمد مارہروی کو، انھوں نے مجدد اعظم امام احمد رضا قادری کو، انھوں نے اپنے مظہرِ اَتم مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا قادری کو، انھوں نے اس عبدِ مُذنب محمد شاکر نوری کو۔

راقم الحروف محمد شاکر نوری درج ذیل شرائط کی پابندی کا عہد کرنے والے ہر طالب علم، صاحبِ علم، مبلغ و داعی بلکہ ہر صحیح العقیدہ سنّی مسلمان کو حضور مفتیِ اعظم ہند کے طریقۂ وِرد کے مطابق دلائل الخیرات شریف کو روزانہ کا معمول بنانے کی اجازت دیتا ہے۔

شرائط یہ ہیں:

(۱) اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیش کردہ تفصیلات کے مطابق اہلِ سنت و جماعت کے عقیدے پر قائم ہو۔

(۲) پنج وقتہ نمازوں کا پابند ہو۔

(۳) بلا عذر جماعت چھوڑنے والا نہ ہو۔

(۴) کبیرہ گناہوں، حرام باتوں، خصوصًا والدین کی نافرمانی اور عام مسلمانوں کی حق

تلفی سے اجتناب کرتا ہو۔

(۵) جس قدر علم حاصل کرنا ضروری ہے اتنا حاصل کر چکا ہو یا اسے حاصل کرنے میں لگا ہوا ہو۔

(۶) تجوید کی رعایت کے ساتھ قرآن مقدس ناظرہ پڑھنا سیکھ چکا ہو۔

(۷) دلائل الخیرات شریف کے وِرد کا مقصد دونوں جہاں کی سعادت مندی، خصوصًا آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنا ہو، ریا کاری اور دکھاوا مقصود نہ ہو۔

دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا طریقہ

اسلاف کرام مختلف طریقوں پر دلائل الخیرات شریف کا ورد کیا کرتے تھے مگر سرکار مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معمولات میں سے تھا کہ آپ ہفتے میں ایک مرتبہ دلائل الخیرات شریف کا ختم فرماتے تھے۔ آپ کا طریقۂ ورد حسبِ ذیل ہے:

پیر	دعاے افتتاح (ص: ۴۶۱)، اسماے حسنٰی (ص: ۴۶۲ - ۴۶۳)، مقدمہ (ص: ۴۶۴ - ۴۶۵)، اسماے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ص: ۴۶۶ - ۴۷۱)، الحزب الاول (ص: ۴۷۲ - ۴۸۰)
منگل	اسماے حسنٰی (ص: ۴۶۲ - ۴۶۳)، الحزب الثانی (ص: ۴۸۱ - ۴۸۹)
بدھ	اسماے حسنٰی (ص: ۴۶۲ - ۴۶۳)، الحزب الثالث (ص: ۴۹۰ - ۴۹۹)
جمعرات	اسماے حسنٰی (ص: ۴۶۲ - ۴۶۳)، الحزب الرابع (ص: ۵۰۰ - ۵۰۷)
جمعہ	اسماے حسنٰی (ص: ۴۶۲ - ۴۶۳)، الحزب الخامس (ص: ۵۰۸ - ۵۲۰)
سنیچر	اسماے حسنٰی (ص: ۴۶۲ - ۴۶۳) ص: ۵۱۹ کی پہلی سطر (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی) سے ص: ۵۲۸ تک۔
اتوار	اسماے حسنٰی (ص: ۴۶۲ - ۴۶۳)، الحزب السابع والثامن و دعاے اختتام (ص: ۵۲۹ - ۵۴۶)

دُعاءُ الْاِفْتِتاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۝ اِلٰـهِیْ بِجَاهِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عِنْدَكَ وَ مَكَانَتِهٖ لَدَیْكَ وَ مَحَبَّتِكَ لَهٗ وَ مَحَبَّتِهٖ لَكَ وَ بِالسِّرِّ الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ وَ تُسَلِّمَ عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ ضَاعِفِ اللّٰهُمَّ مَحَبَّتِیْ فِیْهِ وَ عَرِّفْنِیْ بِحَقِّهٖ وَ رُتْبِهٖ وَ وَفِّقْنِیْ لِاِتِّبَاعِهٖ وَ الْقِیَامِ بِاَدَبِهٖ وَ سُنَّتِهٖ وَ اجْمَعْنِیْ عَلَیْهِ وَ مَتِّعْنِیْ بِرُؤْیَتِهٖ وَ اَسْعِدْنِیْ بِمُكَالَمَتِهٖ وَ ارْفَعْ عَنِّی الْعَوَائِقَ وَ الْعَلَائِقَ وَ الْوَسَائِطَ وَ الْحِجَابَ وَ شَنِّفْ سَمْعِیْ مَعَهٗ بِلَذِیْذِ الْخِطَابِ وَ هَیِّئْنِیْ لِلتَّلَقِّیْ مِنْهُ وَ اَهِّلْنِیْ لِخِدْمَتِهٖ وَ اجْعَلْ صَلٰوتِیْ عَلَیْهِ نُوْرًا نَّیِّرًا كَامِلًا مُّكَمَّلًا طَاهِرًا مُّطَهِّرًا مَّاحِیًا كُلَّ ظُلْمٍ وَّ ظُلْمَةٍ وَّ شَكٍّ وَّ شِرْكٍ وَّ كُفْرٍ وَّ زُوْرٍ وَّ وِزْرٍ وَّ اجْعَلْهَا سَبَبًا لِلتَّمْحِیْصِ وَ مَرْقًی لِاَنَالَ بِهَا اَعْلٰی مَقَامِ الْاِخْلَاصِ وَ التَّخْصِیْصِ حَتّٰی لَا یَبْقٰی فِیَّ رَبَّانِیَّةٌ لِغَیْرِكَ وَ حَتّٰی اَصْلُحَ لِحَضْرَتِكَ وَ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ خُصُوْصِیَّتِكَ مُسْتَمْسِكًا بِاَدَبِهٖ وَ سُنَّتِهٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ اَجْمَعِیْنَ مُسْتَمِدًّا مِّنْ حَضْرَةِ الْعَالِیَةِ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَّ حِیْنٍ۝ یَا اَللّٰهُ یَا نُوْرُ یَا حَقُّ یَا مُبِیْنُ. (یہ چاروں اسما تین مرتبہ)

اَسْمَآءُ اللّٰهِ الْحُسْنٰی

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝

اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ
اَلْمُهَيْمِنُ اَلْعَزِيْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ
اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ
اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ
اَلْعَلِيْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ
اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِيْعُ
اَلْبَصِيْرُ اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِيْفُ
اَلْخَبِيْرُ اَلْحَلِيْمُ اَلْعَظِيْمُ اَلْغَفُوْرُ
اَلشَّكُوْرُ اَلْعَلِيُّ اَلْكَبِيْرُ اَلْحَفِيْظُ
اَلْمُقِيْتُ اَلْحَسِيْبُ اَلْجَلِيْلُ اَلْكَرِيْمُ
اَلرَّقِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِيْمُ
اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِيْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِيْدُ
اَلْحَقُّ اَلْوَكِيْلُ اَلْقَوِيُّ اَلْمَتِيْنُ
اَلْوَلِيُّ اَلْحَمِيْدُ اَلْمُحْصِيْ اَلْمُبْدِئُ
اَلْمُعِيْدُ اَلْمُحْيِيْ اَلْمُمِيْتُ اَلْحَيُّ
اَلْقَيُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ

اَلصَّمَدُ	اَلسَّتَّارُ	اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ
اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْأَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ
اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِی	اَلْمُتَعَالِی
اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ	اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ
اَلرَّءُوْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	
اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِیُّ	اَلْمُغْنِی
اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ
اَلْهَادِی	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِی	اَلْوَارِثُ
اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ		

مُقَدِّمَةٌ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ ۝ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْوَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْقُطْبُ الشَّهِيْرُ سُلْطَانُ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ قُطْبُ دَائِرَةِ الْمُحَقِّقِيْنَ ۝ وَ سَيِّدُ الْعَارِفِيْنَ ۝ صَاحِبُ الْكَرَامَاتِ الظَّاهِرَةِ وَ الْاَسْرَارِ الْبَاهِرَةِ ۝ سَيِّدِىْ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَزُوْلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۝

(مقدمہ یہاں سے پڑھیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِلْاِيْمَانِ وَ الْاِسْلَامِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِيِّهِ الَّذِىْ اسْتَنْقَذَنَا بِهٖ مِنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَ الْاَصْنَامِ ۝ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ ۝ وَبَعْدَ هٰذَا فَالْغَرَضُ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ ذِكْرُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ فَضَائِلُهَا نَذْكُرُهَا مَحْذُوْفَةَ الْاَسَانِيْدِ لِيَسْهَلَ حِفْظُهَا عَلَى الْقَارِئِ وَ هِىَ مِنْ اَهَمِّ الْمُهِمَّاتِ لِمَنْ يُّرِيْدُ الْقُرْبَ مِنْ رَّبِّ الْاَرْبَابِ ۝ وَ سَمَّيْتُهٗ بِكِتَابِ

دَلَائِلِ الْخَيْرَاتِ وَ شَوَارِقِ الْاَنْوَارِ فِىْ ذِكْرِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

اِبْتِغَاءً لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ مَحَبَّةً فِیْ رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا ۝ وَاللّٰهُ الْمَسْئُوْلُ اَنْ یَّجْعَلَنَا لِسُنَّتِهٖ مِنَ التَّابِعِیْنَ ۝ وَ لِذَاتِهٖ الْكَامِلَةِ مِنَ الْمُحِبِّیْنَ ۝ فَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِیْرٌ ۝ لَآ اِلٰهَ غَیْرُهٗ وَ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُهٗ ۝ وَ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ۝ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

اَسْمَاءُ النَّبِی

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ٥ لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی مَنِ اسْمُہٗ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ٥

سَیِّدُنَا اَحْمَدُ ﷺ	سَیِّدُنَا حَامِدٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مَحْمُوْدٌ ﷺ	سَیِّدُنَا اَحِیْدٌ ﷺ
سَیِّدُنَا وَحِیْدٌ ﷺ	سَیِّدُنَا مَاحٍ ﷺ
سَیِّدُنَا حَاشِرٌ ﷺ	سَیِّدُنَا عَاقِبٌ ﷺ
سَیِّدُنَا طٰہٰ ﷺ	سَیِّدُنَا یٰسٓ ﷺ
سَیِّدُنَا طَاھِرٌ ﷺ	سَیِّدُنَا مُطَھَّرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا طَیِّبٌ ﷺ	سَیِّدُنَا سَیِّدٌ ﷺ
سَیِّدُنَا رَسُوْلٌ ﷺ	سَیِّدُنَا نَبِیٌّ ﷺ
سَیِّدُنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَۃِ ﷺ	سَیِّدُنَا قَیِّمٌ ﷺ
سَیِّدُنَا جَامِعٌ ﷺ	سَیِّدُنَا مُقْتَفٍ ﷺ
سَیِّدُنَا مُقَفِّیْ ﷺ	سَیِّدُنَا رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ ﷺ
سَیِّدُنَا رَسُوْلُ الرَّاحَۃِ ﷺ	سَیِّدُنَا کَامِلٌ ﷺ
سَیِّدُنَا اِکْلِیْلٌ ﷺ	سَیِّدُنَا مُدَّثِّرٌ ﷺ

سَیِّدُنَا مُزَّمِّلٌ ﷺ
سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ ﷺ
سَیِّدُنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَفِیُّ اللّٰہِ ﷺ
سَیِّدُنَا نَجِیُّ اللّٰہِ ﷺ
سَیِّدُنَا کَلِیْمُ اللّٰہِ ﷺ
سَیِّدُنَا خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ ﷺ
سَیِّدُنَا خَاتِمُ الرُّسُلِ ﷺ
سَیِّدُنَا مُحْیِی ﷺ
سَیِّدُنَا مُنْجٍ ﷺ
سَیِّدُنَا مُذَکِّرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا نَاصِرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مَنْصُوْرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ ﷺ
سَیِّدُنَا نَبِیُّ التَّوْبَۃِ ﷺ
سَیِّدُنَا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ﷺ
سَیِّدُنَا مَعْلُوْمٌ ﷺ
سَیِّدُنَا شَہِیْرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا شَاہِدٌ ﷺ
سَیِّدُنَا شَہِیْدٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مَشْہُوْدٌ ﷺ
سَیِّدُنَا بَشِیْرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُبَشِّرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا نَذِیْرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُنْذِرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا نُوْرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا سِرَاجٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مِصْبَاحٌ ﷺ
سَیِّدُنَا ہُدًی ﷺ
سَیِّدُنَا مَہْدِیٌّ ﷺ
سَیِّدُنَا مُنِیْرٌ ﷺ
سَیِّدُنَا دَاعٍ ﷺ
سَیِّدُنَا مَدْعُوٌّ ﷺ
سَیِّدُنَا مُجِیْبٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُجَابٌ ﷺ
سَیِّدُنَا حَفِیٌّ ﷺ
سَیِّدُنَا عَفُوٌّ ﷺ
سَیِّدُنَا وَلِیٌّ ﷺ

سَیِّدُنَا حَقٌّ ﷺ
سَیِّدُنَا قَوِیٌّ ﷺ
سَیِّدُنَا اَمِیْنٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مَاْمُوْنٌ ﷺ
سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُکَرَّمٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مَکِیْنٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مَتِیْنٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُبِیْنٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُؤَمَّلٌ ﷺ
سَیِّدُنَا وَصُوْلٌ ﷺ
سَیِّدُنَا ذُوْقُوَّةٍ ﷺ
سَیِّدُنَا ذُوْحُرْمَةٍ ﷺ
سَیِّدُنَا ذُوْمَکَانَةٍ ﷺ
سَیِّدُنَا ذُوْعِزٍّ ﷺ
سَیِّدُنَا ذُوْفَضْلٍ ﷺ
سَیِّدُنَا مُطَاعٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُطِیْعٌ ﷺ
سَیِّدُنَا قَدَمُ صِدْقٍ ﷺ
سَیِّدُنَا رَحْمَةٌ ﷺ
سَیِّدُنَا بُشْرٰی ﷺ
سَیِّدُنَا غَوْثٌ ﷺ
سَیِّدُنَا غَیْثٌ ﷺ
سَیِّدُنَا غِیَاثٌ ﷺ
سَیِّدُنَا نِعْمَةُ اللّٰهِ ﷺ
سَیِّدُنَا هَدِیَّةُ اللّٰهِ ﷺ
سَیِّدُنَا عُرْوَةٌ وُثْقٰی ﷺ
سَیِّدُنَا صِرَاطُ اللّٰهِ ﷺ
سَیِّدُنَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﷺ
سَیِّدُنَا ذِکْرُ اللّٰهِ ﷺ
سَیِّدُنَا سَیْفُ اللّٰهِ ﷺ
سَیِّدُنَا حِزْبُ اللّٰهِ ﷺ
سَیِّدُنَا اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ﷺ
سَیِّدُنَا مُصْطَفٰی ﷺ
سَیِّدُنَا مُجْتَبٰی ﷺ
سَیِّدُنَا مُنْتَقٰی ﷺ
سَیِّدُنَا اُمِّیٌّ ﷺ
سَیِّدُنَا مُخْتَارٌ ﷺ

سَیِّدُنَا جَبِیْرٌ ﷺ	سَیِّدُنَا جَبَّارٌ ﷺ
سَیِّدُنَا اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ	سَیِّدُنَا اَبُو الطَّاهِرِ ﷺ
سَیِّدُنَا اَبُو الطَّیِّبِ ﷺ	سَیِّدُنَا اَبُو اِبْرَاهِیْمَ ﷺ
سَیِّدُنَا مُشَفَّعٌ ﷺ	سَیِّدُنَا شَفِیْعٌ ﷺ
سَیِّدُنَا صَالِحٌ ﷺ	سَیِّدُنَا مُصْلِحٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُهَیْمِنٌ ﷺ	سَیِّدُنَا صَادِقٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُصَدِّقٌ ﷺ	سَیِّدُنَا صِدْقٌ ﷺ
سَیِّدُنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ ﷺ	سَیِّدُنَا اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ ﷺ
سَیِّدُنَا قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ ﷺ	سَیِّدُنَا خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ ﷺ
سَیِّدُنَا بَرٌّ ﷺ	سَیِّدُنَا مَبَرٌّ ﷺ
سَیِّدُنَا وَجِیْهٌ ﷺ	سَیِّدُنَا نَصِیْحٌ ﷺ
سَیِّدُنَا نَاصِحٌ ﷺ	سَیِّدُنَا وَکِیْلٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُتَوَکِّلٌ ﷺ	سَیِّدُنَا کَفِیْلٌ ﷺ
سَیِّدُنَا شَفِیْقٌ ﷺ	سَیِّدُنَا مُقِیْمُ السُّنَّةِ ﷺ
سَیِّدُنَا مُقَدَّسٌ ﷺ	سَیِّدُنَا رُوْحُ الْقُدُسِ ﷺ
سَیِّدُنَا رُوْحُ الْحَقِّ ﷺ	سَیِّدُنَا رُوْحُ الْقِسْطِ ﷺ
سَیِّدُنَا کَافٍ ﷺ	سَیِّدُنَا مُکْتَفٍ ﷺ
سَیِّدُنَا بَالِغٌ ﷺ	سَیِّدُنَا مُبَلِّغٌ ﷺ
سَیِّدُنَا شَافٍ ﷺ	سَیِّدُنَا وَاصِلٌ ﷺ

سَیِّدُنَا مَوْصُوْلٌ ﷺ
سَیِّدُنَا سَابِقٌ ﷺ
سَیِّدُنَا سَائِقٌ ﷺ
سَیِّدُنَا هَادٍ ﷺ
سَیِّدُنَا مُهْدٍ ﷺ
سَیِّدُنَا فَاصِلٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُفَضَّلٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مُقَدَّمٌ ﷺ
سَیِّدُنَا عَزِیْزٌ ﷺ
سَیِّدُنَا فَاتِحٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مِفْتَاحٌ ﷺ
سَیِّدُنَا مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ ﷺ
سَیِّدُنَا مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ﷺ
سَیِّدُنَا عَلَمُ الْاِیْمَانِ ﷺ
سَیِّدُنَا عَلَمُ الْیَقِیْنِ ﷺ
سَیِّدُنَا دَلِیْلُ الْخَیْرَاتِ ﷺ
سَیِّدُنَا مُصَحِّحُ الْحَسَنَاتِ ﷺ
سَیِّدُنَا مُقِیْلُ الْعَثَرَاتِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَفُوْحٌ عَنِ الزَّلَّاتِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْمَقَامِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْقَدَمِ ﷺ
سَیِّدُنَا مَخْصُوْصٌ بِالْعِزِّ ﷺ
سَیِّدُنَا مَخْصُوْصٌ بِالْمَجْدِ ﷺ
سَیِّدُنَا مَخْصُوْصٌ بِالشَّرَفِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْوَسِیْلَةِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ السَّیْفِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْفَضِیْلَةِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْاِزَارِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْحُجَّةِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ السُّلْطَانِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الرِّدَاءِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الدَّرَجَةِ الرَّفِیْعَةِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ التَّاجِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْمِغْفَرِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ اللِّوَاءِ ﷺ
سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ ﷺ

سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْقَضِیْبِ ﷺ   سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْبُرَاقِ ﷺ

سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْخَاتَمِ ﷺ   سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْعَلَامَةِ ﷺ

سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْبُرْهَانِ ﷺ   سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْبَیَانِ ﷺ

سَیِّدُنَا فَصِیْحُ اللِّسَانِ ﷺ   سَیِّدُنَا مُطَهِّرُ الْجَنَانِ ﷺ

سَیِّدُنَا رَءُوْفٌ ﷺ   سَیِّدُنَا رَحِیْمٌ ﷺ

سَیِّدُنَا اُذُنُ خَیْرٍ ﷺ   سَیِّدُنَا صَحِیْحُ الْاِسْلَامِ ﷺ

سَیِّدُنَا سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ ﷺ   سَیِّدُنَا عَیْنُ النَّعِیْمِ ﷺ

سَیِّدُنَا عَیْنُ الْغُرِّ ﷺ   سَیِّدُنَا سَعْدُ اللّٰهِ ﷺ

سَیِّدُنَا سَعْدُ الْخَلْقِ ﷺ   سَیِّدُنَا خَطِیْبُ الْاُمَمِ ﷺ

سَیِّدُنَا عَلَمُ الْهُدٰی ﷺ   سَیِّدُنَا کَاشِفُ الْکُرَبِ ﷺ

سَیِّدُنَا رَافِعُ الرُّتَبِ ﷺ   سَیِّدُنَا عِزُّ الْعَرَبِ ﷺ

سَیِّدُنَا صَاحِبُ الْفَرَجِ ﷺ   سَیِّدُنَا کَرِیْمُ الْمَخْرَجِ ﷺ

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاهِ نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی ۝ وَ رَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰی ۝ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاهَدَتِكَ وَ مَحَبَّتِكَ وَ اَمِتْنَا عَلَی السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ وَ الشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِكَ یَاذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ۝ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

اَلْحِزْبُ الْاَوَّلُ

فَصْلٌ فِیْ کَیْفِیَّۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَآ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ وَ تَرَحَّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ وَ تَحَنَّنْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی سَیِّدِنَآ
اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ
وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ
عَلٰی سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
ارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ رَحِمْتَ وَ بَارَكْتَ
عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ
اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ

وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَآ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ دَاحِیَ الْمَدْحُوّٰتِ وَ بَارِیَٔ الْمَسْمُوْکَاتِ وَ جَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطْرَتِھَا شَقِیِّھَا وَ سَعِیْدِھَا اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِکَ وَ نَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ وَ رَاْفَةَ تَحَنُّنِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ الْفَاتِحِ لِمَآ اُغْلِقَ وَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَ الْمُعْلِنِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَ الدَّامِغِ لِجَیْشَاتِ الْاَبَاطِیْلِ کَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِکَ بِطَاعَتِکَ مُسْتَوْفِزًا فِیْ مَرْضَاتِکَ وَاعِیًا لِّوَحْیِکَ حَافِظًا لِّعَھْدِکَ مَاضِیًا عَلٰی نِفَاذِ اَمْرِکَ حَتّٰی اَوْرٰی قَبَسًا لِّقَابِسٍ اٰلَاءُ اللّٰہِ تَصِلُ بِاَھْلِہٖ اَسْبَابُہٗ بِہٖ ھُدِیَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَ الْاِثْمِ وَ اَبْھَجَ مُوْضِحَاتِ الْاَعْلَامِ وَ نَائِرَاتِ الْاَحْکَامِ وَ مُنِیْرَاتِ الْاِسْلَامِ فَھُوَ اَمِیْنُکَ الْمَاْمُوْنُ وَ خَازِنُ عِلْمِکَ الْمَخْزُوْنِ وَ شَھِیْدُکَ یَوْمَ الدِّیْنِ وَ بَعِیْثُکَ نِعْمَةً وَّ رَسُوْلُکَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً ۝ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ عَدْنِکَ وَاجْزِہٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَیْرِ مِنْ فَضْلِکَ مُھَنَّاٰتٍ لَّہٗ غَیْرَ مُکَدَّرَاتٍ مِّنْ فَوْزِ ثَوَابِکَ الْمَحْلُوْلِ وَ جَزِیْلِ عَطَآئِکَ الْمَعْلُوْلِ ۝ اَللّٰھُمَّ اَعْلِ عَلٰی بِنَاءِ النَّاسِ بِنَاءَہٗ وَ اَکْرِمْ مَّثْوَاہُ لَدَیْکَ وَ نُزُلَہٗ وَ اَتْمِمْ لَہٗ نُوْرَہٗ وَ اجْزِہٖ مِنِ ابْتِعَاثِکَ لَہٗ مَقْبُوْلَ الشَّھَادَةِ وَ مَرْضِیَّ الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَّ خُطَّةٍ فَصْلٍ وَّ بُرْھَانٍ عَظِیْمٍ ۝ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ رَبِّیْ وَ سَعْدَیْکَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ الْبَرِّ

الرَّحِيْمِ وَ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَ مَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ فِيْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَصْهَارِهٖ وَ اَنْصَارِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ وَ مُحِبِّيْهِ وَ اُمَّتِهٖ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَيْهِ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَاهُ لَهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ فِي الْجَنَّةِ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اجْزِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتِهٖ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الصَّلٰوةِ شَيْءٌ ۝ وَ ارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الرَّحْمَةِ شَيْءٌ ۝ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الْبَرَكَةِ شَيْءٌ ۝ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ شَيْءٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الشَّرَفَ وَ الدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ

بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ لَمْ اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْجِنَانِ رُؤْيَتَهٗ وَ ارْزُقْنِيْ صُحْبَتَهٗ وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ اَسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِهٖ مَشْرَبًا رَوِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا لَّا نَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّيْ تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا ۝ اَللّٰهُمَّ كَمَا اٰمَنْتُ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ لَمْ اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْجِنَانِ رُؤْيَتَهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْكُبْرٰى وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَ اٰتِهٖ سُؤْلَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى كَمَا اٰتَيْتَ سَيِّدَنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ سَيِّدَنَا مُوْسٰى ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ ۝ وَ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَ صَفِيِّكَ وَ سَيِّدِنَا مُوْسٰى كَلِيْمِكَ وَ نَجِيِّكَ ۝ وَ سَيِّدِنَا عِيْسٰى رُوْحِكَ وَ كَلِمَتِكَ وَ عَلٰى جَمِيْعِ مَلٰٓئِكَتِكَ وَرُسُلِكَ وَ اَنْبِيَآئِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ اَصْفِيَآئِكَ وَ خَآصَّتِكَ وَ اَوْلِيَآئِكَ وَ اَهْلِ اَرْضِكَ وَ سَمَآئِكَ ۝ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضَآءَ نَفْسِهٖ وَ زِنَةَ عَرْشِهٖ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ عِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ

سَلِّمْ تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ
ذُرِّيَّتِهٖ وَ عَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَ جَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ عَدَدَ مَا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ مُنْذُ
بَنَيْتَهَا وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مُنْذُ
دَحَوْتَهَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النُّجُوْمِ فِى السَّمَآءِ
فَاِنَّكَ اَحْصَيْتَهَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَنَفَّسَتِ
الْاَرْوَاحُ مُنْذُ خَلَقْتَهَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ
وَ مَا تَخْلُقُ وَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَ اَضْعَافَ ذٰلِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَيْهِمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَ رِضَآءَ نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ
كَلِمَاتِكَ وَ مَبْلَغَ عِلْمِكَ وَ اٰيَاتِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ صَلٰوةً
تَفُوْقُ وَ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
كَفَضْلِكَ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ صَلٰوةً دَآئِمَةً
مُّسْتَمِرَّةَ الدَّوَامِ عَلٰى مَرِّ اللَّيَالِىْ وَ الْاَيَّامِ مُتَّصِلَةَ الدَّوَامِ لَا
انْقِضَآءَ لَهَا وَ لَا انْصِرَامَ عَلٰى مَرِّ اللَّيَالِىْ وَ الْاَيَّامِ عَدَدَ كُلِّ وَابِلٍ
وَّ طَلٍّ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَ سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ
خَلِيْلِكَ وَ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآئِكَ وَ اَصْفِيَآئِكَ مِنْ اَهْلِ اَرْضِكَ وَ
سَمَآئِكَ عَدَدَ خَلْقِكَ وَ رِضَآءَ نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ
كَلِمَاتِكَ وَ مُنْتَهٰى عِلْمِكَ وَ زِنَةَ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِكَ صَلٰوةً
مُّكَرَّرَةً اَبَدًا عَدَدَ مَا اَحْصٰى عِلْمُكَ وَ مِلْءَ مَا اَحْصٰى عِلْمُكَ وَ

اَضْعَافَ مَا اَحْصٰی عِلْمُكَ صَلٰوةً تَزِيْدُ وَ تَفُوْقُ وَ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَفَضْلِكَ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ ۝

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں اس لیے کہ درود شریف کے بعد اس دعا کی قبولیت کی امید قوی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ لَّزِمَ مِلَّةَ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَّمَ حُرْمَتَهٗ وَاَعَزَّ كَلِمَتَهٗ وَ حَفِظَ عَهْدَهٗ وَذِمَّتَهٗ وَ نَصَرَ حِزْبَهٗ وَدَعْوَتَهٗ وَكَثَّرَ تَابِعِيْهِ وَفِرْقَتَهٗ وَوَافٰى زُمْرَتَهٗ وَلَمْ يُخَالِفْ سَبِيْلَهٗ وَسُنَّتَهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاِسْتِمْسَاكَ بِسُنَّتِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاِنْحِرَافِ عَمَّا جَآءَ بِهٖ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ نَّبِيُّكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ نَّبِيُّكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ وَعَافِنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَ اَصْلِحْ مِنِّيْ مَا ظَهَرَ وَ مَا بَطَنَ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْحِقْدِ وَ الْحَسَدِ وَلَا تَجْعَلْ عَلَيَّ تِبَاعَةً لِّاَحَدٍ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَخْذَ بِاَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ وَالتَّرْكَ لِسَيِّءِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ التَّكَفُّلَ بِالرِّزْقِ وَالزُّهْدَ فِي الْكَفَافِ وَالْمَخْرَجَ بِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَّ الْفَلَجَ بِالصَّوَابِ فِيْ كُلِّ حُجَّةٍ وَّ الْعَدْلَ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَآءِ وَالتَّسْلِيْمَ لِمَا يَجْرِيْ بِهٖ

اَلْقَضَآءِ وَالْاِقْتِصَادَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَالتَّوَاضُعَ فِی الْقَوْلِ
وَالْفِعْلِ وَالصِّدْقَ فِی الْجِدِّ وَالْهَزْلِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا فِیْمَا
بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ وَذُنُوْبًا فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ
مِنْهَا فَاغْفِرْهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ
بِفَضْلِكَ اِنَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِیْ ۝
وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِكَ بَدَنِیْ ۝ وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ سِرِّیْ ۝ وَاشْغَلْ
بِالْاِعْتِبَارِ فِكْرِیْ ۝ وَقِنِیْ شَرَّ وَسَاوِسِ الشَّیْطَانِ ۝ وَاَجِرْنِیْ مِنْهُ
یَارَحْمٰنُ حَتّٰی لَایَكُوْنَ لَهٗ عَلَیَّ سُلْطَانٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
خَیْرِ مَاتَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ
مَاتَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَانَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْنِیْ مِنْ زَمَانِیْ هٰذَا وَاِحْدَاقِ الْفِتَنِ وَتَطَاوُلِ اَهْلِ الْجُرْاَةِ
عَلَیَّ وَاسْتِضْعَافِهِمْ اِیَّایَ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْكَ فِیْ عِیَاذٍ مَّنِیْعٍ
وَّحِرْزٍ حَصِیْنٍ مِّنْ جَمِیْعِ خَلْقِكَ حَتّٰی تُبَلِّغَنِیْ اَجَلِیْ مُعَافًی ۝

اَلْحِزْبُ الثَّانِیْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ۝ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَجِبُ الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ ۝ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ ۝ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ نُوْرُہٗ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَاَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّہِ الْاَسْرَارُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِہِ الْاَبْرَارِ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَخَاتِمِ اَنْبِیَآئِكَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰی بِبَقَآئِكَ صَلٰوۃً تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ

وَّحِیۡنٍ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیۡنِ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی تَرِثَ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْھَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰۤی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَاۤ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۝ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَاۤ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاۤ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَجَرٰی بِہٖ قَلَمُکَ وَسَبَقَتْ بِہٖ مَشِیَّتُکَ وَصَلَّتْ عَلَیْہِ مَلٰۤئِکَتُکَ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِکَ بَاقِیَۃً بِفَضْلِکَ وَاِحْسَانِکَ اِلٰۤی اَبَدِ الْاَبَدِ اَبَدًا اَبَدًا لَّا نِھَایَۃَ لِاَبَدِیَّتِہٖ وَلَافَنَآءَ لِدَیْمُوْمِیَّتِہٖ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاۤ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَاَحْصَاہُ کِتَابُکَ وَشَھِدَتْ بِہٖ مَلٰۤئِکَتُکَ وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِہٖ وَارْحَمْ اُمَّتَہٗ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَاۤ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکِ اللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰۤی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَاۤ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰۤی اٰلِ سَیِّدِنَاۤ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاۤ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَآ اَحْصَاهُ كِتَابُكَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَانَفَذَتْ بِهٖ قُدْرَتُكَ ۞ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَصَّصَتْهُ اِرَادَتُكَ ۞
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاتَوَجَّهَ اِلَيْهِ اَمْرُكَ
وَنَهْيُكَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا وَسِعَهُ
سَمْعُكَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ
بِهٖ بَصَرُكَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاذَكَرَهُ
الذَّاكِرُوْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَوَآبِّ الْقِفَارِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَوَآبِّ الْبِحَارِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِيَاهِ الْبِحَارِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ الَّيْلُ وَاَضَآءَ عَلَيْهِ النَّهَارُ ۞ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النِّسَآءِ وَالرِّجَالِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رِضَآءَ نَفْسِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّدَادَ كَلِمَاتِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ سَمَاوَاتِكَ وَاَرْضِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ زِنَةَ عَرْشِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَخْلُوْقَاتِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى شَفِيْعِ الْاُمَّةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى كَاشِفِ الْغُمَّةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُجْلِي الظُّلْمَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُوْلِي النِّعْمَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُؤْتِي الرَّحْمَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ اللِّوَاءِ اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْدِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَكَانِ الْمَشْهُوْدِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمَوْصُوْفِ بِالْكَرَمِ وَالْجُوْدِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ هُوَ فِي السَّمَآءِ سَيِّدُنَا مَحْمُوْدٌ وَّفِي الْاَرْضِ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الشَّامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الْعَلَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمَوْصُوْفِ بِالْكَرَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمَخْصُوْصِ بِالزَّعَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ كَانَ تُظِلُّهُ الْغَمَامَةُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ كَانَ يَرٰى مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَرٰى مِنْ اَمَامِهٖ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الشَّفِيْعِ الْمُشَفَّعِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الضَّرَاعَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ

اَلْوَسِیْلَةِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الْفَضِیْلَةِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الدَّرَجَةِ الرَّفِیْعَةِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الْھَرَاوَةِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ النَّعْلَیْنِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الْحُجَّةِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الْبُرْھَانِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ السُّلْطَانِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ التَّاجِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الْقَضِیْبِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رَاکِبِ النَّجِیْبِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رَاکِبِ الْبُرَاقِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُخْتَرِقِ السَّبْعِ الطِّبَاقِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الشَّفِیْعِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنَامِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَبَّحَ فِیْ کَفِّهِ الطَّعَامُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ بَکٰی اِلَیْهِ الْجِذْعُ وَحَنَّ لِفِرَاقِه ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ تَوَسَّلَ بِه طَیْرُ الْفَلَاةِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَبَّحَتْ فِیْ کَفِّهِ الْحَصَاةُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ تَشَفَّعَ اِلَیْهِ الظَّبْیُ بِاَفْصَحِ الْکَلَامِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ کَلَّمَهُ الضَّبُّ فِیْ مَجْلِسِه مَعَ اَصْحَابِهِ الْاَعْلَامِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ شَکٰی اِلَیْهِ الْبَعِیْرُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ تَفَجَّرَ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهِ الْمَآءُ النَّمِیْرُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنِ انْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الرَّسُوْلِ

اَلْمُقَرَّبِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْفَجْرِ السَّاطِعِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
النَّجْمِ الثَّاقِبِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
نَذِيْرِ اَهْلِ الْاَرْضِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الشَّفِيْعِ يَوْمَ الْعَرْضِ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى السَّاقِيْ لِلنَّاسِ مِنَ الْحَوْضِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
صَاحِبِ لِوَاءِ الْحَمْدِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُشَمِّرِ عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُسْتَعْمِلِ فِيْ مَرْضَاتِكَ غَايَةَ الْجُهْدِ ۝ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْخَاتِمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الرَّسُوْلِ الْخَاتِمِ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى الْقَائِمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رَسُوْلِكَ اَبِي
الْقَاسِمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الْاٰيَاتِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
صَاحِبِ الدَّلَالَاتِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الْاِشَارَاتِ ۝ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الْكَرَامَاتِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ
الْعَلَامَاتِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ الْبَيِّنَاتِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَاحِبِ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَلَّمَتْ عَلَيْهِ الْاَحْجَارُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مَنْ سَجَدَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ الْاَشْجَارُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ تَفَتَّقَتْ
مِنْ نُوْرِهِ الْاَزْهَارُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ طَابَتْ بِبَرَكَتِهِ الثِّمَارُ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنِ اخْضَرَّتْ مِنْ بَقِيَّةِ وَضُوْئِهِ الْاَشْجَارُ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ فَاضَتْ مِنْ نُوْرِهٖ جَمِيْعُ الْاَنْوَارِ ۝ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مَنْ بِالصَّلٰوةِ تُحَطُّ الْاَوْزَارُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ

بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ تُنَالُ مَنَازِلُ الْاَبْرَارِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ یُرْحَمُ الْکِبَارُ وَالصِّغَارُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ نَتَنَعَّمُ فِیْ ھٰذِہِ الدَّارِ وَفِیْ تِلْکَ الدَّارِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ تُنَالُ رَحْمَۃُ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْمَنْصُوْرِ الْمُؤَیَّدِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْمُخْتَارِ الْمُمَجَّدِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ کَانَ اِذَا مَشٰی فِی الْبَرِّ الْاَقْفَرِ تَعَلَّقَتِ الْوُحُوْشُ بِاَذْیَالِہٖ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اِبْتِدَآءُ الرُّبْعِ الثَّانِیْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حِلْمِہٖ بَعْدَ عِلْمِہٖ وَ عَلٰی عَفْوِہٖ بَعْدَ قُدْرَتِہٖ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ اِلَّا اِلَیْکَ ۝ وَ مِنَ الذُّلِّ اِلَّا لَکَ وَ مِنَ الْخَوْفِ اِلَّا مِنْکَ ۝ وَ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَقُوْلَ زُوْرًا ۝ اَوْ اَغْشٰی فُجُوْرًا ۝ اَوْ اَکُوْنَ بِکَ مَغْرُوْرًا ۝ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ وَ عُضَالِ الدَّآءِ وَ خَیْبَۃِ الرَّجَآءِ وَ زَوَالِ النِّعْمَۃِ وَ فُجَاءَۃِ النِّقْمَۃِ ۝

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سَلِّمْ عَلَیْہِ وَ اجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ حَبِیْبُکَ ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ سَلِّمْ عَلَیْہِ وَ اجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ خَلِیْلُکَ ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ رَحِمْتَ وَ بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ عَدَدَ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ

يُصَلِّ عَلَيْهِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صُلِّيَ
عَلَيْهِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَضْعَافَ مَا صُلِّيَ عَلَيْهِ ۞
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ ۞

اَلْحِزْبُ الثَّالِثُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ صَلٰوةً وَّسَلَامًا لَّا يُحْصٰى عَدَدُهُمَا وَلَا يُقْطَعُ مَدَدُهُمَا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَآ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ اللّٰهُمَّ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ اَللّٰهُمَّ تَوِّجْهُ بِتَاجِ الْعِزِّ وَالرِّضَا وَالْكَرَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا سَاَلَكَ لِنَفْسِهٖ وَاَعْطِ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا سَاَلَكَ لَهٗ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِكَ وَاَعْطِ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا اَنْتَ مَسْئُوْلٌ لَّهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَیِّدِنَا اٰدَمَ وَسَیِّدِنَا نُوْحٍ وَّ سَیِّدِنَآ اِبْرَاھِیْمَ وَّ سَیِّدِنَا مُوْسٰی وَّ سَیِّدِنَا عِیْسٰی وَ مَا بَیْنَھُمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صلِّ عَلٰی اَبِیْنَا سَیِّدِنَا اٰدَمَ وَ اُمِّنَا سَیِّدَتِنَا حَوَّآءَ صَلٰوۃَ مَلٰٓئِکَتِكَ وَ اَعْطِھِمَا مِنَ الرِّضْوَانِ حَتّٰی تُرْضِیَھُمَا وَاجْزِھِمَا اللّٰھُمَّ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ بِہٖ اَبًا وَّ اُمًّا عَنْ وَّلَدَیْھِمَا ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا جِبْرِیْلَ وَ سَیِّدِنَا مِیْکَآئِیْلَ وَ سَیِّدِنَا اِسْرَافِیْلَ وَ سَیِّدِنَا عِزْرَآئِیْلَ وَ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ وَ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَ مِلْءَ مَا عَلِمْتَ وَ زِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً مَّوْصُوْلَۃً بِالْمَزِیْدِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً لَّا تَنْقَطِعُ اَبَدَ الْاٰبَادِ وَ لَا تَبِیْدُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاتَكَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ عَلَیْہِ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَامَكَ الَّذِیْ سَلَّمْتَ عَلَیْہِ وَ اجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی

بِهَا عَنَّا وَ اجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَ مَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَ طِرَازِ مُلْكِكَ وَ خَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ وَ طَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَ السَّبَبِ فِیْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِّنْ نُّوْرِ ضِيَآئِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَآءَ نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَعَدَدَ مَا ذَكَرَكَ بِهٖ خَلْقُكَ فِيْمَا مَضٰى وَ عَدَدَ مَا هُمْ ذَاكِرُوْنَكَ بِهٖ فِيْمَا بَقِیَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ وَّ شَهْرٍ وَّ جُمُعَةٍ وَّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ وَّ سَاعَةٍ مِّنَ السَّاعَاتِ وَ شَمٍّ وَّ نَفَسٍ وَّ طَرْفَةٍ وَّ لَمْحَةٍ مِّنَ الْاَبَدِ اِلَى الْاَبَدِ وَ اٰبَادِ الدُّنْيَا وَ اٰبَادِ الْاٰخِرَةِ وَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ لَا يَنْقَطِعُ اَوَّلُهٗ وَ لَا يَنْفَدُ اٰخِرُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى قَدْرِ حُبِّكَ فِيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى قَدْرِ عِنَايَتِكَ بِهٖ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ

مِقْدَارِہٖ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃَ الرِّضَا وَ ارْضَ عَنْ اَصْحَابِہٖ رِضَآءَ الرِّضٰی ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَّضٰی مِنْ خَلْقِكَ وَ مَنْ بَقِیَ وَ مَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَ مَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَ تُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً لَّا غَایَۃَ لَھَا وَ لَا مُنْتَھٰی وَ لَا انْقِضَآءَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِكَ وَ عَلٰۤی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِّثْلَ ذٰلِكَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَاْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِكَ وَ عَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّ عَلٰۤی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الزَّیْتُوْنِ وَ جَمِیْعِ الثِّمَارِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ وَ عَدَدَ مَآ اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَ اَضَآءَ عَلَیْہِ النَّھَارُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤی اٰلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ عَدَدَ اَنْفَاسِ اُمَّتِہٖ ۝ اَللّٰھُمَّ بِبَرَکَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ اجْعَلْنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ مِنَ الْفَآئِزِیْنَ وَ عَلٰی

حَوْضِه مِنَ الْوَارِدِيْنَ الشَّارِبِيْنَ ۝ وَ بِسُنَّتِه وَ طَاعَتِه مِنَ الْعَامِلِيْنَ ۝ وَ لَا تَحُلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝ وَ اغْفِرْ لَنَا وَ لِوَالِدَيْنَا وَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اِبْتِدَاءُ الثُّلُثِ الثَّانِیْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ خَلْقِکَ وَ سِرَاجِ اُفُقِکَ وَ اَفْضَلِ قَائِمٍ بِحَقِّکَ الْمَبْعُوْثِ بِتَیْسِیْرِکَ وَرِفْقِکَ صَلٰوۃً یَّتَوَالٰی تَکْرَارُھَا وَتَلُوْحُ عَلَی الْاَکْوَانِ اَنْوَارُھَا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ مَمْدُوْحٍ بِقَوْلِکَ وَ اَشْرَفِ دَاعٍ لِّلْاِعْتِصَامِ بِحَبْلِکَ وَ خَاتِمِ اَنْبِیَاءِکَ وَ رُسُلِکَ صَلٰوۃً تُبَلِّغُنَا فِی الدَّارَیْنِ عَمِیْمَ فَضْلِکَ وَ کَرَامَۃَ رِضْوَانِکَ وَ وَصْلِکَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ الْکُرَمَآءِ مِنْ عِبَادِکَ وَ اَشْرَفِ الْمُنَادِیْنَ لِطَرِیْقِ رَشَادِکَ وَ سِرَاجِ اَقْطَارِکَ وَ بِلَادِکَ صَلٰوۃً لَّا تَفْنٰی وَ لَا تَبِیْدُ تُبَلِّغُنَا بِھَا کَرَامَۃَ الْمَزِیْدِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّفِیْعِ مَقَامُہٗ الْوَاجِبِ تَعْظِیْمُہٗ وَ احْتِرَامُہٗ صَلٰوۃً لَّا تَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّ لَا تَفْنٰی سَرْمَدًا وَّلَا تَنْحَصِرُ عَدَدًا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَآ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَآ

اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ وَ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَ رَحِمْتَ وَ بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ خَتَمْتَ بِهِ الرِّسَالَةَ وَ اَیَّدْتَهٗ بِالنَّصْرِ وَ الْكَوْثَرِ وَ الشَّفَاعَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الْحُكْمِ وَ الْحِكْمَةِ السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ الْمَخْصُوْصِ بِالْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَ خَتْمِ الرُّسُلِ ذِی الْمِعْرَاجِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَتْبَاعِهِ السَّالِكِیْنَ عَلٰی مَنْهَجِهِ الْقَوِیْمِ ۝ فَاَعْظِمِ اللّٰهُمَّ بِهٖ مِنْهَاجَ نُجُوْمِ الْاِسْلَامِ وَ مَصَابِیْحِ الظَّلَامِ الْمُهْتَدٰی بِهِمْ فِیْ ظُلْمَةِ الشَّكِّ الدَّاجِ صَلٰوةً دَائِمَةً مُّسْتَمِرَّةً مَّا تَلَاطَمَتْ فِی الْاَبْحُرِ الْاَمْوَاجُ وَ طَافَ بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقِ نِ الْحُجَّاجُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ التَّسْلِیْمِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَ صَفْوَتِهٖ مِنَ الْعِبَادِ وَ شَفِیْعِ الْخَلَائِقِ فِی الْمِیْعَادِ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ النَّاهِضِ بِاَعْبَاءِ الرِّسَالَةِ وَ التَّبْلِیْغِ الْاَعَمِّ وَ

الْمَخْصُوْصِ بِشَرَفِ السِّعَايَةِ فِي الصَّلَاحِ الْاَعْظَمِ ○ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰۤى اٰلِهٖ صَلٰوةً دَاۗئِمَةً مُّسْتَمِرَّةَ الدَّوَامِ عَلٰى مَرِّ اللَّيَالِيْ وَ الْاَيَّامِ ○ فَهُوَ سَيِّدُ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَ اَفْضَلُ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ○ عَلَيْهِ اَفْضَلُ صَلٰوةِ الْمُصَلِّيْنَ ○ وَ اَزْكٰى سَلَامِ الْمُسَلِّمِيْنَ ○ وَ اَطْيَبُ ذِكْرِ الذَّاكِرِيْنَ ○ وَ اَفْضَلُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَحْسَنُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَجَلُّ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَجْمَلُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَكْمَلُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَسْبَغُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ و اَتَمُّ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَظْهَرُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَعْظَمُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَذْكٰى صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَطْيَبُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَبْرَكُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَزْكٰى صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَنْمٰى صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَوْفٰى صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَسْنٰى صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَعْلٰى صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَكْثَرُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَجْمَعُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَعَمُّ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَدْوَمُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَبْقٰى صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَعَزُّ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَرْفَعُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ وَ اَعْظَمُ صَلَوٰتِ اللّٰهِ ○ عَلٰۤى اَفْضَلِ خَلْقِ اللّٰهِ ○ وَ اَحْسَنِ خَلْقِ اللّٰهِ ○ وَ اَجَلِّ خَلْقِ اللّٰهِ ○ وَ اَكْرَمِ خَلْقِ اللّٰهِ ○ وَ اَجْمَلِ خَلْقِ اللّٰهِ ○ وَ اَكْمَلِ خَلْقِ اللّٰهِ ○ وَ اَتَمِّ خَلْقِ اللّٰهِ ○ وَ اَعْظَمِ خَلْقِ اللّٰهِ ○ عِنْدَ اللّٰهِ ○ رَسُوْلِ اللّٰهِ ○ نَبِيِّ اللّٰهِ ○ وَ حَبِيْبِ اللّٰهِ ○ وَ صَفِيِّ اللّٰهِ ○ وَ نَجِيِّ اللّٰهِ ○ وَ خَلِيْلِ اللّٰهِ ○ وَ وَلِيِّ اللّٰهِ ○ وَ اَمِيْنِ اللّٰهِ ○ وَ خِيَرَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ ○ وَ نُخْبَةِ اللّٰهِ مِنْ بَرِيَّتِهٖ

اللّٰهِ ۝ وَ صَفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ ۝ وَ عُرْوَةِ اللّٰهِ ۝ وَ عِصْمَةِ
اللّٰهِ ۝ وَ نِعْمَةِ اللّٰهِ ۝ وَ مِفْتَاحِ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۝ اَلْمُخْتَارِ مِنْ رُسُلِ
اللّٰهِ ۝ اَلْمُنْتَخَبِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ الْفَآئِزِ بِالْمَطْلَبِ فِي الْمَرْهَبِ وَ
الْمَرْغَبِ ۝ اَلْمُخْلَصِ فِيْ مَا وُهِبَ ۝ اَكْرَمِ مَبْعُوْثٍ ۝ اَصْدَقِ قَائِلٍ
وَّاَنْجَحِ شَافِعٍ ۝ اَفْضَلِ مُشَفَّعٍ ۝ الْاَمِيْنِ فِيْ مَا اسْتُوْدِعَ
الصَّادِقِ فِيْ مَا بَلَّغَ الصَّادِعِ بِاَمْرِ رَبِّهِ الْمُضْطَلِعِ بِمَا حُمِّلَ ۝
اَقْرَبِ رُسُلِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَسِيْلَةً وَّ اَعْظَمِهِمْ غَدًا عِنْدَ اللّٰهِ
مَنْزِلَةً وَّ فَضِيْلَةً ۝ وَ اَكْرَمِ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ الْكِرَامِ الصَّفْوَةِ عَلَى اللّٰهِ ۝
وَ اَحَبِّهِمْ اِلَى اللّٰهِ وَ اَقْرَبِهِمْ زُلْفٰى لَدَى اللّٰهِ ۝ وَ اَكْرَمِ الْخَلْقِ عَلَى
اللّٰهِ ۝ وَ اَحْظَاهُمْ وَ اَرْضَاهُمْ لَدَى اللّٰهِ ۝ وَ اَعْلَى النَّاسِ قَدْرًا ۝ وَ
اَعْظَمِهِمْ مَحَلًّا وَّ اَكْمَلِهِمْ مَحَاسِنًا وَّ فَضْلًا وَّ اَفْضَلِ الْاَنْبِيَآءِ
دَرَجَةً ۝ وَ اَكْمَلِهِمْ شَرِيْعَةً وَّ اَشْرَفِ الْاَنْبِيَآءِ نِصَابًا وَّ اَبْيَنِهِمْ
بَيَانًا وَّ خِطَابًا وَّ اَفْضَلِهِمْ مَوْلِدًا وَّ مُهَاجَرًا وَّ عِتْرَةً وَّ اَصْحَابًا وَّ
اَكْرَمِ النَّاسِ اَرُوْمَةً وَ اَشْرَفِهِمْ جُرْثُوْمَةً وَّ خَيْرِهِمْ نَفْسًا وَّ
اَطْهَرِهِمْ قَلْبًا وَّ اَصْدَقِهِمْ قَوْلًا وَّ اَزْكٰهُمْ فِعْلًا وَّ اَثْبَتِهِمْ اَصْلًا وَّ
اَوْفٰهُمْ عَهْدًا وَّ اَمْكَنِهِمْ مَجْدًا وَّ اَكْرَمِهِمْ طَبْعًا وَّ اَحْسَنِهِمْ
صُنْعًا وَّ اَطْيَبِهِمْ فَرْعًا وَّ اَكْثَرِهِمْ طَاعَةً وَّ سَمْعًا وَّ اَعْلٰهُمْ مَقَامًا
وَّ اَحْلٰهُمْ كَلَامًا وَّ اَزْكٰهُمْ سَلَامًا وَّ اَجَلِّهِمْ قَدْرًا وَّ اَعْظَمِهِمْ فَخْرًا
وَّ اَسْنٰهُمْ فَخْرًا وَّ اَرْفَعِهِمْ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى ذِكْرًا وَّ اَصْدَقِهِمْ وَعْدًا

وَّ اَكْثَرِهِمْ شُكْرًا وَّ اَعْلَاهُمْ اَمْرًا وَّ اَجْمَلِهِمْ صَبْرًا وَّ اَحْسَنِهِمْ خَيْرًا وَّ اَقْرَبِهِمْ يُسْرًا وَّ اَبْعَدِهِمْ مَكَانًا وَّ اَعْظَمِهِمْ شَانًا وَّ اَثْبَتِهِمْ بُرْهَانًا وَّ اَرْجَحِهِمْ مِيْزَانًا وَّ اَوَّلِهِمْ اِيْمَانًا وَّ اَوْضَحِهِمْ بَيَانًا وَّ اَفْصَحِهِمْ لِسَانًا وَّ اَظْهَرِهِمْ سُلْطَانًا ۝

اَلْحِزْبُ الرَّابِعُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّ لَهٗ رِضَآءً وَّ لِحَقِّه اَدَآءً وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَ اجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ اجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِه وَ رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِه وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِه مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فَضَآئِلَ صَلَوَاتِكَ وَ شَرَآئِفَ زَكَوَاتِكَ وَ نَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَ عَوَاطِفَ رَاْفَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ تَحِيَّتِكَ وَ فَضَآئِلَ اٰلَآئِكَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَآئِدِ الْخَيْرِ وَ فَاتِحِ الْبِرِّ وَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ سَيِّدِ الْاُمَّةِ ۞ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا تُزْلِفُ بِه قُرْبَهٗ وَ تُقِرُّ بِه عَيْنَهٗ يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الْفَضْلَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الشَّرَفَ وَ الْوَسِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ الْمَنْزِلَةَ الشَّامِخَةَ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَ بَلِّغْهُ مَاْمُوْلَهٗ وَ اجْعَلْهُ اَوَّلَ شَافِعٍ وَّ اَوَّلَ مُشَفَّعٍ ۞ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَ ثَقِّلْ مِيْزَانَهٗ وَ اَبْلِجْ حُجَّتَهٗ وَ ارْفَعْ فِيْ اَهْلِ عِلِّيِّيْنَ دَرَجَتَهٗ ۞ وَ فِيْ اَعْلَى الْمُقَرَّبِيْنَ مَنْزِلَتَهٗ ۞ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا

عَلٰى سُنَّتِهٖ ۝ وَ تَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ ۝ وَ اجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِهٖ ۝ وَ
احْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَ اَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ ۝ وَ اسْقِنَا مِنْ كَاْسِهٖ غَيْرَ
خَزَايَا وَ لَا نَادِمِيْنَ وَ لَا شَآكِّيْنَ وَ لَا مُبَدِّلِيْنَ وَ لَا مُغَيِّرِيْنَ وَ لَا
فَاتِنِيْنَ وَ لَا مَفْتُوْنِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ
الْفَضِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ
وَعَدْتَّهٗ مَعَ اِخْوَانِهِ النَّبِيِّيْنَ ۝ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ
الرَّحْمَةِ وَ سَيِّدِ الْاُمَّةِ وَ عَلٰى اَبِيْنَا سَيِّدِنَا اٰدَمَ وَ اُمِّنَا سَيِّدَتِنَا
حَوَّآءَ وَ مَنْ وَّلَدَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ
الصَّالِحِيْنَ وَ صَلِّ عَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرَضِيْنَ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا وَّ لِجَمِيْعِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ
مِنْهُمْ وَ الْاَمْوٰتِ وَ تَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ رَبِّ اغْفِرْ وَ
ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ
الْاَسْرَارِ وَ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَ زَيْنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاَخْيَارِ وَ اَكْرَمِ مَنْ
اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَ اَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ عَدَدَ مَا نَزَلَ مِنْ اَوَّلِ
الدُّنْيَا اِلٰى اٰخِرِهَا مِنْ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَ عَدَدَ مَا نَبَتَ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْيَا

اِلٰی اٰخِرِھَا مِنَ النَّبَاتِ وَ الْاَشْجَارِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُکْرِمُ بِھَا مَثْوَاہُ وَ تُشَرِّفُ بِھَا عُقْبَاہُ وَ تُبَلِّغُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُنَاہُ وَ رِضَاہُ ۝ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃُ تَعْظِیْمًا لِّحَقِّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَآءِ الرَّحْمَۃِ وَ مِیْمِ الْمُلْکِ وَ دَالِ الدَّوَامِ السَّیِّدِ الْکَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِکَ کَآئِنٌ اَوْ قَدْ کَانَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَ ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ۝ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِکَ بَاقِیَۃً بِبَقَآئِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ ھُوَ اَبْھٰی شُمُوْسِ الْھُدٰی نُوْرًا وَّ اَبْھَرُھَا ۝ وَ اَسْیَرُ الْاَنْبِیَآءِ فَخْرًا وَّ اَشْھَرُھَا ۝ وَ نُوْرُہٗ اَزْھَرُ اَنْوَارِ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَشْرَقُھَا وَ اَوْضَحُھَا وَ اَزْکَی الْخَلِیْقَۃِ اَخْلَاقًا وَّ اَطْھَرُھَا وَ اَکْرَمُھَا خَلْقًا وَّ اَعْدَلُھَا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ ھُوَ اَبْھٰی مِنَ الْقَمَرِ التَّآمِّ وَ اَکْرَمُ مِنَ السَّحَابِ الْمُرْسَلِ وَ الْبَحْرِ الْخِضَمِّ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ بِذَاتِہٖ وَ مُحَیَّاہُ وَ تَعَطَّرَتِ الْعَوَالِمُ بِطِیْبِ ذِکْرِہٖ وَ رَیَّاہُ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا
اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِیِّكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ
عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْیَا وَ مِلْءَ الْاٰخِرَةِ ۝ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْیَا وَ مِلْءَ الْاٰخِرَةِ ۝ وَ
ارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْیَا وَ مِلْءَ
الْاٰخِرَةِ ۝ وَ اجْزِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ سَیِّدَنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْیَا وَ
مِلْءَ الْاٰخِرَةِ ۝ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
مِّلْءَ الدُّنْیَا وَ مِلْءَ الْاٰخِرَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَآ
اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ
یُّصَلّٰی عَلَیْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَ رَسُوْلِكَ
الْمُرْتَضٰی وَ وَلِیِّكَ الْمُجْتَبٰی وَ اَمِیْنِكَ عَلٰی وَحْیِ السَّمَآءِ ۝ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَكْرَمِ الْاَسْلَافِ الْقَآئِمِ بِالْعَدْلِ وَ
الْاِنْصَافِ الْمَنْعُوْتِ فِیْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ الْمُنْتَخَبِ مِنْ اَصْلَابِ
الشِّرَافِ وَ الْبُطُوْنِ الظِّرَافِ الْمُصْطَفٰی مِنْ مُّصَاصِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
ابْنِ عَبْدِ مُنَافِ نِ الَّذِیْ هَدَیْتَ بِهٖ مِنَ الْخِلَافِ وَ بَیَّنْتَ بِهٖ

سَبِيْلَ الْعَفَافِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ مَسْئَلَتِكَ وَبِاَحَبِّ اَسْمَآئِكَ اِلَيْكَ وَ اَكْرَمِهَا عَلَيْكَ وَبِمَا مَنَنْتَ عَلَيْنَا بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْقَذْتَنَا بِهٖ مِنَ الضَّلٰلَةِ وَاَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَجَعَلْتَ صَلَاتَنَا عَلَيْهِ دَرَجَةً وَّكَفَّارَةً وَّلُطْفًا وَّمَنًّا مِّنْ اَعْطَآئِكَ فَاَدْعُوْكَ تَعْظِيْمًا لِّاَمْرِكَ وَاتِّبَاعًا لِّوَصِيَّتِكَ وَمُنْتَجِزًا لِّمَوْعُوْدِكَ لِمَا يَجِبُ لِنَبِيِّنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَدَآءِ حَقِّهٖ قِبَلَنَآ اِذْ اٰمَنَّا بِهٖ وَصَدَّقْنَاهُ وَاتَّبَعْنَا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ وَقُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ وَاَمَرْتَ الْعِبَادَ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّهِمْ فَرِيْضَةً نِ افْتَرَضْتَهَا وَاَمَرْتَهُمْ بِهَا فَنَسْئَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ وَنُوْرِ عَظَمَتِكَ وَبِمَآ اَوْجَبْتَ عَلٰى نَفْسِكَ لِلْمُحْسِنِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ اَنْتَ وَمَلٰٓئِكَتُكَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَصَفِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَاَكْرِمْ مَّقَامَهٗ وَثَقِّلْ مِيْزَانَهٗ وَ اَبْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَظْهِرْ مِلَّتَهٗ وَاجْزِلْ ثَوَابَهٗ وَاَضِئْ نُوْرَهٗ وَاَدِمْ كَرَامَتَهٗ وَاَلْحِقْ بِهٖ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ وَعَظِّمْهُ فِي النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا قَبْلَهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا اَكْثَرَ النَّبِيِّيْنَ تَبَعًا وَّ اَكْثَرَهُمْ وُزَرَآءَ وَاَفْضَلَهُمْ

كَرَامَةً وَّنُوْرًا ۝ وَاَعْلٰهُمْ دَرَجَةً ۝ وَاَفْسَحَهُمْ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلًا ۝
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي السَّابِقِيْنَ غَايَتَهٗ وَفِي الْمُنْتَخَبِيْنَ مَنْزِلَهٗ ۝ وَفِي
الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهٗ وَفِي الْمُصْطَفِيْنَ مَنْزِلَهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ اَكْرَمَ
الْاَكْرَمِيْنَ عِنْدَكَ مَنْزِلًا وَّ اَفْضَلَهُمْ ثَوَابًا وَّاَقْرَبَهُمْ مَّجْلِسًا وَّ
اَثْبَتَهُمْ مَّقَامًا وَّاَصْوَبَهُمْ كَلَامًا وَّ اَنْجَحَهُمْ مَّسْئَلَةً وَّ اَفْضَلَهُمْ
لَدَيْكَ نَصِيْبًا وَّاَعْظَمَهُمْ فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَةً وَّاَنْزِلْهُ فِي غُرُفَاتِ
الْفِرْدَوْسِ مِنَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى الَّتِي لَادَرَجَةَ فَوْقَهَا ۝ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا اَصْدَقَ قَآئِلٍ وَّاَنْجَحَ سَآئِلٍ وَّ اَوَّلَ شَافِعٍ وَّ
اَفْضَلَ مُشَفَّعٍ وَّشَفِّعْهُ فِي اُمَّتِه بِشَفَاعَةٍ يَّغْبِطُهٗ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ
وَالْاٰخِرُوْنَ وَاِذَا مَيَّزْتَ عِبَادَكَ بِفَصْلِ قَضَآئِكَ فَاجْعَلْ سَيِّدَنَا
مُحَمَّدًا فِي الْاَصْدَقِيْنَ قِيْلًا وَّفِي الْاَحْسَنِيْنَ عَمَلًا وَّ فِي
الْمَهْدِيِّيْنَ سَبِيْلًا ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْ حَوْضَهٗ
لَنَا مَوْعِدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا ۝ اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِي زُمْرَتِه وَاسْتَعْمِلْنَا
بِسُنَّتِه وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِه وَعَرِّفْنَا وَجْهَهٗ وَاجْعَلْنَا فِي زُمْرَتِه
وَحِزْبِه ۝ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ كَمَآ اٰمَنَّا بِه وَلَمْ نَرَهٗ وَلَا
تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ حَتّٰى تُدْخِلَنَا مَدْخَلَهٗ وَتُوْرِدَنَا حَوْضَهٗ
وَتَجْعَلَنَا مِنْ رُّفَقَآئِه مَعَ الْمُنْعَمِ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اِبْتِدَآءُ الرُّبْعِ الثَّالِثِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِ الْھُدٰی وَالْقَآئِدِ اِلَی الْخَیْرِ وَالدَّاعِیْ اِلَی الرُّشْدِ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ کَمَا بَلَّغَ رِسَالَتَکَ وَنَصَحَ لِعِبَادِکَ وَتَلَا اٰیَاتِکَ وَاَقَامَ حُدُوْدَکَ وَوَفٰی بِعَھْدِکَ وَاَنْفَذَ حُکْمَکَ وَاَمَرَ بِطَاعَتِکَ وَنَھٰی عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَوَالٰی وَلِیَّکَ الَّذِیْ تُحِبُّ اَنْ تُوَالِیَہٗ وَعَادٰی عَدُوَّکَ الَّذِیْ تُحِبُّ اَنْ تُعَادِیَہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی رُوْحِہٖ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی مَوْقِفِہٖ فِی الْمَوَاقِفِ وَعَلٰی مَشْھَدِہٖ فِی الْمَشَاھِدِ وَعَلٰی ذِکْرِہٖ اِذَا ذُکِرَ صَلٰوۃً مِّنَّا عَلٰی نَبِیِّنَا ۝ اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْہُ مِنَّا السَّلَامَ کَمَا ذُکِرَ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہٗ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰٓی اَنْبِیَآئِکَ الْمُطَھَّرِیْنَ وَعَلٰی رُسُلِکَ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی حَمَلَۃِ عَرْشِکَ وَعَلٰی سَیِّدِنَا جِبْرِیْلَ وَسَیِّدِنَا مِیْکَآئِیْلَ وَسَیِّدِنَآ اِسْرَافِیْلَ وَسَیِّدِنَا مَلَکِ الْمَوْتِ وَسَیِّدِنَا رِضْوَانَ خَازِنِ جَنَّتِکَ وَسَیِّدِنَا مَالِکٍ وَّصَلِّ عَلَی الْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ وَصَلِّ عَلٰٓی اَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ اٰتِ اَھْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ اَفْضَلَ مَآ اٰتَیْتَ اَحَدًا مِّنْ اَھْلِ بُیُوْتِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاجْزِ اَصْحَابَ

نَبِيِّكَ اَفْضَلَ مَاجَازَيْتَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ ۝ وَ اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَاتَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْهَاشِمِيِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبٰرَكًا فِيْهِ جَزِيْلًا جَمِيْلًا دَآئِمًا بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ مِلْءَ الْفَضَآءِ وَعَدَدَ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ صَلٰوةً تُوَازِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَعَدَدَ مَاخَلَقْتَ وَمَآ اَنْتَ خَالِقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِسِتْرِكَ الْجَمِيْلِ ۝ (تین مرتبہ)

اَلۡحِزۡبُ الۡخَامِسُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِحَقِّكَ الۡعَظِيۡمِ وَبِحَقِّ نُوۡرِ وَجۡهِكَ الۡكَرِيۡمِ وَبِحَقِّ عَرۡشِكَ الۡعَظِيۡمِ وَبِمَا حَمَلَ كُرۡسِيُّكَ مِنۡ عَظۡمَتِكَ وَجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَبَهَآئِكَ وَقُدۡرَتِكَ وَسُلۡطَانِكَ وَبِحَقِّ اَسۡمَآئِكَ الۡمَخۡزُوۡنَةِ الۡمَكۡنُوۡنَةِ الَّتِیۡ لَمۡ يَطَّلِعۡ عَلَيۡهَاۤ اَحَدٌ مِّنۡ خَلۡقِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ وَاَسۡئَلُكَ بِالۡاِسۡمِ الَّذِیۡ وَضَعۡتَهٗ عَلَی اللَّيۡلِ فَاَظۡلَمَ وَعَلَی النَّهَارِ فَاسۡتَنَارَ وَعَلَی السَّمٰوٰتِ فَاسۡتَقَلَّتۡ ۝ وَعَلَی الۡاَرۡضِ فَاسۡتَقَرَّتۡ وَعَلَی الۡجِبَالِ فَاَرۡسَتۡ وَعَلَی الۡبِحَارِ وَالۡاَوۡدِيَةِ فَجَرَتۡ ۝ وَعَلَی الۡعُيُوۡنِ فَنَبَعَتۡ ۝ وَعَلَی السَّحَابِ فَاَمۡطَرَتۡ ۝ وَاَسۡئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِالۡاَسۡمَآءِ الۡمَكۡتُوۡبَةِ فِیۡ جَبۡهَةِ سَيِّدِنَاۤ اِسۡرَافِيۡلَ عَلَيۡهِ السَّلَامُ وَبِالۡاَسۡمَآءِ الۡمَكۡتُوۡبَةِ فِیۡ جَبۡهَةِ سَيِّدِنَا جِبۡرِيۡلَ عَلَيۡهِ السَّلَامُ وَعَلَی الۡمَلٰٓئِكَةِ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ۝ وَاَسۡئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِالۡاَسۡمَآءِ الۡمَكۡتُوۡبَةِ حَوۡلَ الۡعَرۡشِ وَبِالۡاَسۡمَآءِ الۡمَكۡتُوۡبَةِ حَوۡلَ الۡكُرۡسِیِّ ۝ وَاَسۡئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِالۡاِسۡمِ الۡمَكۡتُوۡبِ عَلٰی وَرَقِ الزَّيۡتُوۡنِ ۝ وَاَسۡئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِالۡاَسۡمَآءِ الۡعِظَامِ الَّتِیۡ سَمَّيۡتَ بِهَا نَفۡسَكَ مَا عَلِمۡتُ مِنۡهَا وَمَا لَمۡ اَعۡلَمۡ ۝

وَ اَسۡئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِالۡاَسۡمَآءِ الَّتِیۡ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَاۤ اٰدَمُ عَلَيۡهِ السَّلَامُ ۝ وَ بِالۡاَسۡمَآءِ الَّتِیۡ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا نُوۡحٌ عَلَيۡهِ

السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا هُوْدٌ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا صَالِحٌ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا يُوْنُسُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا يُوْسُفُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا هَارُوْنُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا شُعَيْبٌ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا دَاوٗدُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا سُلَيْمٰنُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا زَكَرِيَّا عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا يَحْيٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا اَرْمِيَآءُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا شَعْيَآءُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا اِلْيَاسُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ D وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِيْ دَعَاكَ بِهَا سَيِّدُنَا اَلْيَسَعُ عَلَيْهِ

السَّلَامُ ۝ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا ذُو الْكِفْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۝ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا یُوْشَعُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۝ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۝ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ۝ وَ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَ الْمُرْسَلِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّكَ عَدَدَ مَا خَلَقْتَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَكُوْنَ السَّمَآءُ مَبْنِیَّةً وَّ الْاَرْضُ مَدْحِیَّةً وَّ الْجِبَالُ مُرْسَاةً وَّ الْبِحَارُ مُجْرَاةً وَّ الْعُیُوْنُ مُنْفَجِرَةً وَّ الْاَنْهَارُ مُنْهَمِرَةً وَّ الشَّمْسُ مُضْحِیَةً وَّ الْقَمَرُ مُضِیْٓئًا وَّ الْكَوَاكِبُ مُسْتَنِیْرَةً كُنْتَ حَیْثُ كُنْتَ لَا یَعْلَمُ اَحَدٌ حَیْثُ كُنْتَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حِلْمِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ عِلْمِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كَلِمَاتِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نِعْمَتِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ سَمٰوٰتِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ اَرْضِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ عَرْشِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ زِنَةَ عَرْشِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰی بِهِ الْقَلَمُ فِیْٓ اُمِّ الْكِتَابِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِیْ سَبْعِ سَمٰوٰتِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَآ اَنْتَ خَالِقٌ فِیْهِنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ سَمَاوَاتِكَ اِلٰى اَرْضِكَ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّسَبِّحُكَ وَ يُهَلِّلُكَ وَ يُكَبِّرُكَ وَ يُعَظِّمُكَ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَنْفَاسِهِمْ وَ اَلْفَاظِهِمْ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ نَسَمَةٍ خَلَقْتَهَا فِيْهِمْ مِّنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ السَّحَابِ الْجَارِيَةِ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّيَاحِ الذَّارِيَةِ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا هَبَّتْ عَلَيْهِ الرِّيَاحُ وَ حَرَّكَتْهُ مِنَ الْاَغْصَانِ وَ الْاَشْجَارِ وَ الْاَوْرَاقِ وَ الثِّمَارِ وَ جَمِيْعِ مَا خَلَقْتَ عَلٰى اَرْضِكَ وَ مَا بَيْنَ سَمَاوَاتِكَ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِیْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ اَرْضِكَ مِمَّا حَمَلَتْ وَ اَقَلَّتْ مِنْ قُدْرَتِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِیْ سَبْعِ بِحَارِكَ مِمَّا لَا يَعْلَمُ عِلْمَهٗٓ اِلَّآ اَنْتَ وَ مَآ اَنْتَ خَالِقُهٗ فِيْهَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِلْءِ سَبْعِ بِحَارِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ زِنَةَ سَبْعِ بِحَارِكَ مِمَّا حَمَلَتْ وَ اَقَلَّتْ مِنْ قُدْرَتِكَ ۝ اَللّٰھُمَّ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَمْوَاجِ بِحَارِكَ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰھُمَّ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرَّمْلِ وَ الْحَصٰی فِیْ مُسْتَقَرِّ الْاَرَضِیْنَ وَ سَھْلِھَا وَ جِبَالِھَا مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰھُمَّ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اضْطِرَابِ الْمِیَاہِ الْعَذْبَةِ وَ الْمِلْحَةِ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَهٗ عَلٰی جَدِیْدِ اَرْضِكَ فِیْ مُسْتَقَرِّ الْاَرَضِیْنَ شَرْقِھَا وَ غَرْبِھَا وَ سَھْلِھَا وَ جِبَالِھَا وَ اَوْدِیَتِھَا وَ طَرِیْقِھَا وَ عَامِرِھَا وَ غَامِرِھَا اِلٰی سَآئِرِ مَا خَلَقْتَهٗ عَلَیْھَا وَ مَا فِیْھَا مِنْ حَصَاۃٍ وَّ مَدَرٍ وَّ حَجَرٍ مِّنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ قِبْلَتِھَا وَ شَرْقِھَا وَ غَرْبِھَا وَ سَھْلِھَا وَ جِبَالِھَا وَ اَوْدِیَتِھَا وَ اَشْجَارِھَا وَ ثِمَارِھَا وَ اَوْرَاقِھَا وَزُرُوْعِھَا وَ جَمِیْعِ مَا یَخْرُجُ مِنْ نَّبَاتِھَا وَ بَرَكَاتِھَا مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰھُمَّ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الشَّیَاطِیْنِ وَ مَآ اَنْتَ

خَالِقُهٗ مِنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ شَعْرَةٍ فِىْٓ اَبْدَانِهِمْ وَ فِىْ وُجُوْهِهِمْ وَعَلٰى رُءُوْسِهِمْ مُنْذُ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَفَقَانِ الطَّيْرِ وَ طَيَرَانِ الْجِنِّ وَ الشَّيَاطِيْنِ مِنْ يَوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ بَهِيْمَةٍ خَلَقْتَهَا عَلٰى جَدِيْدِ اَرْضِكَ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ فِىْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا مِنْ اِنْسِهَا وَ جِنِّهَا وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُ عِلْمَهٗٓ اِلَّآ اَنْتَ مِنْ يَوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝، اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خُطَاهُمْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِنْ يَوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝، اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّصَلِّىْ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْقَطْرِ وَ الْمَطَرِ وَ النَّبَاتِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ۝ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَابًّا زَكِيًّا ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَهْلًا مَّرْضِيًّا ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ

كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الصَّلٰوةِ شَيْءٌ ۝ اَللّٰهُمَّ وَ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ الَّذِيْ اِذَا قَالَ صَدَّقْتَهُ وَ اِذَا سَأَلَ اَعْطَيْتَهُ ۝ اَللّٰهُمَّ وَ اَعْظِمْ بُرْهَانَهُ وَ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ وَ اَبْلِجْ حُجَّتَهُ وَ بَيِّنْ فَضِيْلَتَهُ ۝ اَللّٰهُمَّ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِيْ اُمَّتِهٖ ۝ وَ اسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ احْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَ اجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَآئِهٖ وَ اَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ وَ اسْقِنَا بِكَاْسِهٖ وَ انْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهٖ ۝ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ ۝ وَ اَسْاَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الَّتِيْ دَعَوْتُكَ بِهَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا وَصَفْتُ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُ عِلْمَهٗ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنْ تَرْحَمَنِيْ وَ تَتُوْبَ عَلَيَّ وَ تُعَافِيَنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَآءِ وَ الْبَلْوَآءِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ تَرْحَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِعَبْدِكَ قَارِئِ هٰذَا الْكِتَابِ الْمُذْنِبِ الْعَاصِيْ الضَّعِيْفِ وَ اَنْ تَتُوْبَ عَلَيْهِ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ قَرَاَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَرَّةً وَّاحِدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَ حَجَّةٍ مَّقْبُوْلَةٍ وَّ ثَوَابَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مَلٰٓئِكَتِيْ هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْ اَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلٰى حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ فَوَعِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ وَ جُوْدِيْ وَ مَجْدِيْ وَ ارْتِفَاعِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ

بِكُلِّ حَرْفٍ صَلّٰى بِهٖ قَصْرًا فِى الْجَنَّةِ وَلَيَاْتِيَنِّىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَآءِ الْحَمْدِ وَ نُوْرُ وَجْهِهٖ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَ كَفُّهٗ فِىْ كَفِّ حَبِيْبِىْ مُحَمَّدٍ ۝ هٰذَا لِمَنْ قَالَهَا كُلَّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَهٗ هٰذَا الْفَضْلُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

وَ فِىْ رِوَايَةٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مَا حَمَلَ كُرْسِيُّكَ مِنْ عَظَمَتِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ جَلَالِكَ وَ بَهَآئِكَ وَ سُلْطَانِكَ وَ بِحَقِّ اسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الَّذِىْ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ وَ اَنْزَلْتَهٗ فِىْ كِتَابِكَ وَ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِىْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ ۝ وَ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِىْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَ اِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ ۝ وَ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِىْ وَضَعْتَهٗ عَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ ۝ وَ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَ عَلَى السَّمٰوٰتِ فَاسْتَقَلَّتْ ۝ وَ عَلَى الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ ۝ وَ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ ۝ وَ عَلَى الصَّعْبَةِ فَذَلَّتْ ۝ وَ عَلٰى مَآءِ السَّمَآءِ فَسَكَبَتْ ۝ وَعَلَى السَّحَابِ فَاَمْطَرَتْ ۝ وَ اَسْاَلُكَ بِمَا سَاَلَكَ بِهٖ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ ۝ وَاَسْاَلُكَ بِمَا سَاَلَكَ بِهٖ سَيِّدُنَا اٰدَمُ نَبِيُّكَ ۝ وَ اَسْاَلُكَ بِمَا سَاَلَكَ بِهٖ اَنْبِيَآئُكَ وَ رُسُلُكَ وَ مَلٰٓئِكَتُكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَ اَسْاَلُكَ بِمَا سَاَلَكَ بِهٖ اَهْلُ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَكُوْنَ السَّمَآءُ مَبْنِيَّةً وَّ

اَلْاَرْضُ مَطْحِيَّةً وَّ الْجِبَالُ مُرْسِيَةً وَّ الْعُيُوْنُ مُنْفَجِرَةً وَّ الْاَنْهَارُ مُنْهَمِرَةً وَّ الشَّمْسُ مُضْحِيَةً وَّ الْقَمَرُ مُضِيًّا وَّ الْكَوَاكِبُ مُنِيْرَةً ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ عِلْمِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حِلْمِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحْصَاهُ اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ مِنْ عِلْمِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ عِنْدَكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ سَمٰوٰتِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ اَرْضِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ مَآ اَنْتَ خَالِقُهٗ مِنْ يَوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ صُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ تَسْبِيْحِهِمْ وَ تَقْدِيْسِهِمْ وَ تَحْمِيْدِهِمْ وَ تَمْجِيْدِهِمْ وَ تَكْبِيْرِهِمْ وَ تَهْلِيْلِهِمْ مِّنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ السَّحَابِ الْجَارِيَةِ وَ الرِّيَاحِ الذَّارِيَةِ مِّنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ سَمٰوٰتِكَ اِلٰٓى اَرْضِكَ وَ مَا تَقْطُرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا هَبَّتِ الرِّیَاحُ
وَ عَدَدَ مَا تَحَرَّکَتِ الْاَشْجَارُ وَ الْاَوْرَاقُ وَ الزُّرُوْعُ وَ جَمِیْعِ مَا
خَلَقْتَ فِیْ قَرَارِ الْحِفْظِ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ
الْقَطْرِ وَ الْمَطَرِ وَ النَّبَاتِ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ
الْقِیَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَدَدَ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ
الْقِیَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِیْ بِحَارِكَ السَّبْعَةِ مِمَّا لَا یَعْلَمُ عِلْمَهٗۤ اِلَّآ اَنْتَ وَ
مَآ اَنْتَ خَالِقُهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرَّمْلِ وَ الْحَصٰی فِیْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ مَآ اَنْتَ
خَالِقُهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی
اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَنْفَاسِهِمْ وَ اَلْفَاظِهِمْ وَ اَلْحَاظِهِمْ مِنْ
یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ طَیَرَانِ الْجِنِّ وَ الْمَلٰٓئِکَةِ مِنْ
یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الطُّیُوْرِ وَ الْهَوَامِّ وَ عَدَدَ

الْوُحُوْشِ وَ الْاٰكَامِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَحْيَآءِ وَ الْاَمْوٰتِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ الَّيْلُ وَ مَآ اَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ مِّنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ مِّنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ مِّنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَجِبُ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِّنَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

الْعَظِیْمِ ۝
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ شَاْنَهٗ وَ بَیِّنْ بُرْهَانَهٗ وَ اَبْلِجْ حُجَّتَهٗ وَ بَیِّنْ فَضِیْلَتَهٗ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِیْٓ اُمَّتِهٖ وَ اسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَ یَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ احْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ وَ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَ اسْقِنَا بِكَاْسِهٖ وَ انْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهٖ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بَلِّغْهُ عَنَّا اَفْضَلَ السَّلَامِ وَ اَجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ بِهٖ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَ تُعَافِیَنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَآءِ وَ الْبَلْوَآءِ الْخَارِجِ مِنَ الْاَرْضِ وَ النَّازِلِ مِنَ السَّمَآءِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ بِرَحْمَتِكَ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوٰتِ وَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ اَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ اَصْحَابِهِ الْاَعْلَامِ اَئِمَّةِ الْهُدٰی وَ مَصَابِیْحِ الدُّنْیَا وَ عَنِ التَّابِعِیْنَ وَ تَابِعِ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

اَلْحِزْبُ السَّادِسُ

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ وَ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ اَسْئَلُكَ بِطَاعَةِ الْاَرْوَاحِ الرَّاجِعَةِ اِلٰی اَجْسَادِھَا وَ بِطَاعَةِ الْاَجْسَادِ الْمُلْتَئِمَةِ بِعُرُوْقِھَا وَبِكَلِمَاتِكَ النَّافِذَةِ فِیْھِمْ وَ اَخْذِكَ الْحَقَّ مِنْھُمْ وَ الْخَلَآئِقُ بَیْنَ یَدَیْكَ یَنْتَظِرُوْنَ فَصْلَ قَضَآءِكَ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَكَ وَ یَخَافُوْنَ عِقَابَكَ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَذِكْرِكَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ عَلٰی لِسَانِیْ وَ عَمَلًا صَالِحًا فَارْزُقْنِیْ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ ۝ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ وَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِهٖ عَدَدَ مَآ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَ اَحْصَاهُ كِتَابُكَ وَ شَھِدَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَتُكَ صَلٰوةً دَآئِمَةً تَدُوْمُ بِدَوَامِ

مُلْكِ اللّٰهِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْعِظَامِ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ سَمَّیْتَ بِهَا نَفْسَكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ ۝ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِیِّكَ وَ رَسُوْلِكَ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَكُوْنَ السَّمَآءُ مَبْنِیَّةً وَّ الْاَرْضُ مَدْحِیَّةً وَّ الْجِبَالُ مُرْسِیَةً وَّ الْعُیُوْنُ مُنْفَجِرَةً وَّ الْاَنْهَارُ مُنْهَمِرَةً وَّ الشَّمْسُ مُشْرِقَةً وَّ الْقَمَرُ مُضِیْئًا وَّ الْكَوَاكِبُ مُسْتَنِیْرَةً وَّ الْبِحَارُ مُجْرِیَةً وَّ الْاَشْجَارُ مُثْمِرَةً ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ عِلْمِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حِلْمِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كَلِمَاتِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نِعْمَتِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ فَضْلِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ جُوْدِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ سَمٰوٰتِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَرْضِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِیْ سَبْعِ سَمٰوٰتِكَ مِنْ مَّلٰٓئِكَتِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِیْٓ اَرْضِكَ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ غَیْرِهِمَا مِنَ الْوَحْشِ وَ الطَّیْرِ وَ غَیْرِهِمَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰی بِهِ الْقَلَمُ فِیْ عِلْمِ غَیْبِكَ وَ مَا یَجْرِیْ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْقَطْرِ وَ الْمَطَرِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ یَّحْمَدُكَ وَ یَشْكُرُكَ وَ یُهَلِّلُكَ وَ یُمَجِّدُكَ وَ

يَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّيْتَ عَلَيْهِ اَنْتَ وَ مَلٰٓئِكَتُكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْجِبَالِ وَ الرِّمَالِ وَ الْحَصٰى ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الشَّجَرِ وَ اَوْرَاقِهَا وَ الْمَدَرِ وَ اَثْقَالِهَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ سَنَةٍ وَّ مَا تَخْلُقُ فِيْهَا وَ مَا يَمُوْتُ فِيْهَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَخْلُقُ كُلَّ يَوْمٍ وَّ مَا يَمُوْتُ فِيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ السَّحَابِ الْجَارِيَةِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا تُمْطِرُ مِنَ الْمِيَاهِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّيَاحِ الْمُسَخَّرَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا وَ جَوْفِهَا وَ قِبْلَتِهَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِيْ بِحَارِكَ مِنَ الْحِيْتَانِ وَ الدَّوَابِّ وَ الْمِيَاهِ وَ الرِّمَالِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النَّبَاتِ وَ الْحَصٰى ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النَّمْلِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْمِيَاهِ الْعَذْبَةِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْمِيَاهِ الْمِلْحَةِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نِعْمَتِكَ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نِقْمَتِكَ وَ عَذَابِكَ عَلٰى مَنْ كَفَرَ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا دَامَتِ
الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةُ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا دَامَتِ
الْخَلَآئِقُ فِى الْجَنَّةِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا دَامَتِ
الْخَلَآئِقُ فِى النَّارِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى قَدْرِ مَا تُحِبُّهٗ وَ
تَرْضَاهُ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى قَدْرِ مَا يُحِبُّكَ وَ
يَرْضَاكَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ وَ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الشَّفَاعَةَ وَ
الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا
تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ مَالِكِىْ وَ سَيِّدِىْ وَ
مَوْلَاىَ وَ ثِقَتِىْ وَ رَجَآئِىْ اَسْاَلُكَ بِحُرْمَةِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ الْبَلَدِ
الْحَرَامِ وَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ قَبْرِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ تَهَبَ
لِىْ مِنَ الْخَيْرِ مَا لَا يَعْلَمُ عِلْمَهٗ اِلَّا اَنْتَ وَ تَصْرِفَ عَنِّىْ مِنَ
السُّوْٓءِ مَا لَا يَعْلَمُ عِلْمَهٗ اِلَّا اَنْتَ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ وَّهَبَ لِسَيِّدِنَا
اٰدَمَ سَيِّدَنَا شِيْثَ ۝ وَّ لِسَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ سَيِّدَنَا اِسْمَاعِيْلَ
وَ سَيِّدَنَا اِسْحَاقَ ۝ وَ رَدَّ سَيِّدَنَا يُوْسُفَ عَلٰى سَيِّدِنَا يَعْقُوْبَ وَ يَا
مَنْ كَشَفَ الْبَلَآءَ عَنْ سَيِّدِنَا اَيُّوْبَ ۝ وَ يَا مَنْ رَدَّ سَيِّدَنَا مُوْسٰى
اِلٰى اُمِّه وَ يَا زَآئِدَ سَيِّدِنَا الْخِضْرِ فِىْ عِلْمِه ۝ وَ يَا مَنْ وَّهَبَ
لِسَيِّدِنَا دَاوٗدَ سَيِّدَنَا سُلَيْمَانَ وَ لِسَيِّدِنَا زَكَرِيَّا سَيِّدَنَا يَحْيٰى ۝ وَ
لِسَيِّدَتِنَا مَرْيَمَ سَيِّدَنَا عِيْسٰى وَ يَا حَافِظَ ابْنَةِ سَيِّدِنَا شُعَيْبٍ

اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ يَا مَنْ وَّهَبَ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الشَّفَاعَةَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ تَسْتُرَ لِيْ عُيُوْبِيْ كُلَّهَا وَ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ وَ تُوْجِبَ لِيْ رِضْوَانَكَ وَ اَمَانَكَ وَ غُفْرَانَكَ وَ اِحْسَانَكَ وَ تُمَتِّعَنِيْ فِيْ جَنَّتِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِه مَا اَزْعَجَتِ الرِّيَاحُ سَحَابًا رُكَامًا وَّ ذَاقَ كُلُّ ذِيْ رُوْحٍ حِمَامًا وَّ اَوْصِلِ السَّلَامَ لِاَهْلِ السَّلَامِ فِيْ دَارِ السَّلَامِ تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا ۝

اَللّٰهُمَّ اَفْرِدْنِيْ لِمَا خَلَقْتَنِيْ لَهٗ وَ لَا تُشْغِلْنِيْ بِمَا تَكَفَّلْتَ لِيْ بِه وَ لَا تَحْرِمْنِيْ وَ اَنَا اَسْاَلُكَ وَ لَا تُعَذِّبْنِيْ وَ اَنَا اَسْتَغْفِرُكَ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِه وَ سَلِّمْ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِحَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى عِنْدَكَ يَا حَبِيْبَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَى الْعَظِيْمِ يَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ۝

اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيْنَا بِجَاهِه عِنْدَكَ ۝ (تین مرتبہ)

وَ اجْعَلْنَا مِنْ خَيْرِ الْمُصَلِّيْنَ وَ الْمُسَلِّمِيْنَ عَلَيْهِ۝ وَ مِنْ خَيْرِ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْهُ وَ الْوَارِدِيْنَ عَلَيْهِ وَ مِنْ اَخْيَارِ الْمُحِبِّيْنَ فِيْهِ وَ الْمَحْبُوْبِيْنَ لَدَيْهِ۝ وَ فَرِّحْنَا بِه فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ۝ وَ

اجْعَلْهُ لَنَا دَلِيْلًا اِلٰى جَنَّةِ النَّعِيْمِ بِلَا مَؤُوْنَةٍ وَّ لَا مَشَقَّةٍ وَّ لَا مُنَاقَشَةِ الْحِسَابِ وَ اجْعَلْهُ مُقْبِلًا عَلَيْنَا وَ لَا تَجْعَلْهُ عَلَيْنَا غَاضِبًا وَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لِوَالِدَيْنَا وَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْمَيِّتِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اِبْتِدَآءُ الرُّبُعِ الرَّابِعِ

فَاَسْاَلُكَ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَسْاَلُكَ بِمَا حَمَلَ كُرْسِيُّكَ مِنْ عَظَمَتِكَ وَ جَلَالِكَ وَ بَهَآئِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ سُلْطَانِكَ وَ بِحَقِّ اَسْمَآئِكَ الْمَخْزُوْنَةِ الْمَكْنُوْنَةِ الْمُطَهَّرَةِ الَّتِيْ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهَا اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِكَ وَ بِحَقِّ الْاِسْمِ الَّذِيْ وَضَعْتَهُ عَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَ عَلَى السَّمٰوٰتِ فَاسْتَقَلَّتْ ۝ وَ عَلَى الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ ۝ وَ عَلَى الْبِحَارِ فَانْفَجَرَتْ ۝ وَ عَلَى الْعُيُوْنِ فَنَبَعَتْ ۝ وَ عَلَى السَّحَابِ فَاَمْطَرَتْ ۝ وَ اَسْاَلُكَ بِالْاَسْمَآءِ الْمَكْتُوْبَةِ فِيْ جَبْهَةِ سَيِّدِنَا جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ وَ بِالْاَسْمَآءِ الْمَكْتُوْبَةِ فِيْ جَبْهَةِ سَيِّدِنَا اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ ۝ وَ اَسْاَلُكَ بِالْاَسْمَآءِ الْمَكْتُوْبَةِ حَوْلَ الْعَرْشِ وَ بِالْاَسْمَآءِ الْمَكْتُوْبَةِ حَوْلَ الْكُرْسِيِّ ۝ وَ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ وَ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ

اَسْمَآئِكَ كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ ۞ وَ اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا نُوْحٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا هُوْدٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا صَالِحٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا یُوْنُسُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا اَیُّوْبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا یَعْقُوْبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا یُوْسُفُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا هَارُوْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا شُعَیْبٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا اِسْمٰعِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا دَاوٗدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا سُلَیْمٰنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا زَكَرِیَّا عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا یَحْیٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا اَرْمِیَآءُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا شَعْیَآءُ عَلَیْهِ

السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا اِلْیَاسُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا اَلْیَسَعُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا ذُو الْكِفْلِ عَلَیْهِ
السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا یُوْشَعُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ ۞ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ دَعَاكَ بِهَا سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نَبِیُّكَ وَ رَسُوْلُكَ وَ حَبِیْبُكَ وَ صَفِیُّكَ یَا مَنْ
قَالَ وَ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ وَ لَا یَصْدُرُ عَنْ اَحَدٍ
مِّنْ عَبِیْدِهٖ قَوْلٌ وَّ لَا فِعْلٌ وَّ لَا حَرَكَةٌ وَّ لَا سُكُوْنٌ اِلَّا وَ قَدْ سَبَقَ فِیْ
عِلْمِهٖ وَ قَضَآئِهٖ وَ قَدْرِهٖ كَیْفَ یَكُوْنُ كَمَآ اَلْهَمْتَنِیْ وَ قَضَیْتَ لِیْ
بِقِرَآئَةِ هٰذَا الْكِتَابِ وَ یَسَّرْتَ عَلَیَّ فِیْهِ الطَّرِیْقَ وَ الْاَسْبَابَ وَ نَفَیْتَ
عَنْ قَلْبِیْ فِیْ هٰذَا النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ الشَّكَّ وَ الْاِرْتِیَابَ وَ غَلَّبْتَ حُبَّهٗ
عِنْدِیْ عَلٰی حُبِّ جَمِیْعِ الْاَقْرِبَآءِ وَ الْاَحِبَّآءِ اَسْأَلُكَ یَآ اَللّٰهُ یَآ اَللّٰهُ
یَآ اَللّٰهُ اَنْ تَرْزُقَنِیْ وَ كُلَّ مَنْ اَحَبَّهٗ وَ اتَّبَعَهٗ شَفَاعَتَهٗ وَ مُرَافَقَتَهٗ
یَوْمَ الْحِسَابِ مِنْ غَیْرِ مُنَاقَشَةٍ وَّ لَا عَذَابٍ وَّ لَا تَوْبِیْخٍ وَّ لَا عِتَابٍ
وَّ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ تَسْتُرَ عُیُوْبِیْ یَا وَهَّابُ یَا غَفَّارُ ۞ وَ اَنْ
تُنَعِّمَنِیْ بِالنَّظْرِ اِلٰی وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ فِیْ جُمْلَةِ الْاَحْبَابِ یَوْمَ
الْمَزِیْدِ وَ الثَّوَابِ ۞ وَ اَنْ تَتَقَبَّلَ مِنِّیْ عَمَلِیْ وَ اَنْ تَعْفُوَ عَمَّا اَحَاطَ
عِلْمُكَ بِهٖ مِنْ خَطِیْئَتِیْ وَ نِسْیَانِیْ وَ زَلَلِیْ وَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ مِنْ زِیَارَةِ

قَبْرِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ وَ عَلٰى صَاحِبَيْهِ غَايَةَ اَمَلِيْ بِمَنِّكَ وَ فَضْلِكَ وَ جُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا وَلِيُّ ۝ وَ اَنْ تُجَازِيَهٗ عَنِّيْ وَ عَنْ كُلِّ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ اتَّبَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ اَفْضَلَ وَ اَتَمَّ وَ اَعَمَّ مَا جَازَيْتَ بِهٖ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ يَا قَوِيُّ يَا عَزِيْزُ يَا عَلِيُّ وَ اَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَا اَقْسَمْتُ بِهٖ عَلَيْكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَكُوْنَ السَّمَآءُ مَبْنِيَّةً وَ الْاَرْضُ مَدْحِيَّةً وَ الْجِبَالُ عُلْوِيَّةً وَّ الْعُيُوْنُ مُنْفَجِرَةً وَّ الْبِحَارُ مُسَخَّرَةً وَّ الْاَنْهَارُ مُنْهَمِرَةً وَّ الشَّمْسُ مُضْحِيَةً وَّ الْقَمَرُ مُضِيْئًا وَّ النَّجْمُ مُنِيْرًا وَّ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ حَيْثُ تَكُوْنُ اِلَّآ اَنْتَ ۝ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ عَدَدَ كَلَامِكَ ۝ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ عَدَدَ اٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ وَ حُرُوْفِهٖ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ عَدَدَ مَنْ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ مِلْءَ اَرْضِكَ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ عَدَدَ مَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ ۝ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِيْ سَبْعِ سَمٰوَاتِكَ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ عَدَدَ مَآ اَنْتَ خَالِقُهٗ فِيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اٰلِهٖ عَدَدَ قَطْرِ الْمَطَرِ وَ كُلِّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ سَمَآئِكَ اِلٰى اَرْضِكَ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۝

اَلْحِزْبُ السَّابِعُ

وَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ مَنْ سَبَّحَکَ وَقَدَّسَکَ وَسَجَدَ لَکَ وَعَظَّمَکَ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کُلِّ سَنَۃٍ خَلَقْتَھُمْ فِیْھَا مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ السَّحَابِ الْجَارِیَۃِ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ الرِّیَاحِ الذَّارِیَۃِ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ مَا ھَبَّتِ الرِّیَاحُ عَلَیْہِ وَحَرَّکَتْہُ مِنَ الْاَغْصَانِ وَالْاَشْجَارِ وَاَوْرَاقِ الثِّمَارِ وَالْاَزْھَارِ ۝ وَعَدَدَ مَا خَلَقْتَ عَلٰی قَرَارِ اَرْضِکَ وَمَا بَیْنَ سَمٰوٰاتِکَ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اَمْوَاجِ بِحَارِکَ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ الرَّمْلِ وَالْحَصٰی وَکُلِّ حَجَرٍ وَّمَدَرٍ خَلَقْتَہٗ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا سَھْلِھَا وَجِبَالِھَا وَاَوْدِیَتِھَا مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ نَبَاتِ

اَلْاَرْضِ فِیْ قِبْلَتِهَا وَجَوْفِهَا وَشَرْقِهَا وَغَرْبِهَا وَسَهْلِهَا وَجِبَالِهَا، مِنْ شَجَرٍ وَّثَمَرٍ وَلَوْرَاقٍ وَّزَرْعٍ وَّجَمِیْعِ مَآ اَخْرَجَتْ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ نَّبَاتِهَا وَبَرَكَاتِهَا مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَنْتَ خَالِقُهٗ مِنْهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ عَدَدَ كُلِّ شَعْرَةٍ فِیْ اَبْدَانِهِمْ وَوُجُوْهِهِمْ وَعَلٰی رُءُوْسِهِمْ مُنْذُ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ عَدَدَ اَنْفَاسِهِمْ وَاَلْفَاظِهِمْ وَاَلْحَاظِهِمْ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ عَدَدَ طَیَرَانِ الْجِنِّ وَخَفَقَانِ الْاِنْسِ مِنْ یَوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ عَدَدَ كُلِّ بَهِیْمَةٍ خَلَقْتَهَا عَلٰی اَرْضِكَ صَغِیْرَةً وَّكَبِیْرَةً فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا مِمَّا عُلِمَ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُ عِلْمَهٗ اِلَّآ اَنْتَ مِنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ، وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ، وَعَدَدَ مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ عَدَدَ الْاَحْیَآءِ وَالْاَمْوٰتِ، وَعَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنْ حِیْتَانٍ وَّطَیْرٍ وَّنَمْلٍ

وَنَحْلٍ وَحَشَرَاتٍ ۝ وَاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ وَاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ مُنْذُ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اِلٰى اَنْ صَارَ كَهْلًا مَهْدِيًّا فَقَبَضْتَهٗ اِلَيْكَ عَدْلًا مَرْضِيًّا لِتَبْعَثَهٗ شَفِيْعًا حَفِيًّا ۝ وَاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَآءَ نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ ۝ وَاَنْ تُعْطِيَهُ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ ۝ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ ۝ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ ۝ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ ۝ وَالْعِزَّ الْمَمْدُوْدَ ۝ وَاَنْ تُعَظِّمَ بُرْهَانَهٗ ۝ وَاَنْ تُشَرِّفَ بُنْيَانَهٗ ۝ وَاَنْ تَرْفَعَ مَكَانَهٗ ۝ وَاَنْ تَسْتَعْمِلَنَا يَا مَوْلَانَا بِسُنَّتِهٖ ۝ وَاَنْ تُمِيْتَنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ ۝ وَاَنْ تَحْشُرَنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَآئِهٖ وَاَنْ تَجْعَلَنَا مِنْ رُفَقَآئِهٖ وَاَنْ تُوْرِدَنَا حَوْضَهٗ وَاَنْ تَسْقِيَنَا بِكَاْسِهٖ وَاَنْ تَنْفَعَنَا بِمَحَبَّتِهٖ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيْنَا وَاَنْ تُعَافِيَنَا مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ وَالْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَاَنْ تَرْحَمَنَا وَاَنْ تَعْفُوَ عَنَّا وَتَغْفِرَلَنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوٰتِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا سَجَعَتِ الْحَمَآئِمُ وَحَمَتِ الْحَوَآئِمُ وَسَرَحَتِ الْبَهَآئِمُ وَنَفَعَتِ التَّمَآئِمُ وَشُدَّتِ الْعَمَآئِمُ وَ نَمَتِ النَّوَآئِمُ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّآ اَبْلَجَ
الْاِصْبَاحُ وَهَبَّتِ الرِّيَاحُ وَدَبَّتِ الْاَشْبَاحُ وَتَعَاقَبَ الْغُدُوُّ
وَالرَّوَاحُ وَتُقُلِّدَتِ الصِّفَاحُ وَاعْتُقِلَتِ الرِّمَاحُ وَصَحَّتِ الْاَجْسَادُ
وَالْاَرْوَاحُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ مَّا دَارَتِ الْاَفْلَاكُ وَدَجَتِ الْاَحْلَاكُ وَسَبَّحَتِ الْاَمْلَاكُ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَآ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَمَا صُلِّيَتِ الْخَمْسُ وَمَا تَاَلَّقَ
بَرْقٌ وَّتَدَفَّقَ وَدْقٌ وَّمَا سَبَّحَ رَعْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ
مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ۝ اَللّٰهُمَّ كَمَا قَامَ
بِاَعْبَآءِ الرِّسَالَةِ وَاسْتَنْقَذَ الْخَلْقَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَجَاهَدَ اَهْلَ
الْكُفْرِ وَالضَّلَالَةِ وَدَعَآ اِلٰى تَوْحِيْدِكَ وَقَاسَى الشَّدَآئِدَ فِىْ اِرْشَادِ
عَبِيْدِكَ فَاَعْطِهِ اَللّٰهُمَّ سُؤْلَهٗ وَبَلِّغْهُ مَاْمُوْلَهٗ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ
وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِىْ
وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَّبِعِيْنَ
لِشَرِيْعَتِهِ الْمُتَّصِفِيْنَ بِمَحَبَّتِهٖ الْمُهْتَدِيْنَ بِهَدْيِهٖ وَسِيْرَتِهٖ وَتَوَفَّنَا

عَلٰی سُنَّتِه وَلَا تَحْرِمْنَا فَضْلَ شَفَاعَتِه وَاحْشُرْنَا فِیْ اَتْبَاعِهِ الْغُرِّ
الْمُحَجَّلِیْنَ وَاَشْیَاعِهِ السَّابِقِیْنَ وَاَصْحَابِ الْیَمِیْنِ یَآ اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَلٰٓئِكَتِكَ وَالْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی
اَنْبِیَآئِكَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰٓی اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ وَاجْعَلْنَا
بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِمْ مِّنَ الْمَرْحُوْمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ مِنْ تِهَامَةَ وَالْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْاِسْتِقَامَةِ
وَالشَّفِیْعِ لِاَهْلِ الذُّنُوْبِ فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیٰمَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ عَنَّا
نَبِیَّنَا وَشَفِیْعَنَا وَحَبِیْبَنَآ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ وَابْعَثْهُ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الْكَرِیْمَ وَاٰتِهِ الْفَضِیْلَةَ وَالْوَسِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ
الرَّفِیْعَةَ الَّتِیْ وَعَدْتَّهٗ فِی الْمَوْقِفِ الْعَظِیْمِ ۝ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَیْهِ
صَلٰوةً دَآئِمَةً مُّتَّصِلَةً تَتَوَالٰی وَتَدُوْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِه
مَالَاحَ بَارِقٌ وَّذَرَّ شَارِقٌ وَّوَقَبَ غَاسِقٌ وَّ انْهَمَرَ وَدِقٌ ۝ وَصَلِّ
عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِه مِلْءَ اللَّوْحِ وَالْفَضَآءِ وَمِثْلَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَعَدَدَ
الْقَطْرِ وَالْحَصٰی وَصَلِّ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِه صَلٰوةً لَّا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ زِنَةَ عَرْشِكَ وَمَبْلَغَ رِضَاكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
وَمُنْتَهٰی رَحْمَتِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِه وَاَزْوَاجِه وَذُرِّیَّتِه
وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِه وَاَزْوَاجِه وَذُرِّیَّتِه كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ
عَلٰی سَیِّدِنَآ اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَآ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ۝ وَجَازِهٖ عَنَّآ اَفْضَلَ مَاجَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِه وَاجْعَلْنَا

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ بِمِنْهَاجِ شَرِيْعَتِهٖ وَاهْدِنَا بِهَدْيِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاحْشُرْنَا يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ فِيْ زُمْرَتِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰى حُبِّهٖ وَحُبِّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ اَنْبِيَآئِكَ وَ اَكْرَمِ اَصْفِيَآئِكَ وَ اِمَامِ اَوْلِيَآئِكَ وَ خَاتِمِ اَنْبِيَآئِكَ وَ حَبِيْبِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ شَهِيْدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ اَجْمَعِيْنَ ۝ اَلْمَرْفُوْعِ الذِّكْرِ فِي الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ الْهَادِيْ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ الَّذِيْ اٰتَيْتَهٗ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمِ ۝ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ هَادِي الْاُمَّةِ ۝ اَوَّلِ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۝ وَ الْمُؤَيَّدِ بِسَيِّدِنَا جِبْرِيْلَ وَ سَيِّدِنَا مِيْكَآئِيْلَ ۝ الْمُبَشَّرِ بِهٖ فِي التَّوْرٰاةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۝ الْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى الْمُنْتَخَبِ ۝ اَبِي الْقَاسِمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ الَّذِيْنَ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ وَ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ وَ كَمَا اصْطَفَيْتَهُمْ سُفَرَآءَ اِلٰى رُسُلِكَ وَ اُمَنَآءَ عَلٰى وَحْيِكَ وَ شُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِكَ وَ خَرَقْتَ لَهُمْ كُنُفَ حُجُبِكَ وَ اَطْلَعْتَهُمْ عَلٰى مَكْنُوْنِ غَيْبِكَ وَ اخْتَرْتَ مِنْهُمْ خَزَنَةً لِّجَنَّتِكَ وَ حَمَلَةً لِّعَرْشِكَ وَ

جَعَلْتَهُمْ مِّنْ اَكْثَرِ جُنُوْدِكَ وَ فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْوَرٰى وَ اَسْكَنْتَهُمُ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى وَ نَزَّهْتَهُمْ عَنِ الْمَعَاصِىْ وَ الدَّنَاۤءَاتِ وَ قَدَّسْتَهُمْ عَنِ النَّقَاۤئِصِ وَ الْاٰفَاتِ ۝ فَصَلِّ عَلَيْهِمْ صَلٰوةً دَاۤئِمَةً تَزِيْدُهُمْ بِهَا فَضْلًا وَّ تَجْعَلُنَا لِاِسْتِغْفَارِهِمْ بِهَا اَهْلًا ۝ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَاۤئِكَ وَ رُسُلِكَ الَّذِيْنَ شَرَحْتَ صُدُوْرَهُمْ وَ اَوْدَعْتَهُمْ حِكْمَتَكَ وَ طَوَّقْتَهُمْ نُبُوَّتَكَ وَ اَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ كُتُبَكَ وَ هَدَيْتَ بِهِمْ خَلْقَكَ وَ دَعَوْا اِلٰى تَوْحِيْدِكَ وَ شَوَّقُوْا اِلٰى وَعْدِكَ وَ خَوَّفُوْا مِنْ وَّعِيْدِكَ وَ اَرْشَدُوْا اِلٰى سَبِيْلِكَ وَقَامُوْا بِحُجَّتِكَ وَ دَلِيْلِكَ وَسَلِّمِ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا ۝ وَ هَبْ لَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَاۤئِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّىْ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِيْمَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحُسْنِ وَ الْجَمَالِ وَ الْبَهْجَةِ وَ الْكَمَالِ وَ الْبَهَاۤءِ وَ النُّوْرِ وَ الْوِلْدَانِ وَ الْحُوْرِ وَ الْغُرَفِ وَ الْقُصُوْرِ وَ اللِّسَانِ الشَّكُوْرِ وَ الْقَلْبِ الْمَشْكُوْرِ وَ الْعِلْمِ الْمَشْهُوْرِ وَ الْجَيْشِ الْمَنْصُوْرِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْبَنَاتِ وَ الْاَزْوَاجِ الطَّاهِرَاتِ وَ الْعُلُوِّ عَلَى الدَّرَجَاتِ وَ الزَّمْزَمِ وَ الْمَقَامِ وَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ اجْتِنَابِ الْاٰثَامِ وَ تَرْبِيَةِ الْاَيْتَامِ وَ الْحَجِّ وَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ تَسْبِيْحِ الرَّحْمٰنِ وَ صِيَامِ رَمَضَانَ وَ اللِّوَاۤءِ الْمَعْقُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَ الْجُوْدِ وَ الْوَفَاۤءِ بِالْعُهُوْدِ صَاحِبِ الرَّغْبَةِ وَ

التَّرْغِيْبِ وَ الْبَغْلَةِ وَ النَّجِيْبِ وَ الْحَوْضِ وَ الْقَضِيْبِ النَّبِيِّ
الْاَوَّابِ النَّاطِقِ بِالصَّوَابِ الْمَنْعُوْتِ فِی الْكِتَابِ النَّبِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ
النَّبِيِّ كَنْزِ اللّٰهِ النَّبِيِّ حُجَّةِ اللّٰهِ النَّبِيِّ مَنْ اَطَاعَهٗ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
وَ مَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ النَّبِيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الزَّمْزَمِيِّ الْمَكِّيِّ
التِّهَامِيِّ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِيْلِ وَ الطَّرْفِ الْكَحِيْلِ وَ الْخَدِّ
الْاَسِيْلِ وَ الْكَوْثَرِ وَ السَّلْسَبِيْلِ قَاهِرِ الْمُضَادِّيْنَ مُبِيْدِ الْكَافِرِيْنَ
وَ قَاتِلِ الْمُشْرِكِيْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ وَ
جِوَارِ الْكَرِيْمِ صَاحِبِ سَيِّدِنَا جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَسُوْلِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَ غَايَةِ الْغَمَامِ ۝ وَ مِصْبَاحِ
الظَّلَامِ وَ قَمَرِ التَّمَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهِ الْمُصْطَفِيْنَ مِنْ
اَطْهَرِ جِبِلَّةٍ صَلٰوةً دَآئِمَةً عَلَى الْاَبَدِ غَيْرَ مُضْمَحِلَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ صَلٰوةً يَّتَجَدَّدُ بِهَا حُبُوْرُهٗ وَ يُشَرَّفُ بِهَا فِی الْمِيْعَادِ
بَعْثُهٗ وَ نُشُوْرُهٗ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهِ الْاَنْجُمِ الطَّوَالِعِ صَلٰوةً
تَجُوْدُ عَلَيْهِمْ اَجْوَدَ الْغُيُوْثِ الْهَوَامِعِ اَرْسَلَهٗ مِنْ اَرْجَحِ الْعَرَبِ
مِيْزَانًا وَّ اَوْضَحِهَا بَيَانًا وَّ اَفْصَحِهَا لِسَانًا وَّ اَشْمَخِهَآ اِيْمَانًا وَّ
اَعْلَاهَا مَقَامًا وَّ اَحْلَاهَا كَلَامًا وَّ اَوْفَاهَا ذِمَامًا وَّ اَصْفَاهَا رَغَامًا ۝
فَاَوْضَحَ الطَّرِيْقَةَ وَ نَصَحَ الْخَلِيْقَةَ وَ شَهَّرَ الْاِسْلَامَ وَ كَسَّرَ
الْاَصْنَامَ وَ اَظْهَرَ الْاَحْكَامَ وَ حَظَرَ الْحَرَامَ وَ عَمَّ بِالْاِنْعَامِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ فِیْ كُلِّ مَحْفِلٍ وَّ مَقَامٍ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ

وَالسَّلَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِه عَوْدًا وَّبَدْءًا ۝ صَلٰوةً تَكُوْنُ
ذَخِيْرَةً وَّوِرْدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِه صَلٰوةً تَآمَّةً زَاكِيَةً وَّصَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِه صَلٰوةً يَّتْبَعُهَا رَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ يَّعْقُبُهَا مَغْفِرَةً
وَّرِضْوَانٌ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰٓى اَفْضَلِ مَنْ طَابَ مِنْهُ النِّجَارُ وَسَمَا
بِهِ الْفَخَارُ وَاسْتَنَارَتْ بِنُوْرِ جَبِيْنِهِ الْاَقْمَارُ ۝ وَتَضَآءَلَتْ عِنْدَ
جُوْدِ يَمِيْنِهِ الْغَمَآئِمُ وَالْبِحَارُ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ
بِبَاهِرِ اٰيَاتِه اَضَآءَتِ الْاَنْجَادُ وَالْاَغْوَارُ وَبِمُعْجِزَاتِ اٰيَاتِه نَطَقَ
الْكِتٰبُ وَتَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِه وَاَصْحَابِهِ
الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا لِنُصْرَتِه وَنَصَرُوْهُ فِيْ هِجْرَتِه فَنِعْمَ الْمُهَاجِرُوْنَ
وَنِعْمَ الْاَنْصَارُ صَلٰوةً نَّامِيَةً دَآئِمَةً مَّا سَجَعَتْ فِيْٓ اَيْكِهَا الْاَطْيَارُ
وَهَمَعَتْ بِوَبْلِهَا الدِّيْمَةُ الْمِدْرَارُ ضَاعَفَ اللّٰهُ عَلَيْهِ دَآئِمَ
صَلَوَاتِه ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِه الطَّيِّبِيْنَ
الْكِرَامِ صَلٰوةً مَّوْصُوْلَةً دَآئِمَةَ الْاِتِّصَالِ بِدَوَامِ ذِى الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ هُوَ قُطْبُ
الْجَلَالَةِ وَشَمْسُ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَالْهَادِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ
وَالْمُنْقِذُ مِنَ الْجِهَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً دَآئِمَةَ
الْاِتِّصَالِ وَالتَّوَالِيْ مُتَعَاقِبَةً م بِتَعَاقُبِ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِيْ ۝

اَلْحِزْبُ الثَّامِنُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الزَّاھِدِ رَسُوْلِ الْمَلِكِ الصَّمَدِ الْوَاحِدِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةً دَآئِمَةً اِلٰی مُنْتَھَی الْاَبَدِ بِلَا انْقِطَاعٍ وَّلَا نَفَاذٍ صَلٰوةً تُنَجِّیْنَا مِنْ حَرِّ جَھَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمِھَادُ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ صَلٰوةً لَّا یُحْصٰی لَھَا عَدَدٌ وَّ لَا یُعَدُّ لَھَا مَدَدٌ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُکْرِمُ بِھَا مَثْوَاهُ وَ تُبَلِّغُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الشَّفَاعَةِ رِضَاهُ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاَصِیْلِ السَّیِّدِ النَّبِیْلِ الَّذِیْ جَآءَ بِالْوَحْیِ وَ التَّنْزِیْلِ وَ اَوْضَحَ بَیَانَ التَّاْوِیْلِ وَ جَآءَهُ الْاَمِیْنُ سَیِّدُنَا جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِالْکَرَامَةِ وَ التَّفْضِیْلِ وَ اَسْرٰی بِهِ الْمَلِكُ الْجَلِیْلُ فِی اللَّیْلِ الْبَھِیْمِ الطَّوِیْلِ فَکَشَفَ لَهٗ عَنْ اَعْلَی الْمَلَکُوْتِ وَ اَرَاهُ سَنَآءَ الْجَبَرُوْتِ وَ نَظَرَ اِلٰی قُدْرَةِ الْحَیِّ الدَّآئِمِ الْبَاقِی الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةً مَّقْرُوْنَةً بِالْجَمَالِ وَ الْحُسْنِ وَ الْکَمَالِ وَ الْخَیْرِ وَ الْاِفْضَالِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَقْطَارِ ○ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ ○ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ زَبَدِ الْبِحَارِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَنْهَارِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ رَمْلِ الصَّحَارٰی وَ الْقِفَارِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ ثِقْلِ الْجِبَالِ وَ الْاَحْجَارِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَهْلِ النَّارِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَبْرَارِ وَ الْفُجَّارِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا یَخْتَلِفُ بِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ ۝ وَ اجْعَلِ اَللّٰهُمَّ صَلٰوتَنَا عَلَیْهِ حِجَابًا مِّنْ عَذَابِ النَّارِ وَ سَبَبًا لِّاِبَاحَةِ دَارِ الْقَرَارِ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ۝ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِهِ الْمُبَارَكِیْنَ وَ صَحَابَتِهِ الْاَكْرَمِیْنَ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلٰوةً مَّوْصُوْلَةً تَتَرَدَّدُ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَ زَیْنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْاَخْیَارِ وَ اَكْرَمِ مَنْ اَظْلَمَ عَلَیْهِ الَّیْلُ وَ اَشْرَقَ عَلَیْهِ النَّهَارُ ۝ (تین مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ الَّذِیْ لَا یُكَافِیْ امْتِنَانُهٗ وَ الطَّوْلِ الَّذِیْ لَا یُجَازٰی اِنْعَامُهٗ وَ اِحْسَانُهٗ نَسْئَلُكَ بِكَ وَ لَا نَسْئَلُكَ بِاَحَدٍ غَیْرِكَ اَنْ تُطْلِقَ اَلْسِنَتَنَا عِنْدَ السُّؤَالِ وَ تُوَفِّقَنَا لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ تَجْعَلَنَا مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الرَّجْفِ وَ الزِّلْزَالِ یَا ذَا

الْعِزَّةِ وَ الْجَلَالِ ۝ اَسْئَلُكَ يَا نُوْرَ النُّوْرِ قَبْلَ الْاَزْ مِنَةِ وَ الدُّهُوْرِ ۝
اَنْتَ الْبَاقِيْ بِلَا زَوَالٍ نِ الْغَنِيُّ بِلَا مِثَالٍ نِ الْقُدُّوْسُ الطَّاهِرُ الْعَلِيُّ
الْقَاهِرُ الَّذِيْ لَا يُحِيْطُ بِهٖ مَكَانٌ وَّ لَا يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَمَانٌ ۝
اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا وَ بِاَعْظَمِ اَسْمَآئِكَ اِلَيْكَ وَ
اَشْرَفِهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَّ اَجْزَلِهَا عِنْدَكَ ثَوَابًا وَّ اَسْرَعِهَا مِنْكَ
اِجَابَةً وَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الْجَلِيْلِ الْاَجَلِّ الْكَبِيْرِ
الْاَكْبَرِ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ تُحِبُّهٗ وَ تَرْضٰى عَمَّنْ دَعَاكَ بِهٖ وَ
تَسْتَجِيْبُ لَهٗ دُعَآءَهٗ ۝ اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ
الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ذُوْ الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ
الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَ اِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ وَ
اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يَذِلُّ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَآءُ وَ الْمُلُوْكُ وَ
السِّبَاعُ وَ الْهَوَامُّ وَ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْتَهٗ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ اسْتَجِبْ
دَعْوَتِيْ يَا مَنْ لَّهُ الْعِزَّةُ وَ الْجَبَرُوْتُ يَا ذَا الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ يَا
مَنْ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَكَ رَبِّ مَا اَعْظَمَ شَانَكَ وَ اَرْفَعَ
مَكَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ يَا مُتَقَدِّسًا فِيْ جَبَرُوْتِهٖ اِلَيْكَ اَرْغَبُ وَ اِيَّاكَ
اَرْهَبُ يَا عَظِيْمُ يَا كَبِيْرُ يَا جَبَّارُ يَا قَادِرُ يَا قَوِيُّ تَبَارَكْتَ يَا
عَظِيْمُ تَعَالَيْتَ يَا عَلِيْمُ سُبْحَانَكَ يَا عَظِيْمُ سُبْحَانَكَ يَا جَلِيْلُ
اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ التَّامِّ الْكَبِيْرِ اَنْ لَّا تُسَلِّطَ عَلَيْنَا

جَبَّارًا عَنِيْدًا وَّلَا شَيْطَانًا مَّرِيْدًا وَّلَا اِنْسَانًا حَسُوْدًا وَّلَا ضَعِيْفًا
مِّنْ خَلْقِكَ وَ لَا شَدِيْدًا وَّ لَا بَارًّا وَّ لَا فَاجِرًا وَّ لَا عَبِيْدًا وَّ لَا
عَنِيْدًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فَاِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ۝ يَا هُوَ يَا مَنْ لَّا هُوَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يَا اَزَلِیُّ
يَآ اَبَدِیُّ يَا دَهْرِیُّ يَا دَيْمُوْمِیُّ يَا مَنْ هُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ يَا
اِلٰهَنَا وَ اِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۝ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ
الْحَیَّ الْقَيُّوْمَ الدَّيَّانَ الْحَنَّانَ الْمَنَّانَ الْبَاعِثَ الْوٰرِثَ ذَا
الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ۝ قُلُوْبُ الْخَلَآئِقِ بِيَدِكَ نَوَاصِيْهِمْ اِلَيْكَ
فَاَنْتَ تَزْرَعُ الْخَيْرَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَ تَمْحُو الشَّرَّ اِذَا شِئْتَ مِنْهُمْ ۝
فَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَمْحُوَ مِنْ قَلْبِیْ كُلَّ شَیْءٍ تَكْرَهُهٗ وَ اَنْ
تَحْشُوَ قَلْبِیْ مِنْ خَشْيَتِكَ وَ مَعْرِفَتِكَ وَرَهْبَتِكَ وَالرَّغْبَةِ فِيْمَا
عِنْدَكَ وَ الْاَمْنِ وَ الْعَافِيَةِ وَاعْطِفْ عَلَيْنَا بِالرَّحْمَةِ وَ الْبَرَكَةِ
مِنْكَ وَ اَلْهِمْنَا الصَّوَابَ وَ الْحِكْمَةَ ۝ فَنَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ عِلْمَ
الْخَآئِفِيْنَ وَ اِنَابَةَ الْمُخْبِتِيْنَ وَ اِخْلَاصَ الْمُوْقِنِيْنَ وَ شُكْرَ
الصَّابِرِيْنَ وَ تَوْبَةَ الصِّدِّيْقِيْنَ ۝ وَ نَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِنُوْرِ وَجْهِكَ
الَّذِیْ مَلَاَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَزْرَعَ فِیْ قَلْبِیْ مَعْرِفَتِكَ حَتّٰی
اَعْرِفَكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ كَمَا يَنْبَغِیْ اَنْ تُعْرَفَ بِهٖ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ نَبِیِّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَ اِمَامِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَ هُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَ لِقَارِئِهٖ وَ لِكَاتِبِهٖ وَ ارْحَمْهُمْ وَ اجْعَلْهُمْ مِنَ الْمَحْشُوْرِیْنَ فِیْ زُمْرَةِ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِفَضْلِكَ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ۝ وَ اغْفِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَ لِوَالِدَیْنَا وَ لِاُسْتَاذِیْنَا وَ لِمَشَآئِخِنَا وَ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوٰتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

(پھر چودہ (۱۴) مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھیں۔)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الشَّفِیْعِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنَامِ ۝

اس کے بعد مصنف کی طرف منسوب یہ ابیات پڑھیں۔

يَا رَحْمَةَ اللّٰهِ اِنِّيْ خَآئِفٌ وَّ جِلٌ
يَا نِعْمَةَ اللّٰهِ اِنِّيْ مُفْلِسٌ عَانٍ

وَ لَيْسَ لِيْ عَمَلٌ اَلْقَى الْعَلِيْمَ بِهٖ
سِوٰى مَحَبَّتِكَ الْعُظْمٰى وَ اِيْمَانِيْ

فَكُنْ اَمَانِيْ مِنْ شَرِّ الْحَيٰوةِ وَ مِنْ
شَرِّ الْمَمَاتِ وَ مِنْ اِحْرَاقِ جُثْمَانِيْ

وَ كُنْ غِنَايَ الَّذِيْ مَا بَعْدَهٗ فَلَسٌ
وَ كُنْ فَكَاكِيْ مِنْ اَغْلَالِ عِصْيَانِيْ

تَحِيَّةُ الصَّمَدِ الْمَوْلٰى وَ رَحْمَتُهٗ
مَا غَنَّتِ الْوُرْقُ فِيْ اَوْرَاقِ اَغْصَانٍ

عَلَيْكَ يَا عُرْوَتِي الْوُثْقٰى وَ يَا سَنَدِيْ
اَلْاَوْفٰى وَ مَنْ مَدْحُهُمْ رُوْحِيْ وَ رَيْحَانِيْ

اب مصنف کے نام سے فاتحہ پڑھیں۔

دُعَآءُ الْاِخْتِتَامِ

دلائل الخیرات شریف کے اختتام پر یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صُدُوْرَنَا ۝ وَ يَسِّرْ بِهَا اُمُوْرَنَا ۝ وَ فَرِّجْ بِهَا هُمُوْمَنَا ۝ وَ اكْشِفْ بِهَا غُمُوْمَنَا ۝ وَ اغْفِرْ بِهَا ذُنُوْبَنَا وَ اقْضِ بِهَا دُيُوْنَنَا ۝ وَ اَصْلِحْ بِهَا اَحْوَالَنَا ۝ وَ بَلِّغْ بِهَا اٰمَالَنَا ۝ وَ تَقَبَّلْ بِهَا تَوْبَتَنَا ۝ وَ اغْسِلْ بِهَا حَوْبَتَنَا وَ انْصُرْ بِهَا حُجَّتَنَا ۝ وَ طَهِّرْ بِهَا اَلْسِنَتَنَا ۝ وَ اٰنِسْ بِهَا وَحْشَتَنَا ۝ وَ ارْحَمْ بِهَا غُرْبَتَنَا ۝ وَ اجْعَلْهَا نُوْرًا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ مِنْ خَلْفِنَا ۝ وَ عَنْ اَيْمَانِنَا ۝ وَ عَنْ شَمَآئِلِنَا ۝ وَ مِنْ فَوْقِنَا وَ مِنْ تَحْتِنَا ۝ وَ فِيْ حَيَاتِنَا وَ مَوْتِنَا ۝ وَ فِيْ قُبُوْرِنَا وَ حَشْرِنَا وَ نَشْرِنَا وَ ظِلًّا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِنَا ۝ وَ ثَقِّلْ بِهَا مَوَازِيْنَ حَسَنَاتِنَا ۝ وَ اَدِمْ بَرَكَاتِهَا عَلَيْنَا حَتّٰى نَلْقٰى نَبِيَّنَا وَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ نَحْنُ اٰمِنُوْنَ مُطْمَئِنُّوْنَ فَرِحُوْنَ مُسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهٗ حَتّٰى تُدْخِلَنَا مَدْخَلَهٗ وَ تُؤْوِيَنَا اِلٰى جِوَارِهِ الْكَرِيْمِ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّآ اٰمَنَّا بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ لَمْ

نَرَهٗ فَمَتِّعْنَا ۝ اَللّٰهُمَّ فِی الدَّارَیْنِ بِرُؤْیَتِهٖ وَ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی مَحَبَّتِهٖ وَ اسْتَعْمِلْنَا عَلٰی سُنَّتِهٖ وَ تَوَفَّنَا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَ احْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهِ النَّاجِیَةِ وَ حِزْبِهِ الْمُفْلِحِیْنَ ۝ وَ انْفَعْنَا بِمَا انْطَوَتْ عَلَیْهِ قُلُوْبُنَا مِنْ مَحَبَّتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَوْمَ لَا جَدَّ وَ لَا مَالَ وَ لَا بَنِیْنَ ۝ وَ اَوْرِدْنَا حَوْضَهُ الْاَصْفٰی وَ اسْقِنَا بِكَاْسِهِ الْاَوْفٰی ۝ وَ یَسِّرْ عَلَیْنَا زِیَارَةَ حَرَمِكَ وَ حَرَمِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُمِیْتَنَا ۝ وَ اَدِمْ عَلَیْنَا الْاِقَامَةَ بِحَرَمِكَ وَ حَرَمِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰی اَنْ نَتَوَفّٰی ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِهٖ اِلَیْكَ اِذْ هُوَ اَوْجَهُ الشُّفَعَآءِ اِلَیْكَ ۝ وَ نُقْسِمُ بِهٖ عَلَیْكَ اِذْ هُوَ اَعْظَمُ مَنْ اُقْسِمُ بِحَقِّهٖ عَلَیْكَ ۝ وَ نَتَوَسَّلُ بِهٖ اِلَیْكَ اِذْ هُوَ اَقْرَبُ الْوَسَآئِلِ اِلَیْكَ ۝ نَشْكُوْ اِلَیْكَ یَا رَبِّ قَسْوَةَ قُلُوْبِنَا وَ كَثْرَةَ ذُنُوْبِنَا ۝ وَ طُوْلَ اٰمَالِنَا وَ فَسَادَ اَعْمَالِنَا ۝ وَ تَكَاسُلَنَا عَنِ الطَّاعَاتِ ۝ وَ هُجُوْمَنَا عَلَی الْمُخَالَفَاتِ ۝ فَنِعْمَ الْمُشْتَكٰی اِلَیْهِ اَنْتَ یَا رَبِّ بِكَ نَسْتَنْصِرُ عَلٰٓی اَعْدَآئِنَا ۝ وَ اَنْفُسِنَا فَانْصُرْنَا ۝ وَ عَلٰی فَضْلِكَ نَتَوَكَّلُ فِیْ صَلَاحِنَا فَلَا تَكِلْنَا اِلٰی غَیْرِكَ یَا رَبَّنَا ۝ اَللّٰهُمَّ وَ اِلٰی جَنَابِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نَنْتَسِبُ فَلَا تُبْعِدْنَا ۝ وَ بِبَابِكَ نَقِفُ فَلَا تَطْرُدْنَا ۝ وَ اِیَّاكَ نَسْاَلُ فَلَا تُخَیِّبْنَا ۝ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ تَضَرُّعَنَا وَ اٰمِنْ خَوْفَنَا ۝ وَ تَقَبَّلْ اَعْمَالَنَا وَ اَصْلِحْ اَحْوَالَنَا ۝ وَ اجْعَلْ بِطَاعَتِكَ اشْتِغَالَنَا ۝ وَ اِلَی الْخَیْرِ مَآلَنَا ۝ وَ حَقِّقْ بِالزِّیَادَةِ

اٰمَالَنَا ۝ وَ اخْتِمْ بِالسَّعَادَةِ اٰجَالَنَا ۝ هٰذَا ذُلُّنَا ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ حَالُنَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ ۝ اَمَرْتَنَا فَتَرَكْنَا ۝ وَ نَهَيْتَنَا فَارْتَكَبْنَا ۝ وَ لَا يَسَعُنَا اِلَّا عَفْوُكَ فَاعْفُ عَنَّا يَا خَيْرَ مَاْمُوْلٍ ۝ وَّ اَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ ۝ اِنَّكَ عَفُوٌّ غَفُوْرٌ كَرِيْمٌ رَّحِيْمٌ يَّآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

ختم خلفاے راشدین

حضرات خلفاے راشدین کی طرف منسوب یہ ختم شریف مشکل اوقات میں پڑھنے کے لیے بہت مفید ہے۔اس ختم شریف کو صبح و شام اپنے معمولات میں شامل کر لینا چاہیے اس سے دل ستھرا ہوگا اور بے شمار خیر و برکت میسر آئے گی۔

ختم شریف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

درود شریف	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ اخلاص مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ عصر مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
کلمۂ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝	۱۰۰ مرتبہ
کلمۂ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ	۱۰۰ مرتبہ

آیۂ کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	۱۰۰ مرتبہ
درود شریف	۱۰۰ مرتبہ
شَیْئًا لِلّٰهِ یَا حَضْرَةُ صِدِّیْقُ عَنْكَ الْمَدَدْ	۱۰۰ مرتبہ

ختم شریف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

درود شریف	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
یَا وَهَّابُ	۱۰۰ مرتبہ
یَا فَتَّاحُ	۱۰۰ مرتبہ
یَا بَاسِطُ	۱۰۰ مرتبہ
یَا غَنِیُّ	۱۰۰ مرتبہ
یَا كَافِیُّ	۱۰۰ مرتبہ
یَا رَزَّاقُ	۱۰۰ مرتبہ
درود شریف	۱۰۰ مرتبہ
شَیْئًا لِلّٰهِ یَا حَضْرَةُ فَارُوْقُ عَنْكَ الْمَدَدْ	۱۰۰ مرتبہ

ختم شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

درود شریف	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ اخلاص مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ عصر مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
آیۂ کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ	۱۰۰ مرتبہ
کلمۂ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝	۱۰۰ مرتبہ
درود شریف	۱۰۰ مرتبہ
شَيْئًا لِلّٰهِ يَا حَضْرَةُ عُثْمَانُ عَنْكَ الْمَدَدْ	۱۰۰ مرتبہ

ختم شریف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

درود شریف	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ انا اعطینا ک مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ اخلاص مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
کلمۂ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ	۱۰۰ مرتبہ
آیۂ کریمہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	۱۰۰ مرتبہ
يَا كَافِيُّ	۱۰۰ مرتبہ
نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَآئِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَآئِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّ غَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِعَظْمَتِكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ وَ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَ بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا وَلِيُّ يَا وَلِيُّ يَا وَلِيُّ وَ بِمَحْبُوْبِيَّتِكَ يَا مُحْيِيَ الدِّيْنِ يَا مُحْيِيَ الدِّيْنِ يَا مُحْيِيَ الدِّيْنِ	۱۰۰ مرتبہ

یَا خَالِقُ	۱۰۰ مرتبہ
یَا وَہَّابُ	۱۰۰ مرتبہ
یَا تَوَّابُ	۱۰۰ مرتبہ
شَاہِ مَرْدَاں شیرِ یَزْدَاں قُوَّتِ پروردِگار لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الفِقَارِ	۱۰۰ مرتبہ
لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃِ اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃُ	۱۰۰ مرتبہ
درود شریف	۱۰۰ مرتبہ
سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ	۱۰۰ مرتبہ
شَیْئًا لِلّٰہِ یَا حَضْرَۃُ عَلِیُّ عَنْکَ الْمَدَدْ	۱۰۰ مرتبہ

ختم قادریہ کبیر

جب کوئی حاجت درپیش ہو یا کوئی مشکل گھڑی آپڑی ہو یا آسیب یا سحر و جادو سے پریشان ہوں تو گیارہ لوگ مل کر ختم قادریہ شریف کا ورد کریں اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب توشہ شریف یا کسی اور شیرینی پر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے فاتحہ کر کے ان کے وسیلے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی اور مشکل آسان ہوگی۔ عام دنوں میں بھی اس کا ورد باعثِ برکت ہے۔

پڑھنے کا طریقہ

تمام وظائف سے قبل بسم اللہ شریف اور تمام وظائف ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھا جائے اور سورۂ یٰسین شریف اور قصیدۂ غوثیہ شریف ایک ایک مرتبہ پڑھا جائے۔ جو درمیان میں شامل ہو پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، آخر میں توشہ شریف یا کوئی شیرینی وغیرہ سامنے رکھ کر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو ایصال ثواب کر کے اپنے جائز مقصد کے لیے حضورِ قلب سے دعا مانگیں اور اس کے ثمرات دیکھیں۔

(۱) درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ۝

(۲)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

(۳) سورۂ الم نشرح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝ وَ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۝ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ۝ وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝

(۴) سورۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

(۵)

یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ   یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ

یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ

(۶)

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

(۷)

یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ مَا لِعِجْزِیْ سِوٰکَ مُسْتَنَدِیْ

(۸)

فَسَہِّلْ یَا اِلٰہِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَہِّلْ

(۹)

یَا صِدِّیْقُ یَا عُمَرُ یَا عُثْمَانُ یَا حَیْدَرُ دَفْعِ شَرْ کُنْ خَیْرْ آوَرْ یَا شَبِّیْرُ یَا شَبَّرُ

(۱۰)

یَا حَضْرَتْ سُلْطَانْ شَیْخْ سَیِّدْ شَاہْ عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَدْ

(۱۱)

مَا ہَمَہ مُحْتَاجْ تُو حَاجَت رَوَا اَلْمَدَدْ یَا غَوْثِ اَعْظَمْ سَیِّدَا

(۱۲)

مُشْکِلَاتِ بے عَدَدْ دَارِیْمْ مَا اَلْمَدَدْ یَا غَوْثِ اَعْظَمْ پِیْرِ مَا

(۱۳)

یَا حَضْرَتْ شَیْخْ مُحْیِی الدِّیْنِ مُشْکِلْ کُشَا بِالْخَیْر

(۱۴)

اِمْدَادْ کُنْ اِمْدَادْ کُنْ اَزْ بَنْدِ غَمْ آزَاد کُنْ

دَرْ دِیْن و دُنْیَا شَادْ کُنْ یَا غَوْثِ اَعْظَمْ دستگیر

(۱۵)

یَا حَضْرَتْ غَوْثْ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی

(۱۶)

خُذْ یَدِیْ یَا شَاہِ جِیْلَاں خُذْ یَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اَنْتَ نُوْرُ اَحْمَدِیْ

(۱۷)

طُفَیلِ حضرتِ دَستگیر دُشمن ہُوئے زَیر

(۱۸)

سورۂ یسین شریف

(۱۹)

قصیدۂ غوثیہ شریف

(۲۰)

درود غوثیہ شریف

قَصِیْدَۂ غَوْثِیَّہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا بِحَالِیْ وَ ادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

وَ هُمُّوْا وَ اشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَاْلِیْ

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ وَ لَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَ اتِّصَالِیْ

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّ لٰکِنْ مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّا زَالَ عَالِیْ

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ یُصَرِّفُنِیْ وَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ وَ مَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ وَ تَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

وَ اَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ وَ قَلَّدَنِیْ وَ اَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

وَ وَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

وَ لَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ لَدُکَّتْ وَ اخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

وَ لَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ لَخَمِدَتْ وَ انْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

وَ لَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

وَ مَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ تَمُرُّ وَ تَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَا لِیْ

وَ تُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَ یَجْرِیْ وَ تُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّيْ وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ عَطَانِيْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِيْ

طُبُوْلِيْ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِيْ

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَحْتَ حُكْمِيْ وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَا لِيْ

نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَى الْمَوَالِيْ

فَمَنْ فِيْ اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ مِثْلِيْ وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالتَّصْرِيْفِ حَالِيْ

رِجَالِيْ فِيْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ وَفِيْ ظُلَمِ اللَّيَالِيْ كَاللَّاٰلِيْ

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّيْ عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّيْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اَنَا الْجِيْلِيُّ مُحْيِ الدِّيْنِ لَقَبِيْ وَاَعْلَامِيْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

اَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِيْ وَاَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

ختم غوثیہ

یہ ختم شریف قطب الاقطاب حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ جس جگہ اس کا ورد کیا جائے وہ جگہ آفات وبلیات سے محفوظ ہوگی۔ اگر کسی خاص مقصد کے لیے اس کا ورد کیا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے گا۔

ترکیب وظیفہ

سب سے پہلے گیارہ بار درود پاک اور گیارہ بار سورۂ اخلاص کا ورد کریں، ایسے ہی ذکر کے ختم پر گیارہ بار درود پاک اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ، مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ، وَاٰلِہٖ الْکِرَامِ وَابْنِہٖ الْکَرِیْمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ	۱۱/مرتبہ
سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝	۱۱/مرتبہ
اِلٰھِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاكَ مَطْلُوْبِیْ	۳۰/مرتبہ
سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ	۳۰/مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ	۱۱۱/مرتبہ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ	۱۱۱/مرتبہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	۱۱۱/مرتبہ
اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ	۱۱۱/مرتبہ
اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ	۱۱۱/مرتبہ
ھَا ھُوْ ھِیْ حَیٌّ	۱۱۱/مرتبہ
یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا سُبْحَانُ	۱۱۱/مرتبہ
یَا عَلِیْمُ یَا کَبِیْرُ یَا حَکِیْمُ یَا قَدِیْرُ	۱۱۱/مرتبہ
یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا لَطِیْفُ یَا خَبِیْرُ	۱۱۱/مرتبہ
یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ یَا کَرِیْمُ یَا وَھَّابُ	۱۱۱/مرتبہ
یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا جَلِیْلُ یَا جَبَّارُ	۱۱۱/مرتبہ
یَا رَفِیْعُ یَا بَدِیْعُ یَا ھَادِیْ یَا رَشِیْدُ	۱۱۱/مرتبہ
یَا رَبُّ یَا نُوْرُ یَا حَقُّ یَا مُبِیْنُ	۱۱۱/مرتبہ
یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ ثَبِّتْنَا عَلَی الْاِیْمَانِ	۱۱۱/مرتبہ
یَا شَھِیْدُ یَا رَقِیْبُ یَا نَاصِرُ یَا مَتِیْنُ	۱۱۱/مرتبہ
یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا وِتْرُ یَا مَوْلٰی	۱۱۱/مرتبہ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا دَائِمُ یَا اَللّٰہُ	۱۱۱/مرتبہ

يَادَائِمُ يَادَائِمُ يَاهُوَ يَادَائِمُ	۱۱۱رمرتبہ
سُبْحَانَكَ دَائِمٌ اَللّٰهُ دَائِمٌ	۱۱۱رمرتبہ
مُلْكُكَ دَائِمٌ عِزُّكَ دَائِمٌ	۱۱۱رمرتبہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ	۱۱۱رمرتبہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ	۱۱۱رمرتبہ
لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ	۱۱۱رمرتبہ
هُوَ هُوَ هُوَ يَامَنْ هُوَ	۱۱۱رمرتبہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلَّا اللّٰهُ اِلَّا اللّٰهُ اِلَّا اللّٰهُ	۱۱۱رمرتبہ
اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ	۱۱۱رمرتبہ
اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ	۱۱۱رمرتبہ
اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ	۱۱۱رمرتبہ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ، مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ، وَاٰلِهِ الْكِرَامِ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ	۱۱رمرتبہ
سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝	۱۱رمرتبہ

ختم خواجگان

یہ ختم شریف سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی، حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی، حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی، حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی، حضرت خواجہ عارف ریوگری، حضرت پیر پیران خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری اور حضرت خواجہ ابومنصور ماتریدی وغیرہم محبوبان بارگاہِ خداوندی کی طرف منسوب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بعد نماز فجر اس ختم شریف کو پڑھنے کا معمول بنایا جائے ان شاء اللہ بے شمار خیر و برکت میسر آئے گی۔ اگر کوئی مشکل گھڑی سامنے آ گئی تو چند لوگ مل کر (جن کی تعداد طاق ہو یعنی تین، پانچ، سات، گیارہ) یہ ختم شریف پڑھیں اور مذکورہ اولیاے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کی ارواح کو ایصال ثواب کریں پھر اپنی حاجت کے لیے ان بزرگوں کے وسیلے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں۔ ان شاء اللہ وہ دعا بابِ اجابت سے ٹکرائے گی اور مقصود حاصل ہوگا۔

سورۂ فاتحہ (مع بسم اللہ)	۱۱ر مرتبہ
درود شریف	۱۱۱ر مرتبہ
سورۂ الم نشرح (مع بسم اللہ)	۸۵ر مرتبہ
سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مع بسم اللہ	۱۱۱۱ر مرتبہ
سورۂ فاتحہ (مع بسم اللہ)	۱۱ر مرتبہ
درود شریف	۱۱۱ر مرتبہ
اَللّٰهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ	۱۱۱ر مرتبہ

اَللّٰھُمَّ یَاکَافِیَ الْمُھِمَّاتِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَامُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَاحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَاوَلِیَّ الْحَسَنَاتِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَاخَیْرَ الرَّازِقِیْنَ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	۱۱ مرتبہ
اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ	۱۱ مرتبہ

نفل نمازیں

فرض نمازوں کے علاوہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعدد نوافل بھی مروی ہیں۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی ادائیگی بھی فرمائی ہے اوران کے فضائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ان میں سے چند نمازوں کا ذکر یہاں مناسب ہے۔

سفر پر نکلتے وقت

سفر پر نکلنے سے پہلے دو رکعت نفل گھر پر ادا کرنی چاہیے۔اس کی فضیلت میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سفر کے ادارے پر اگر کوئی شخص دو رکعت نفل نماز پڑھ لے تو اس نے اپنے اہل و عیال کے لیے اس سے بہتر کچھ نہ چھوڑا۔

سفر سے واپسی پر

سفر سے واپسی پر سب سے پہلے مسجد جا کر دو رکعت نفل نماز ادا کرنی چاہیے۔
حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نفل نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔

مسافر کو چاہیے کہ اپنی منزل پر پہنچنے پر بھی سب سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

نماز استخارہ

جب کسی کام کا ارادہ ہو تو اس کام میں بھلائی طلب کرنے کے لیے دو رکعت نفل نمازِ استخارہ پڑھیں پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اَصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ.

یااللہ! میں تیرے علم کے ساتھ طلب خیر کرتا ہوں، تیری قدرت کے سبب تجھ سے طاقت چاہتا ہوں اور تیرے بہت بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو قادر ہے اور مجھے طاقت نہیں، تو جانتا ہے اور مجھے علم نہیں۔ تو پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی، میرے انجام کار یا اس جہان میں اور اس جہان میں میرے لیے بہتر ہے تو اس پر مجھ کو قابو دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی، میرے انجام کار یا دنیوی اور اخروی امور میں میرے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے اور

مجھے اس سے پھیر دے اور اچھا کام میرے لیے مقدر فرما دے جہاں بھی ہو پھر مجھ کو اس پر راضی رکھ۔

بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات مرتبہ استخارہ کریں پھر دیکھیں جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد اگر خواب میں کوئی سفید یا سبز چیز نظر آئے تو اچھا ہے اور اگر کوئی سیاہ یا سرخ چیز نظر آئے تو برا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

صلاۃ التسبیح میں بہت ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سُننے کے بعد اسے وہی چھوڑ سکتا ہے، جو دین میں سستی کرتا ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم پر بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا، اگلا پچھلا، پرانا نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا، پوشیدہ اور ظاہر۔ اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی، پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کر سکو، تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر سکو، تو ہر مہینے میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر سکو تو عمر میں ایک بار۔

(ابوداؤد حصہ دوم، ص:۲۹)

اس نماز کی ترکیب سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس طرح مذکور ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھیں، پھر پندرہ بار یہ تسبیح پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر دس بار اوپر والی تسبیح پڑھیں، پھر رکوع کریں اور رکوع میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر سجدے میں جائیں اور اس میں دس مرتبہ پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں، تو دس بار پڑھیں، پھر دوسرے سجدے میں جائیں، تو دس بار پڑھیں، اسی طرح چار رکعت پڑھیں اور رکوع و سجود میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم'' اور ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کے بعد تسبیحات پڑھے۔

(ترمذی شریف، حصہ دوم، ص:۳۴۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے؟ فرمایا سورۂ تکاثر، سورۂ والعصر اور قل یایھا الکافرون اور قل ھو اللہ اور بعض نے کہا کہ سورۂ حدید اور حشر اور صف اور تغابن۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، حصہ دوم، ص:۲۷، ناشر: دار الفکر، بیروت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے گی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَ اَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَ مُنَاصَحَةَ اَھْلِ التَّوْبَةِ وَ عَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَ جِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَةِ وَ طَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَةِ وَ تَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَ عِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعْصِیَتِكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلاً اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَ حَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَ حَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ

حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت والوں کی توفیق، یقین والوں کے اعمال، توبہ والوں کا خلوص، صبر والوں کا عزم، خشیت والوں کی بزرگی، رغبت والوں کی طلب، نیک لوگوں کی عبادت اور علم والوں کا عرفان مانگتا ہوں کہ میرے دل میں بھی تیرا خوف پیدا ہو جائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں، جو مجھے تیری نافرمانی سے روکے، حتی کہ میں تیری اطاعت کی خاطر ایسے کام کروں جن سے میں تیری رضا کا حقدار ہو جاؤں اور تیری بارگاہ میں خلوص کے ساتھ توبہ کروں اور خالص تجھ سے محبت کروں اور تمام امور میں تجھ پر بھروسہ کروں حسن ظن کے ساتھ۔ پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا۔ (المعجم الاوسط، حصہ سوم، ص: ١٤)

نمازِ حاجت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھتے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور **قل ھو اللہ** اور **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** ایک ایک بار پڑھتے۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، حصہ دوم، ص: ٢٨)

ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف، وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثنا کرے

اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَ لَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ پاک ہے اللہ، مالک ہے عرشِ عظیم کا حمد ہے اللہ کے لیے جو سارے جہان کا رب ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع مانگتا ہوں اور تیری مغفرت کے اسباب اور ہر نیک کام سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی۔ میرے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

(ترمذی شریف، حصہ دوم، ص: ۳۴۴)

نمازِ غوثیہ

نمازِ غوثیہ ملا علی قاری اور شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی اور دوسرے علمائے کرام حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل کی نیت سے پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھیں۔ سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کریں، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود

سلام عرض کریں اور گیارہ بار یہ کہیں:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ.

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلیں، ہر قدم پر یہ کہیں:

يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَيَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ.

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کریں۔

(بہار شریعت، حصہ چہارم، ص:۶۸۶، ۶۸۷)

نمازِ توبہ

اس نماز کو صلاۃ الرغائب بھی کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: جنھوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ عزوجل کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ عزوجل کے سوا اور اپنے کیے پر

دانستہ ہٹ نہ کی حالاں کہ وہ جانتے ہیں۔

بعض جگہوں پر لوگ صلاۃ الرغائب رجب کی پہلی شبِ جمعہ اور شعبان کی پندرہویں شب اور شبِ قدر میں جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں، فقہا اسے ناجائز و مکروہ و بدعت کہتے ہیں۔ لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں محدثین اسے موضوع بتاتے ہیں۔ لیکن اجلۂ اکابر اولیا سے باسانید صحیحہ مروی ہے، تو اس کے منع میں غلو نہیں کرنا چاہیے اور اگر جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں جب تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔

ایام بیض کے روزے

ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو ایام بیض کہتے ہیں۔ ان دنوں کے روزوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے کے تین روزے ایسے ہیں جیسے ہمیشہ کا روزہ۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر و حضر میں ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔

اعتکاف کا بیان

اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا جوئی کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اس کے لیے مسلمان ہونا، عاقل ہونا اور جنابت وحیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بالغ ہونا شرط نہیں ہے، نابالغ اگر تمیز رکھتا ہو تو وہ بھی اعتکاف کرسکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں اعتکاف کے بہت سے فضائل مروی ہیں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اُسے اُس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اُس نے تمام نیکیاں کیں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسم ہے۔

(۱) واجب۔ کسی نے اعتکاف کی منّت مانی یعنی زبان سے کہا کہ اگر میرا یہ کام ہو جائے تو میں اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا تو اس کام کے ہونے پر اس پر

اعتکاف واجب ہوگا۔

(۲) سنت مؤکدہ۔ رمضان المبارک کے پورے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔بیسویں رمضان کوسورج ڈوبنے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے اور تیس رمضان کوسورج ڈوبنے کے بعد یا انتیس رمضان المبارک کو چاند دیکھنے کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔ یہ اعتکاف سنتِ کفایہ ہے کہ اگرسب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے بھی کر لیا تو سب بریٔ الذمہ ہوں گے۔

(۳) ان دو کے علاوہ اور جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب وسنت غیر مؤکدہ ہے۔

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ: عورت کومسجد میں اعتکاف مکروہ ہے، بلکہ وہ گھر میں ہی اعتکاف کرے مگراس جگہ کرے جو اُس نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر کررکھی ہے جسے مسجدِ بیت کہتے ہیں۔ عورت کے لیے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیےکوئی جگہ مقرر کر لے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ کہ اس جگہ کو چبوترہ وغیرہ کی طرح بلند کرلے۔

مسئلہ: اگرعورت نے نماز کے لیےکوئی جگہ مقرر نہیں کررکھی ہےتو گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی، البتہ اگر اس وقت یعنی جب کہ اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کونماز کے لیے خاص کرلیاتو اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہے۔

مسئلہ: اعتکافِ مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے، نہ اس کے لیےکوئی خاص وقت مقرر،

بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیّت کی، جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے، چلا آیا اعتکاف ختم ہوگیا۔ یہ بغیر محنت ثواب مل رہا ہے کہ فقط نیّت کر لینے سے اعتکاف کا ثواب ملتا ہے، اسے تو نہ کھونا چاہیے۔

مسئلہ: اعتکافِ سنت یعنی رمضان شریف کی پچھلی دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے اُس میں روزہ شرط ہے۔

مسئلہ: منت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے، یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور یہ کہا کہ روزہ نہ رکھے گا جب بھی روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر رات کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ رات میں روزہ نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ: اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے، اگر نکلا تو اعتکاف جاتا رہا اگرچہ بھول کر نکلا ہو۔ یوں ہی اعتکافِ سنت بھی بغیر عذر نکلنے سے باطل ہو جاتا ہے۔ عورت نے مسجد بیت میں اعتکاف واجب یا مسنون کیا تو بغیر عذر وہاں سے نہیں نکل سکتی، اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی اعتکاف باطل ہوگیا۔

مسئلہ: معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں۔ ایک حاجتِ طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل کے لیے باہر نکلنے کی اجازت ہوگی۔ دوم حاجتِ شرعی مثلاً اذان کہنے کے لیے منارے پر جانا۔

مسئلہ: معتکف مسجد ہی میں کھائے پیے سوئے، ان امور کے لیے مسجد سے باہر ہوگا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔

مسئلہ: معتکف کے سوا اور کسی کو مسجد میں کھانے پینے سونے کی اجازت نہیں اور اگر یہ کام کرنا چاہے تو اعتکاف کی نیّت کر کے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذکر الٰہی

کرے پھر یہ کام کرسکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف اگر بہ نیّت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو مکروہِ تحریمی ہے اور اگر چُپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ: معتکف نفل نمازوں، قضاے عمری، قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف کی قراءت، درود شریف کی کثرت، علم دین کا درس وتدریس، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سیر واذ کار اور اولیا و صالحین کی حکایت میں مصروف رہے۔

مسئلہ: اعتکافِ نفل اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں تک ختم ہو گیا۔ اعتکافِ مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کے لیے بیٹھا تھا، اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے، پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں اور منّت کا اعتکاف توڑا تو اگر کسی معیّن مہینے کی منت تھی تو باقی دنوں کی قضا کرے۔

نذر ومنّت کا بیان

مسلمانوں میں اور خاص کر مسلم خواتین میں نذر ومنت ماننے کا رواج بھی عام ہے اور یہ سیکڑوں سال سے رائج ہے۔ خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی نذر ومنت کا رواج تھا جیسا کہ احادیث مبارکہ سے اس کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ یہاں نذر ومنت کے اہم احکام ومسائل بیان کیے جارہے ہیں۔

منّت کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے، مثلاً یہ کہے کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا۔ دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً یہ کہے کہ مجھ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منّت مانی۔

پہلی صورت یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اس کام کو معلق کیا ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر ایسی چیز پر معلق کیا جس کے ہونے کی خواہش ہے، مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا میرا فلاں کام بن جائے تو میں اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا، ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا وہ کام بن گیا تو اتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے۔ اس صورت میں یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دے دے۔

اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً یہ کہا کہ اگر میں تم سے بات کروں یا تمھارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمھارے یہاں نہیں آؤں گا اور تم سے بات نہیں کروں گا۔ اس صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اس

کے یہاں گیا یا اس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ ادا کردے۔

جس منّت میں شرط ہو اس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں منّت پوری کرنا ہے اور ایک صورت میں اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منّت کا پورا کرنا ضروری ہے۔ حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی منّت مانی ہو وہ کرے۔

جس چیز کی منّت مانی وہی چیز دینی ضروری نہیں ہے بلکہ اس جیسی کوئی چیز دے دیا تب بھی منت پوری ہو گئی۔ مثلاً کسی نے یہ کہا کہ میرا یہ کام ہو جائے تو دس روپے کی روٹی خیرات کروں گا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی دس روپے کی کوئی دوسری چیز غلّہ وغیرہ خیرات کرسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دس روپے نقد دے دے۔

مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دِلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منّت مانی تو یہ شرعی منّت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں، کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع کام اس کے ساتھ نہ ملائے، مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے جس میں کنبے اور رشتے کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لیے بعض لوگ تاشے باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے، مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھی کی بھی

ضرورت نہیں ہے اس لیے کہ مقصود روشنی ہے اور وہ تیل سے حاصل ہے۔

عَلَم اور تعزیہ بنانے، پیک بننے، محرم میں بچوں کو فقیر بنانے، بدھی پہنانے، مرثیہ کی مجلس منعقد کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منّت سخت جہالت ہے۔ ایسی منّت نہیں ماننی چاہیے اور اگر کسی نے مانی ہے تو پوری نہ کرے۔ ان تمام میں سب سے بدتر شیخ سدّو کا مرغا اور کڑاہی ہے۔

بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منّت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منّتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں۔ ایسی واہیات منّتیں ماننی ہی نہیں چاہئیں اور اگر مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملے میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں۔ یہ بھی کوئی دلیل نہیں ہے کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوں ہی کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو بچہ مر جائے گا۔ یاد رکھیں۔ بچہ مرنے والا ہو گا تو یہ ناجائز منّتیں نہیں بچا سکیں گی۔

منّت ماناکرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منّت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کرلو کہ یہ منّت ٹھیک ہے یا نہیں۔

فاتحہ اور ایصال ثواب

ایصال ثواب یعنی قرآن مجید یا دورود شریف یا کلمہ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادت مالیہ یا بدنیہ فرض اور نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ زندوں کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ بھی پہنچتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مردے کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے۔ وہ انتظار کرتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے اس کو دعا پہنچے اور جب اس کو کسی کی دعا پہنچتی ہے تو وہ دعا کا پہنچنا اس کو دنیا وما فیہا سے محبوب تر ہوتا ہے۔

ایصالِ ثواب کا ثبوت

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے معمولات سے ثابت ہے کہ انھوں نے ایصال ثواب کیا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا تو انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے، ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی۔ تو انھوں نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔

ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر

عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! جب میری والدہ زندہ تھیں تو میں ان کے ساتھ نیک سلوک کیا کرتا تھا۔ اب ان کی وفات کے بعد میں ان کے ساتھ کیسے نیکی کروں؟ آپ نے فرمایا: اب تیرا اُن کے ساتھ نیکی کرنا یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لیے بھی نفل نماز پڑھ اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لیے بھی نفلی روزے رکھ۔

زندوں کا تحفہ مردوں کے لیے یہی ہے کہ ان کی بخشش کی دعا مانگی جائے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کی مثل اجرورحمت عطا فرماتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے اور اس کو کامل حج کا ثواب ملتا ہے اور اس کے والدین کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔

فقہ حنفی کی مشہور زمانہ کتاب ہدایہ میں مذکور ہے:

اَلْاَصْلُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَنَّ لِلْاِنْسَانِ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَیْرِهٖ صَلٰوةً اَوْ صَوْمًا اَوْ صَدَقَةً اَوْ غَیْرِھَا عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ.

ترجمہ: قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچادے، خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو یہ اہل سنت وہ جماعت کا مذہب ہے۔

عقائد کی مشہور کتاب "شرح عقائد نسفی" میں ہے کہ زندوں کا مردوں کے لیے دعا کرنا اور خیرات کرنا مردوں کے لیے نفع کا باعث ہے۔

حضرت مُلّا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مردوں کو زندوں کے عمل سے فائدہ پہنچتا ہے۔

قرآن خوانی کے ذریعے ایصال ثواب

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبروں پر گزرا اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشا تو اسے مردوں کی تعداد کے برابر اجر وثواب ملے گا۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انصار کا یہ طریقہ تھا کہ جب ان کا کوئی انتقال کر جاتا تو وہ بار بار اس کی قبر پر جاتے اور اس کے لیے قرآن شریف پڑھتے۔

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام فقہائے کرام نے حکم کیا ہے کہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کچھ قرآن پڑھے اور والدین و پیر و استاد اور اپنے دوستوں اور بھائیوں اور سب مومنین کی ارواح کو ثواب بخشے۔

تسبیح اور کلمہ پڑھ کر ایصالِ ثواب

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی تو ہم نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی نماز جنازہ پڑھی پھر انھیں قبر میں اتار کر ان پر مٹی ڈال دی گئی بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر و تسبیح پڑھنا شروع کردی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا اور دیر تک

پڑھتے رہے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ فرمایا: اس نیک بندے پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی، ہماری تسبیح و تکبیر کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو فراخ کر دیا ہے۔

صدقہ وخیرات کا ثواب

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! میرے والد نے بوقت وفات کچھ وصیت نہیں کی، اگر میں صدقہ کروں تو کیا انھیں ثواب پہنچے گا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں پہنچے گا۔

حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو انھوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو نفع پہنچے گا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں پہنچے گا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تو پھر میرا فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

تفسیر خازن میں ہے کہ بلا شک وشبہ میت کی طرف سے صدقہ دینا میت کے لیے نافع ومفید ہے اور اس صدقے کا میت کو ثواب پہنچتا ہے۔ اس بات پر علما کا اجماع ہے۔

میت کے لیے قربانی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ایک مینڈھا ذبح کر کے فرمایا: اے اللہ! اسے میری اور

میری آل کی طرف سے اور میری امت کی طرف سے قبول فرما۔

تیجہ، دسواں، چالیسواں اور برسی

اہل سنت و جماعت میں تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں اور برسی وغیرہ کے نام پر ایصالِ ثواب کے جو طریقے رائج ہیں وہ بھی جائز و مستحسن ہیں۔

میت پر تین دن خاص سوگ کیا جاتا ہے۔ تیسرے دن گھر اور محلے کے لوگ قرآن مقدس اور ذکر و اذکار پڑھ کر اس کے نام سے بخشتے ہیں۔ اسی کا نام سوئم اور تیجہ مشہور ہو گیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی تیجہ ہوا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تیسرے دن لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ شمار سے باہر ہے۔ اکیاسی بار کلام اللہ ختم ہوئے بلکہ اس سے زیادہ ہوئے ہوں گے اور کلمۂ طیبہ کا تو اندازہ ہی نہیں کہ کتنا پڑھا گیا۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مردے سات روز تک اپنی قبروں میں آزمائے جاتے ہیں اس لیے علمائے کرام سات روز تک ان کی جانب سے کھانا کھلانا مستحب سمجھتے ہیں۔

بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ میت کی روح کو چالیس روز تک اپنے گھر اور مقامات سے خاص تعلق رہتا ہے جو بعد میں نہیں رہتا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن پر چالیس روز تک زمین کے وہ ٹکڑے جن پر وہ خدائے تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کرتا تھا اور آسمان کے وہ دروازے جن سے اس کے عمل چڑھتے تھے اور وہ کہ جن سے اس کی روزی اترتی تھی، روتے رہتے ہیں۔

اسی لیے بزرگانِ دین نے چالیسویں روز بھی ایصالِ ثواب کیا کہ اب چوں کہ وہ خاص تعلق منقطع ہو جائے گا لہٰذا ہماری طرف سے روح کو کوئی ثواب پہنچ جائے تا کہ وہ خوشی خوشی رخصت ہو۔

ایک غلط رواج

آج کل یہ عام رواج ہے کہ تیجہ، دسواں اور چالیسواں یا برسی وغیرہ کے موقع پر با قاعدہ دعوت دی جاتی ہے اور بہت اہتمام کے ساتھ کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں خصوصًا امیروں کے لیے اہتمام ہوتا ہے۔ یہ نا جائز ہے۔

فتح القدیر میں ہے اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت مکروہ تحریمی ہے کہ شریعت نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بری بدعت ہے۔ ہاں! اگر غریبوں اور محتاجوں کے لیے کھانا پکوائیں اور تمام ورثا عاقل بالغ ہوں اور وہ اپنے مال سے کریں یا میت کے ترکے سے تو اچھا ہے۔

ایصال ثواب کے لیے دن متعین کرنا

اہل سنت کے نزدیک بالاتفاق ایصال ثواب جائز ہے، جس دن چاہیں کریں، تین، دس یا بیس دن کی کوئی قید نہیں۔ مسلمان اگر کبھی دن مقرر کر کے مجلس ایصال ثواب مقرر کرتے ہیں تو صرف اپنی سہولت کے لیے تا کہ بلانے کی ضرورت پیش نہ آئے اور لوگ خود ان دنوں میں قرآن خوانی اور فاتحہ میں شریک ہو جائیں گے۔ اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ احادیث مبارکہ سے اس بات کا ثواب ملتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور

صحابۂ کرام نیکی کے کاموں کے لیے دن متعین کیا کرتے تھے۔

فاتحہ کا طریقہ

فاتحہ کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآنِ پاک سے جہاں سے میسر آئے پڑھیں یا کوئی سورت یا کوئی رکوع پڑھ کر ایک مرتبہ سورۂ کافرون، تین مرتبہ سورۂ اخلاص، ایک مرتبہ سورۂ فلق، ایک مرتبہ سورۂ ناس، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی پہلی چند آیتیں ''ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ'' تک، نیز آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھ کر اس طرح دعا کریں:

اے اللہ! اس کلام کا ثواب (اور اگر شیرینی یا کھانا وغیرہ بھی ہوتو پھر یوں کہیں: اے اللہ! اس پاک کلام اور اس کھانے یا شیرینی وغیرہ کا ثواب) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۃً وتحفۃً پیش ہے۔ (پھر یہ عرض کریں) اس کا ثواب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اور آپ کے توسل سے تمام انبیاے کرام، آپ کی آل پاک اور اصحاب پاک اور آپ کی ازواج مطہرات، تابعین و تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، سارے بزرگانِ دین اور جمیع مومنین ومومنات کی روحوں کو پہنچا کر خصوصًا فلاں بن فلاں (یہاں جس کے نام سے ایصال ثواب کرنا ہے، اس کا نام ذکر کریں) کی روح کو پہنچا۔ پھر اخیر میں درود شریف پڑھ کر دعا ختم کردیں۔

بزرگوں کے نام سے جو فاتحہ دلائی گئی ہے اس کا کھانا بہتر ہے کہ خود بھی کھائیں اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلائیں کہ وہ بزرگوں کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے بابرکت ہو گیا ہے۔ مردوں کے نام سے جس کھانے پر فاتحہ دلائی گئی ہے بہتر ہے کہ وہ کھانا غریبوں کو دے

دیں کہ وہ مردے کے لیے مزید ثواب پہنچنے کا باعث ہوگا۔ اسے خود بھی کھانا جائز ہے۔

ایصال ثواب کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص میت کو ایصال ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نور کے طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے پر کھڑے ہوکر کہتے ہیں: اے قبر والے! یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے، قبول کر۔ یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں کہ ان کے گھر والوں نے کچھ نہیں بھیجا۔

ایصال ثواب (یعنی کوئی نیکی کر کے کسی کو اس کا ثواب پہنچانے) کے لیے دل میں نیت کر لینا کافی ہے۔ مثلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار درود شریف پڑھا یا کسی کو ایک سنت بتائی الغرض کوئی بھی نیکی کا کام کیا تو آپ دل ہی دل میں نیت کر لیں کہ میں نے جو فلاں کام کیا ہے اس کا ثواب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچے تو اس کا ثواب آپ کو بھی ملے گا اور جسے پہنچانے کی نیت کی ہے اسے بھی ملے گا۔

عورتیں بھی فاتحہ کر سکتی ہیں

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فاتحہ صرف مولانا صاحب یا مرد ہی دے سکتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ کوئی بھی فاتحہ کا طریقہ سیکھ کر اس کے مطابق فاتحہ اور ایصالِ ثواب کر سکتا ہے بلکہ کرنا ہی چاہیے۔ عورتوں کو چاہیے کہ وہ صحیح طریقے سے قرآن مجید تجوید کے ساتھ پڑھیں اور خود ہی اپنے گھر میں فاتحہ دیں۔

ایصالِ ثواب کے مختلف طریقے

یہ ضروری نہیں کہ بڑے پیمانے پر کھانا وغیرہ پکا کر ہی ایصالِ ثواب کیا جائے بلکہ کچھ اور ایسے کام ہیں جو اس دنیا سے جانے والے مسلمانوں کے لیے تحفۂ آخرت ہیں۔ مثلاً:

(۱) کسی دینی مدرسے میں اپنے مردوں کی طرف سے کوئی تعمیری کام کروا دیں یا قرآن شریف یا تفسیر، حدیث وغیرہ کی کتابیں خرید کر وقف کر دیں۔

(۲) دینی مدارس کے نادار و غریب طلبہ کی کسی طرح بھی امداد کریں، خصوصًا ان کے کھانے، کپڑے اور درسی کتابوں کا انتظام کر دیں۔

(۳) دینی کتابیں اور دینی سی۔ڈی یا ڈی۔وی۔ڈی وغیرہ خرید کر اہل سنت کی لائبریری کے لیے وقف کریں تا کہ عوام کو دینی معلومات حاصل ہو۔

(۴) اپنے خرچ پر کوئی دینی و اصلاحی کتاب چھپوا کر مفت تقسیم کر دیں۔

(۵) کسی غریب شخص کی مدد کر دیں۔

(۶) کسی غریب کی بیٹی کی شادی کروا دیں۔

ان کے علاوہ سیکڑوں کام ہیں جنھیں کر کے آپ اپنے مرحومین کے لیے ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔ آپ بھی ثواب کے مستحق ہوں گے اور آپ کے مرحومین بھی۔

نعتیں،صلاۃ وسلام

قصیدۂ بردہ شریف

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَ الثَّقَلَيْنِ
وَ الْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وَ كُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّ الْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَّ الْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّ الدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِّنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَ مُبْتَسَمِ

مَا سَامَنِيَ الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّ اسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَ نِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

وَ لَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَ أَطْلَقَتْ أَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ أَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَ ضَرَّتَهَا
وَ مِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ

يَا رَبِّ وَ اجْعَلْ رَجَآءِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَ اجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

وَ ائْذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّ مُنْسَجِمِ

وَ الْاٰلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقٰى وَ النُّقٰى وَ الْحِلْمِ وَ الْكَرَمِ

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَّ عَنْ عُمَرَ
وَ عَنْ عَلِيٍّ وَّ عَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا
وَ أَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

حمدِ باری تعالیٰ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تِرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمھی حاکمِ برایا تمھی قاسمِ عطایا
تمھی دافعِ بلایا تمھی شافعِ عطایا
کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَخۡتُ فِیۡهِ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ یہ ملا ہے تم کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقتِ بخشش آیا
کرو قسمتِ عطایا

وَاِلَی الۡاِلٰهِ فَارۡغَبۡ کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمھی کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایہ
بنو شافعِ خطایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضاؔ ترے دل کا پتہ چلا بہ مشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چارسو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہٗ عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو
اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

عرش وفرش وزمان وجہت اے خدا جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذرّے ذرّے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو
اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا ترا چہچہے ذکر حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو
اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

طائرانِ جناں میں تری گفتگو گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلوٗ
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہوٗ اور سب کہتے ہیں لَا شَرِیْکَ لَہٗ
اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

خوابِ نوریؔ میں آئیں جو نورِ خدا بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پر ضیا نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ہوٗ
اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

چمک تجھ سے پاتے ہیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

مژدۂ بخشش

دل کی دنیا کو سجاؤ آقا　　اپنی الفت میں رلاؤ آقا

حبِ دنیا سے بچانا مجھ کو　　مجھ کو اپنا ہی بناؤ آقا

شوقِ دیدار میں سوؤں جس شب　　اپنا دیدار کراؤں آقا

فکرِ دنیا میں نہ آنسو نکلے　　اپنی الفت میں رلاؤ آقا

جتنے مومن ہیں پریشاں شاہا　　سب کی بگڑی کو بناؤ آقا

آخری دم بھی ادا ہو سنت　　پیر کے دن جو قضا ہو آقا

دل تڑپتا ہے حضوری کو حضور　　صدقے مرشد کے بلاؤ آقا

مجھ کو پھر دشمنوں نے گھیرا ہے　　اپنے دامن میں چھپاؤ آقا

شاکرِ رضوی ہے عاصی شاہا
مژدہ بخشش کا سناؤ آقا

ہو میلادِ آقا مبارک مبارک

شہِ دیں کا آنا مبارک مبارک نویدِ مسیحا مبارک مبارک

منور جہاں ہے تِرے دم قدم سے تجلی مولا! مبارک مبارک

جھکا جس کے آگے ہے کعبہ خدا کا وہ مسجودِ کعبہ مبارک مبارک

گلے مل کے باہم کہو اے غلامو! ہو میلادِ آقا مبارک مبارک

مٹیں جس سے تاریکیاں اس جہاں سے وہ خورشید چمکا مبارک مبارک

وہی جو ہوا کُنْ فَکَاں کا سبب ہے وہ دنیا میں آیا مبارک مبارک

کرے یادِ امت جو وقتِ ولادت ہوا ہے وہ پیدا مبارک مبارک

جو چمکائے گا بختِ خُفتہ ہمارا ستارہ وہ چمکا مبارک مبارک

حسیں ہے وہ ایسا کہ جس کی ادا پر ہیں یوسف بھی شیدا مبارک مبارک

وہ نورِ خدا گود میں ہے تمھاری اے دائی حلیمہ مبارک مبارک

جو پُل پر کھڑا رَبِّ سَلِّم کہے گا اے شاکرؔ وہ آیا مبارک مبارک

لاکھوں سلام

مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کردیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التُّقیٰ والنُّقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعوٰی نہیں
شاہ کی ساری امّت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کروڑوں درود

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں دردو

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمھارے سوا تم پہ کروڑوں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کردو دوا تم پہ کروڑوں درود

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں درود

ایک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدین
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا تم پہ کروڑوں درود

کرکے تمھارے گناہ مانگیں تمھاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود

آنکھ عطا کیجیے اس میں ضیا دیجیے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضاؔ تم پہ کروڑوں درود

یا نبی سلام علیک

یَا نَبِی سَلَام عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَام عَلَیْکَ
یَا حَبِیب سَلَام عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ
مصطفٰی خیر الورٰی ہو سرورِ ہر دوسرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق ہم بدوں کو بھی نبا ہو
یَا نَبِی سَلَام عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَام عَلَیْکَ
یَا حَبِیب سَلَام عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم، گر تمھی ہم کو نہ چاہو
بد کریں ہر دم برائی تم کہو ان کا بھلا ہو
یَا نَبِی سَلَام عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَام عَلَیْکَ
یَا حَبِیب سَلَام عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ
بد ہنسیں تم ان کی خاطر رات بھر روؤ کرا ہو
ہم وہی قابل سزا کے تم وہی رحمِ خدا ہو
یَا نَبِی سَلَام عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَام عَلَیْکَ
یَا حَبِیب سَلَام عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ
عمر بھر تو یاد رکھا وقت پر کیا بھولنا ہو
یہ بھی مولٰی عرض کردوں بھول گر جاؤ تو کیا ہو

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلٰوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

وہ عطا دے تم عطا لو وہ وہی چاہے جو چاہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریے جب نبی مشکل کشا ہو

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلٰوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

آپ کا تشریف لانا وقت بھی کتنا سہانا
جگمگا اٹھا زمانہ حوریں گاتی تھیں ترانا

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلٰوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

تیری امت کو مٹانا کفر نے آسان جانا
سن کے مسلم کا ترانا کانپ اٹھا سارا زمانہ

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلٰوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

جانکنی کے وقت آنا چہرۂ انور دکھانا
کلمۂ طیب پڑھانا اپنی کملی میں چھپانا

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلٰوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا نَبِیَّ الْهُدٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ

خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ سَلَامٌ عَلَیْكَ
سَیِّدَ الْاَصْفِیَاءِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

جِئْتُ یَا مُصْطَفٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ
لَكَ اَهْلِیْ فِدًا سَلَامٌ عَلَیْكَ

اَعْظَمَ الْخَلْقِ اَشْرَفَ الشُّرَفَا
اَفْضَلَ الْاَذْكِیَاءِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

طَلَعَتْ مِنْكَ كَوْكَبُ الْعِرْفَانِ
اَنْتَ شَمْسُ الضُّحٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ

وَاجِبٌ حُبُّكَ عَلَی الْمَخْلُوْقِ
یَا حَبِیْبَ الْعُلٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ

مَقْصَدِیْ یَا حَبِیْبِیْ لَیْسَ سِوَاكَ
اَنْتَ مَقْصُوْدُنَا سَلَامٌ عَلَیْكَ

سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبِیْ مَوْلَائِیْ
لَكَ رُوْحِیْ فِدَا سَلَامٌ عَلَیْكَ

مَهْبَطَ الْوَحْیِ مَنْزِلُ الْقُرْاٰنِ
صَاحِبَ الْاِهْتِدَاءِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

هٰذَا قَوْلُ غُلَامِكَ الْعِشْقِیْ
مِنْهُ یَا مُصْطَفٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ

یا الٰہی رحم فرما مصطفی کے واسطے

یا الٰہی رحم فرما مصطفی کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف وسری معروف دے بے خودسری
جند حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کرغم کوفرح دے حسن وسعد
بو الحسن اور بو سعید سعدزا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزۡقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نَصۡر ابی صالح کا صدقہ صالح ومنصور رکھ
دے حیاتِ دیں محیِّ جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان وعلو وحمد وحسنیٰ وبہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین ودنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقیِ عشقِ انتما کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لیے
کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدرالعلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

نورِ جاں ونورِ ایماں نورِ قبر وحشر دے
بو الحسینِ احمدِ نوری ضیا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے
رحم فرما آلِ رحمٰں مصطفی کے واسطے

ہم کو عبدِ مصطفیٰ کر بہرِ شیخِ مصطفیٰ
مفتی اعظم جنابِ مصطفیٰ کے واسطے

یا الٰہی غوثِ اعظم کے غلاموں میں قبول
ہم شبیہِ غوثِ اعظم مصطفیٰ کے واسطے

میرے مولیٰ دینِ حق پر استقامت کر عطا
مفتیِ اعظم جنابِ مصطفیٰ کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز وعلم وعمل
عفو وعرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدار حسنِ مصطفٰی کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود وعطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکے بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزُدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب پہ آمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰی کا ساتھ ہو

تخریج میں درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا

(۱)	قرآن کریم	(۲)	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن
(۳)	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور	(۴)	تفسیر بیضاوی
(۵)	تفسیر قرطبی	(٦)	تفسیر ابن کثیر
(۷)	التفسیر الوسیط	(۸)	تفسیر روح البیان
(۹)	تفسیر نعیمی	(۱۰)	تفسیر ضیاء القرآن
(۱۱)	خزائن العرفان	(۱۲)	صحیح بخاری
(۱۳)	صحیح مسلم	(۱۴)	ترمذی شریف
(۱۵)	سنن ابن ماجہ	(۱٦)	المستدرک علی الصحیحین للحاکم
(۱۷)	المعجم الصغیر للطبرانی	(۱۸)	شعب الایمان للبیہقی
(۱۹)	مشکوٰۃ المصابیح	(۲۰)	المواہب اللدنیہ
(۲۱)	مدارج النبوۃ	(۲۲)	فتاوٰی رضویہ
(۲۳)	بہارِ شریعت	(۲۴)	غنیۃ الطالبین
(۲۵)	مجمع الزوائد	(۲٦)	عجائب المخلوقات
(۲۷)	ماثبت بالسنۃ	(۲۸)	اخبار الاخیار
(۲۹)	نزہۃ المجالس	(۳۰)	احیاء العلوم

وغیرہا